Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

: शीर्षक

चिरागेहिदायत यानी रोशनी आलमिहालयनः

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

5223

२४३६८

CHECKED 1973

Initial

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

523

ऋते ज्ञानान्न मुक्तिः
पुस्तक सं० 4/55 ... ६/०९
आगत सं० २५३६४
तिथि ......
गुरुकुल पुस्तकालय कांगड़ी.

स्टाक प्रमाणीकरण १९८४-१९८५

523;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیبی سہائے

ونیری مل

بھجن لال

شیونانھ

ہوشناک رائے

ہرگلال
لاولد

بھوپ سنگھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

523

راے بہادر لالہ نہال چند صاحب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar
523;U

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مہانرائن لاولد	جینتی سہ لاول

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیباچہ

کسی لڑکے کی زبان سے اپنے پتا کے اوصاف کی تشریح بادی النظر مین
بھلی نہین معلوم ہوتی۔ نہ اس سوانح عمری کے لکھنے سے میری یہ مراد ہی کہ
رائے نہال چند صاحب مرحوم کے اوصاف ظاہری و باطنی کا
عوام پر اعلان کیا جائے۔ میرے لیے ایسا کرنا محض اک اخلاقی لغزش ہوتا
بلکہ رائے صاحب موصوف کی روح کو صدمہ پہونچانا ہوتا۔ کیونکہ رائے صاحب
موصوف کو ظاہری نمایش سے سخت نفرت تھی اور خودنمائی و خودپسندی کو
وہ نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ملکی خدمت مین انکا ہمیشہ یہ اصول رہا کہ
چمنِ زارِ محبت مین اُسی نے باغبانی کی + کہ جسنے اپنی محنت ہی کو محنت کا ثمر جانا

पुस्तकालय
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar
गुरुकुल कांगड़ी

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور سرکار کے تعلقات مین اعتدال وتناسب پیدا کرنا سچی شان مدبّری ہے - اکثر کوتاہ اندیش یہ خیال کرتے ہین کہ اعزاز و وقار حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ حکام پرستی کی جائے اور اپنے اہل ملک و اہل قوم کے حقوق کا خیال نہ کیا جائے۔ بعض خودپسند اور آتش مزاج حضرات کا خیال یہ ہے کہ حکام سے برسرپرخاش رہنے کا نام آزادمزاجی ہے اور حبیب وطن ہونے کے معنی یہ ہین کہ سرکار کی نگاہون مین کانٹے کی طرح کھٹکے - راے صاحب کی اعتدال پسند طبیعت اور باریک بین نظر نے اپنے لیے ایسا راستہ ڈھونڈھ لیا تھا جس پر چلنے سے رعایا اور سرکار دونون کی نگاہونمین وقعت حاصل تھی - اگر سرانیٹی مکڈانل اور سرجیمس لاٹوس رلے صاحب موصوف کو سرکار کا سچا دوست اور بہی خواہ سمجھتے تھے تو مسٹر رومیش چندر دت بھی اُنکی ذات کو ملک کے لیے مایۂ ناز سمجھتے تھے جیساکہ اِن حضرات کی اُن تحریرون سے واضح ہوگا جو کہ بصیغۂ ماتم پرسی راقم الحروف کے پاس آئی تھین -

مذہبی معاملات مین راے صاحب کا مسلک صُلح کل تھا خدمت النسان اور خوف خدا آپ کے عقائد کے دو جزو اعلی تھے - ایسے تعصب مذہبی کو جو تنگ نظری پر مبنی ہوتا ہے آپ کے دل مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس سوانح عمری کے لکھنے سے میرا صرف اسقدر منشا ہی کہ موجودہ نسل کے نوجوان ایک ایسے پاک بزرگ کی زندگی کی مثال سے سبق حاصل کرین جس نے باوجود متعدد کاہشون کے قومی وملکی خدمت کا اعلےٰ معیار اپنی نگاہون کے سامنے رکھا۔ اور اپنی اعتدال پسندی اور سلامت روی سے رعایا اور سرکار دونون کی نگاہون مین وقعت حاصل کی۔

یہ ظاہر ہے کہ جس وقت رائے نہال چند صاحب نے اس دنیا مین قدم رکھا اُس وقت انگریزی تہذیب کا آفتاب پُرانی تہذیب کی شفق کے پردہ مین تھا۔ پولیٹکل معاملات مین شخصی حکومت کا سکہ دلون پر جاری تھا۔ سوشل اور مذہبی معاملات مین رواج قدیم نے ایمان اور عقل سلیم کی جگہ لے لی تھی۔ اسیطرح یہ ہے کہ باوجود سخت ذاتی کوشش کے رائے صاحب موصوف ابتدائے سن شعور مین اعلیٰ درجہ کی انگریزی تعلیم نہ حاصل کر سکے لیکن رائے صاحب کی زمانہ شناس طبیعت نے دُنیا کی رفتار کا اندازہ کرلیا اور وہ اُسی روش پہ چلے جوکہ زمانہ کی روش تھی۔

پولیٹکل معاملات مین باضابطہ بحث وتحریک کا اُصول رائےصاحب نے خوب ذہن نشین کرلیا تھا اور آپ خوب جانتے تھے کہ اعلیٰ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب اوّل

سوانحی حالات

حسب نسب رائے نہالچند صاحب بہادر کے بزرگ چار پشت سے ضلع مظفر نگر مین مقیم تھے۔ خاندان کا پتہ لالہ گلاب رائےصاحب مورث اعلیٰ سے چلتا ہے انکے لڑکے لالہ مجلس رائے اور لالہ مجلس رائے کے لڑکے لالہ بہادر سنگھ تھے جنھون نے سمبت ۱۸۹۹ بکرمی مین بمقام جگنا تھ پوری انتقال فرمایا۔ لالہ بہادر سنگھ کے لڑکے لالہ شیو نرائن اور لالہ اودے رام تھے۔ لالہ شیو نرائن کے لڑکے رائے نہال چند بہادر تھے۔

لالہ شیو نرائن مظفر نگر کے نہایت ممتاز رئیس اور فرشتہ سیرت بزرگ تھے۔ طبیعت خاص طور سے مخیر واقع ہوئی تھی اور غریبون اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جگہ نہ تھی - آپ آریہ سماج نہ تھے مگر سوامی دیانند کی تلقین مذہبی کو نہایت پسند فرماتے تھے اور آریہ سماج کو قومی و ملکی ترقی کا ایک ذریعہ تصور کرتے تھے -

ملک کے سوشل نظام مین جو ابتری واقع ہے اسکا سب سے بڑا سبب آپ کی نظر مین یہ تھا کہ لوگ اصلی مذہب سے بے خبر ہین اور محض جہالت کی پرستش کرتے ہین چنانچہ اس مرض کے علاج کے لیے آپ نے مختلف رسالون اور مضامین کے ذریعہ سے احکام مذہبی کی اشاعت کی اور مذہبی اصلاح کے لیے انجمنین قائم کین -

اپنی نج کی زندگی مین رائے صاحب نہایت سعادتمند لڑکے وفا سرشت شوہر بامحبت باپ اور سچے دوست تھے -

جملہ متذکرہٗ بالا اوصاف کی تصدیق اس کتاب کے پڑھنے سے ہوگی - راقم الحروف کو زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین -

آخر مین مین پنڈت برج نرائن صاحب چکبست لکھنوی کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہون جنکی ذات سے اس کتاب کی ترتیب مین بہت مدد حاصل ہوئی -

سکھبیر سنگھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صاحب کرامات بیان کرتے تھے۔ اُستاد کے انتخاب کرنے مین
بہت احتیاط واجب ہے بخوبی غور کر لینا چاہیے کہ علمی لیاقت
اچھی ہو اور افعال و اعمال نیک ہون"۔

منشی شب لعل صاحب نے تعلیم کے پردہ مین کسی قدر اخلاقی
تاریکی پھیلانا چاہی تھی اس کا خاتمہ ہونے پر رائے صاحب موصوف
کی تعلیم کے لیے ایک صاحب ملازم رکھے گئے جنکا نام شیخ پرورش علی
تھا۔ یہ بزرگوار نہایت ذی استعداد اور قابل شخص تھے اور اعلےٰ
درجہ کے خوشنویس بھی تھے۔ رائے صاحب موصوف نے فارسی زبان
کی تکمیل انھین صاحب کی تربیت مین رہکر حاصل کی۔

فارسی زبان کی تحصیل کے بعد رائے صاحب موصوف نے
تخمیناً سنہ ۱۸۶۰ء مین انگریزی ادب کی طرف توجہ کی۔ اسوقت آپکا سن
قریب پندرہ سال کے تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ انگریزی تعلیم کا
رواج ملک مین بہت کم تھا۔ نہ انگریزی زبان کے جاننے والون کی
ایسی کثرت تھی کہ تیس روپیہ ماہوار کی ملازمت کے لیے بی اے پاس
جبہہ سائی کرین نہ اس قدر اسکول تھے کہ ہرکس وناکس تعلیم پا سکے
چنانچہ مظفرنگر مین بھی انگریزی تعلیم کے لیے کوئی مدرسہ نہ تھا لیکن
ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست + رائے صاحب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور فقیرون کی پرورش کرنا اپنا فرض اولی سمجھتے تھے۔لالہ صاحب موصوف کی پاک باطنی اور بلند نظری کا سکہ سرکار انگریزی کے دل پر بھی جاری تھا۔چنانچہ زمانۂ غدر کی خیر خواہی کے صلہ مین گورنمنٹ کی جانب سے لالہ شیونرائن اور لالہ اودیرام کو معہ ضلع ہینڈ اور ایک خلعت قیمتی دس ہزار روپیہ عطا ہوا تھا۔

باوجود اس اعزاز و دولت کے لالہ شیونرائن کا خلقی رجحان روحانی زندگی کی طرف تھا اور ریاست کا کاروباران کے چھوٹے بھائی لالہ اودیرام کیا کرتے تھے۔

اگست ۱۸۶۶ء مین لالہ شیونرائن دوارکا جی کی جاترا کے لیے روانہ ہوے اور دوران سفر مین انتقال فرما کر نجات ابدی حاصل کی۔

پیدائش ابتدائی تعلیم رائے نہال چند صاحب کاتک سودی دوج سمت ۱۹۰۲ مطابق اکتوبر ۱۸۴۵ء بمقام مظفر نگر پیدا ہوے۔

رائے صاحب موصوف کی ابتدائی تعلیم کا انتظام ناقص رہا۔ چنانچہ ایک مقام پر خود تحریر فرماتے ہین کہ "ابتدا مین فارسی منشی شب لعل مختار عدالت سے چند روز پڑھی۔ یہ منشی صاحب قوم کے کایستھ رہنے والے امروہہ کیجانب کے تھے مظفر نگر مین پیشہ مختاری کا کیا کرتے تھے اور لڑکونکو بلا تنخواہ پڑھایا کرتے تھے چترگپت کی پوجا کیا کرتے تھے اور اپنے کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رائے صاحب کی توجہ انگریزی تعلیم کی طرف روز بروز ترقی کرتی گئی اور تحصیل علم کی دُھن مین صحت کا بھی مطلق خیال نہ رہا۔ چنانچہ ایک موقع پہ خود تحریر فرماتے ہین کہ "مدرسہ مین تعطیل ہو لی مین مدرسہ مین کتاب سرکل آف نلج Circle of knowledge پڑھتا تھا میرا ارادہ ہوا کہ تعطیل کے زمانہ مین وقت کو فضول کھونا نہ چاہیے بہتر ہوگا کہ کتاب کو حفظ کر لون۔ باہر نشست گاہ مین ایک میز اور کرسی میرے واسطے رہتی تھی مین وہان بیٹھ کر صبح سے دوپہر تک کتاب کو یاد کرتا تھا۔ ایک روز دوپہر کو جس وقت کرسی پر سے اُٹھا دفعتہً مجھکو غش آگیا اور ایسا مرض پیدا ہو گیا کہ دو دو تین تین گھنٹہ تک بیہوش رہتا تھا" اس بیماری کا سلسلہ عرصہ تک قائم رہا۔ اور رفتہ رفتہ مرض نے تپ کہنہ کی ہولناک صورت اختیار کی نشست و برخاست مین تکلف ہونے لگا۔ مگر رائے صاحب کو تعلیم کا شوق اس قدر تھا کہ بیماری کے بستر پہ بھی کتاب کا مطالعہ نہ چھوٹتا تھا اور چونکہ بیٹھنے کی طاقت نہ تھی لہذا تام جھام پر سوار ہوکر مدرسہ کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رکھا۔

اس عرصہ مین پنڈت رتن لال کا مظفر نگر کے مدرسہ سے تبادلہ ہو گیا اور منشی وجیہ الدین ساکن بنارس انکی جگہ پر مدرس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موصوف نے انگریزی تعلیم کی صورت مظفر نگر مین پیدا کر لی۔ ایک صاحب جنکا نام رائے بختاور سنگھ تھا اس زمانہ مین وہان منصفی کے عہدہ پر ممتاز تھے اور انگریزی زبان سے واقف تھے۔ رائے صاحب نے انھین سے انگریزی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ مگر دو ہی سال بعد بختاور سنگھ صاحب کا تبادلہ مظفر نگر سے ہو گیا۔ اور رائے صاحب کو اپنا انگریزی تعلیم کا سلسلہ قائم رکھنے کے لیے رڑکی جانا پڑا۔ رڑکی مین کا مدریل پادری صاحب کا ایک مدرسہ تھا۔ رئیصاحب اُسی مدرسہ مین داخل ہو گئے لیکن زمانہ کی گردش نے رائے صاحب موصوف کو یہان ٹھہرنے نہ دیا۔ پیر مین ایک زخم ہو جانے کی وجہ سے سخت تکلیف اُٹھائی۔ گو کہ ہونہار اور علم دوست رائے صاحب نے اپنے والد کو اپنے دُکھ درد کی خبر نہ کی لیکن اتفاقیہ لالہ شیو نرائن صاحب کا رڑکی آنا ہو گیا اور وہ رائے صاحب کو اپنے ساتھ مظفر نگر لے گئے۔ غرض کہ رڑکی مین تخمیناً تین چار ماہ سے زیادہ قیام نہ رہا۔

کچھ عرصہ بعد مظفر نگر مین انگریزی تعلیم کا مدرسہ جاری ہوا۔ رائے صاحب موصوف کی دلی مراد حاصل ہوئی اور تعلیم کا سلسلہ نہایت سرگرمی کے ساتھ شروع ہوا۔ اس مدرسہ مین پنڈت رتن لال صاحب مدرس تھے۔ پنڈت صاحب موصوف کشمیری برہمن تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس زمانہ مین کالج قائم ہو چکا تھا۔ رائے صاحب کی انگریزی کی قابلیت اسکی متقاضی تھی کہ وہ کسی اعلی جماعت مین داخل ہون لیکن ریاضی سے کم واقف ہونے کی وجہ سے کالج کی چوتھی جماعت مین داخل ہوے اوس جماعت مین جو صاحب مدرس تھے وہ انگریزی زبان کا ایک لفظ نہ جانتے تھے۔

یہ دیکھکر رائے صاحب کو بہت افسوس ہوا کہ جس غرض سے مظفر نگر چھوڑا وہ غرض دہلی کالج مین بھی نہ حاصل ہوئی۔ یعنے انگریزی زبان کا جاننے والا مُعلّم نصیب نہ ہوا۔ آخر کار کچھ عرصہ بعد رائے صاحب نے کالج کا سلسلہ تعلیم ترک کر دیا اور بج کے طور پر مسٹر کلارکے سے انگریزی پڑھنے کا انتظام کیا مسٹر کلارکے سابق مین پادریون کے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر تھے اور اپنی علمی لیاقت کے لیے دہلی مین مشہور تھے لیکن شراب خواری کی وجہ سے ملازمت سے برخاست ہو گئے تھے۔ اب اِن کا سلسلہ معاش یہ تھا کہ طلبا کو گھر پر انگریزی پڑھایا کرتے تھے۔ رائے صاحب نے بھی اِنھین کے مکان کے قریب مکان کرایہ پر لیا۔ اور انگریزی زبان کی تحصیل سرگرمی کے ساتھ شروع کر دی۔

دہلی مین جتنے عرصہ تک رائے صاحب کا قیام رہا ضعف بصر

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقرر ہوے۔ رائے صاحب اِن سے علاوہ اسکول کے گھر پر بھی انگریزی پڑھنے جایا کرتے تھے۔

رائے صاحب نے منشی صاحب موصوف سے درخواست کی کہ وہ ان کو انگریزی گرامر کا حصہ نحو گھر پر پڑھا دین کیونکہ صرف کی تکمیل مدرسہ مین ہو چکی تھی۔ منشی صاحب نے یہ درخواست منظور نہ کی لہذا رائے صاحب نے مجبور ہو کر خود ہی حصہ نحو کا مطالعہ شروع کر دیا اور کئی مرتبہ پڑھا۔ ہر بار پڑھنے سے کچھ نہ کچھ پرانی دقتین حل ہو جاتی تھین لیکن آخر مین کچھ ایسے اُمور غور طلب رہ گئے جنکو مدرس صاحب بھی نہ حل کر سکے اور رائے صاحب کا اُنکے متعلق اطمینان نہ کر سکے۔ یہ حالت دیکھکر رائے صاحب کے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ مظفرنگر مین انگریزی زبان کی تکمیل ناممکن ہے کسی ایسے مقام پر جانا چاہیے جہان کہ کسی قابل معلم کا دامن تربیت نصیب ہو سکے۔ مگر اسی کے ساتھ یہ بھی خیال تھا کہ تعلیم کے لیے گھر چھوڑنے کی اجازت ملنا مشکل ہے۔ بہرحال رائے صاحب نے ڈرتے ڈرتے اپنے والد یعنی لالہ شیو نرائن صاحب سے یہ درخواست کی کہ وہ اُن کو آگرہ یا دہلی بھیجدین۔ چنانچہ بڑے ردوبدل کے بعد رائے صاحب کو دہلی جانے کی اجازت نصیب ہوئی۔ دہلی مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک روز علیل رہ کر قضا کر گیا۔ اس لڑکے کی عمر تخمیناً پانچ چھ سال کی تھی اس کے مرنے کا رلے صاحب کو سخت صدمہ ہوا۔ اِسی لڑکے کے متعلق رلے صاحب ایک واقعہ اپنی یادداشت مین تحریر فرماتے ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ

عقدے ہوے سب طرح کے حل آہ لیکن
یہ بند اجل کسی سے کھولا نہ گیا

وہ واقعہ یہ ہے " اس لڑکے کے متعلق ایک حال لکھنے کے قابل یہ ہے کہ جب اسکی عمر قریب تین سال کے ہوئی بھائی صاحب نے سنکھیا گھوڑون کی دوا بنانے کے لیے دہلی سے منگا کر اپنے قلمدان مین رکھی تھی بھائی صاحب کو جگل کشور سے محبت زیادہ تھی اور اکثر اُسے گود مین کھلایا کرتے تھے۔ ایک روز دوپہر کو جب حویلی سے کھانا کھا کر باہر آئے تو جگل کشور کو بھی باہر لائے اور اپنے پاس بٹھلا لیا۔ اُس نے سنکھیا کی ڈلی قلمدان سے نکال کر اپنے مُنھ مین رکھ لی اور چوسنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد بھائی صاحب کی نظر ڈلی پر پڑی اور جگل کشور کے مُنھ سے نکال لی۔ اور مجکو کل واقعکی اطلاع دی۔ مین فوراً لڑکے کو سول سرجن کے پاس لے گیا انھون نے دست اور قے کی دوا دی چنانچہ تین چار روز تک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ضعف معدہ کی شکایت برابر قائم رہی دہلی مین کچھ روز قیام کرنیکے
بعد اپنے چچازاد بھائی کی شادی کی تقریب مین شریک ہونیکے لیے
رلے صاحب کو مظفر نگر جانے کا اتفاق ہو۔ مگر صحت کی خرابی کی
وجہ سے لالہ شیونرائن صاحب نے اُن کو پھر دہلی واپس جانے کی
اجازت نہ دی اور لالہ صاحب موصوف کی رلے یہ ہوئی کہ رلے صاحب
مظفر نگر مین رہ کر قانون کا امتحان پاس کرین چنانچہ سعادتمند لڑکے نے
باپ کے ارشاد کی تعمیل کی اور رائے گنپت رائے صاحب
منصف سے جو کہ لالہ شیونرائن صاحب کے بڑے دوست تھے قانون پڑھنا
شروع کر دیا اور ۱۸۶۹ء مین امتحان کی شرکت کا ارادہ بھی تھا
لیکن اس سال آگرہ سے ہائیکورٹ الہ آباد کو منتقل ہو گیا اور
قانون کا امتحان ملتوی رہا۔ اسی سال لالہ شیونرائن صاحب کا
انتقال ہو گیا اور گھر کا قدیم نظام درہم وبرہم ہو گیا۔

والد کے انتقال کے بعد رائے صاحب نے قانون کے
امتحان کا ارادہ ترک کر دیا اور خانہ نشین ہو کر مطالعہ کتب
شروع کر دیا۔

خانگی مصائب

والد کے انتقال کے سال بھر بعد رلے صاحب کا
اکلوتا بیٹا جسکا نام جگل کشور تھا ہیضہ کے عارضہ مین مبتلا ہوا اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

درہم و برہم ہو رہا تھا۔ جب ۱۸۶۹ء مین رائے صاحب کے بڑے بھائی کا انتقال ہوا تو اُسی زمانہ مین لالہ اودے رام صاحب نے یہ تحریک کی کہ موروثی جائداد کی تقسیم ہو جائے۔ عزیزون نے اس تجویز کو نامنظور کیا لیکن لالہ اودے رام صاحب اپنے ارادہ پر قائم رہے اور بڑی ردوکد کے بعد یہ طے پایا کہ بالفعل ایک سال کے لیے تقسیم کا کارخانہ ملتوی کر دیا جائے تاکہ رائے صاحب کے بھائی کے انتقال کو ایک سال ہو جائے۔ ایک سال گذرنیکے بعد لالہ اودے رام صاحب نے پھر تقسیم کی گفتگو شروع کی۔ اور دوران تقسیم مین جو جو کاوشین پیدا ہوئین قیام عزت خاندانی کے لحاظ سے اُنکا راز سربستہ ہی رہنا مناسب ہے۔ اتنا کہنا ضروری ہے کہ اس خاندانی انقلاب کے زمانہ مین رائے صاحب کے معین و مددگار رائے گنپت رائے صاحب تھے یہ بزرگ رائے صاحب کے والد کے بڑے دوست تھے اور انھین سے رائے صاحب نے قانون پڑھنا شروع کیا تھا۔ رائے نہال چند رائے گنپت رائے کو اپنے باپ کی جگہ سمجھتے تھے اور وہ بھی ان سے بہت محبت کرتے تھے۔

تقسیم جائداد کی مختلف تدبیرین سوچی گئین مگر کوئی صورت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صدمہ سے قی اور دست آئے لڑکا نہایت دُبلا ہوگیا صرف ہڈی اور چمڑا باقی رہ گیا تھا۔ مگر چونکہ زندگی تھی بچگیا"

لڑکے کے انتقال کو زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ رائے صاحب کے بڑے بھائی لالہ ونیدیال صاحب نے سنہ ۱۸۶۹ء مین انتقال فرمایا۔ اس صدمہ نے رائے صاحب کو اور دل شکستہ کر دیا۔ اِن مصائب کا بار ہلکا نہ ہونے پایا تھا کہ سنہ ۱۸۷۰ء مین رائے صاحب کے سر سے مان کا سایہ بھی اُٹھ گیا۔ اس آخری سرپرست کا دنیا سے اُٹھ جانا رائے صاحب کے لیے قیامت تھا لیکن مشیت ایزدی مین کسی کو دخل نہین ہے

خاص اسکی مصلحت کوئی پہچانتا نہین
منظور کیا اُسے ہے کوئی جانتا نہین

خاندانی نزاع صحت کی خرابی اور صدمات کی وجہ سے رائے صاحب کسی قدر پریشان خاطر رہتے تھے اور زمانہ آپ کی ہمت و استقلال کا امتحان لے رہا تھا۔ آپ کے چچا لالہ اودے رام صاحب گو کہ اس وقت تک زندہ تھے اور دُنیا کی نگاہون مین آپ کے بزرگ و سرپرست ہونے کا منصب رکھتے تھے لیکن ان کی محبت کی نگاہ رائے صاحب کی طرف سے پھری ہوئی تھی اور خاندان کا شیرازہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۱۸۹۳ء مین وزیر ہند کی جانب سے مسکرات کے استعمال کا دائرہ محدود کرنے کے لیے کمیشن مقرر ہوا - اس کمیشن مین غیر سرکاری ممبری کی حیثیت سے منجانب اس صوبہ کے رائے نہال چند صاحب بھی مقرر کیے گئے کمیشن کی رائے یہ تھی کہ مسکرات پر محصول قائم کر کے ان کے استعمال سے لوگون کو روکا جائے - مگر رائے صاحب نے کمیشن کی مجموعی رائے سے اختلاف ظاہر کیا تھا اور یہ تجویز کی تھی کہ گانجے اور چرس کی کاشت اور فروخت مطلقاً موقوف کر دی جائے اور بھنگ کی نسبت آپ نے یہ تحریر فرمایا تھا کہ نہ اس پر محصول قائم کیا جائے نہ اسکا استعمال قانوناً بند کیا جائے کیونکہ اسکا نشہ مہلک نہین ہے -

۱۸۹۶ء مین مظفر نگر مین زمیندارون نے ایک انجمن قائم کی رائے نہال چند صاحب اسکے سکرٹری مقرر کیے گئے - اور اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک اس انجمن کے مقاصد کی تکمیل کے لیے کوشان رہے - اس انجمن کے مقاصد یہ تھے کہ کاشتکارون اور زمیندارون کی حالت درست کی جائے زراعت کو ترقی دی جائے اس انجمن کے ذریعہ سے جو خدمات رائے صاحب نے انجام دین وہ نہایت بیش بہا اور قابل قدر تھین - اور ان کا تفصیلاً ذکر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کارگر نہ ہوتی تھی۔ آخر کار بعد خرابی بسیار لالہ اودے رام صاحب نے یہ منظور فرمایا کہ بذریعۂ قرعہ جات تقسیم عمل مین لائی جائے چنانچہ قرعہ اندازی کی گئی اور سنہ ۷۱ء سے سنہ ۱۸۷۴ء تک کُل جائداد موروثی جس مین کارخانہ مکانات ودیہات وغیرہ شامل تھے تقسیم ہو گئی۔

رفاہ عام کی طرف توجہ گو کہ رائے نہالچند صاحب ابتدا سے مکروہات دنیوی مین گرفتار رہے مگر آپکو خلقی طور سے رفاہ عام کے اُمور مین دلچسپی تھی۔ چنانچہ سنہ ۱۸۷۲ء مین آپ ضلع مظفرنگر کے میونسپلٹی اور ڈسرکٹ بورڈ کے ممبر منتخب ہوے اور علاوہ برین میونسپل بورڈ کے آنریری سکریٹری کی حیثیت سے آپ اپنے فرائض نہایت سرگرمی سے انجام دیتے رہے۔ اِن خدمات کے صلہ مین سنہ ۱۸۸۱ء مین آپ آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے۔ اور درباریان صوبہ کی فہرست مین آپ کے نام کو جگہ دی گئی۔

سنہ ۱۸۹۲ء مین ہردوار مین حفظان صحت کے انتظام کو ترقی دینے کے لیے ایک کمیٹی گورنمنٹ کی جانب سے مقرر ہوئی رائے صاحب بھی اس کمیٹی کے ممبر مقرر کیے گئے اور جس سرگرمی کیساتھ رائے صاحب نے اس کمیٹی کے مقاصد کی تکمیل کے لیے کوشش فرمائی اُس کی یاد اہل ہردوار کے دلون سے فراموش نہین ہو سکتی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملنے کے بعد بھی آپ کی بلند نظری اور آزاد خیالی مین مطلق فرق نہ آیا۔

کونسل کی ممبری سنہ ۱۹۰۶ء مین حلقہ لکھنؤ کے ڈسٹرکٹ بورڈون کیجانب سے راے نہال چند صاحب اس صوبہ کے لیجسلیٹ کونسل کے ممبر منتخب ہوے اور تازمانۂ حیات اس عہد پر ممتاز رہے۔ کونسل کے ممبر کی حیثیت سے آپ نے ہمیشہ زمیندارونکے حقوق کی حفاظت کی اور دیگر مسائل پر نہایت آزادی سے اپنی رائے کا اظہار کرتے رہے۔ خصوصاً لگان کے قانون کے مسودہ کے متعلق آپنے جس آزادی کے ساتھ گورنمنٹ سے اختلاف ظاہر کیا اُس سے محبان وطن کو سبق حاصل کرنا چاہیے۔ اسی واقعہ کے متعلق اکبر حسین صاحب اکبر نے فرمایا ہے۔

قطعہ اکبر

ممدوح خاص و عام ہین لالہ نہالچند
در اِنکے فیض کا کبھی رہتا نہین ہے بند

چندہ وصول کرنیکو ہین پیشوا بہت
دیتے ہین سب حوالۂ قرآن و دید و ژند

لیکن دقیق و سخت جو ہوتا ہے کوئی کلم
اُسوقت بس جناب ہی ہوتے ہین دردمند

حکام کے حضور مین کرتے ہین التماس
قانون سے جو ہوتا ہے کچھ شبہۂ گزند

تقریر رنٹ بل پہ جو کی مُلک بول اُٹھا
این کار از تو آید و مردان چنین کنند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

باب دوم مین ملیگا۔ اس موقع پر اسقدر کہنا کافی ہے کہ یہ آپ ہی کی
مسلسل کوششون کا نتیجہ تھا کہ "پٹواری ریٹ" محصول نیشکر"
ابواب مقامی و دہاتی پولیس" وغیرہ مین کمی ہوئی۔ محصول قحط سالی
قطعاً موقوف کردیا گیا مویشیون کی ترقی نسل پر گورنمنٹ کی توجہ ہوئی
اور اُن کے چرنے کے لیے سڑکون کی گھانس کا نیلام ہونا
موقوف کرایا گیا میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے حقوق کی
حفاظت کا مسئلہ گورنمنٹ کے پیش نظر رہا بندوبست استمراری کی
تائید ہوتی رہی۔ علاوہ اسکے مسودات قانون مالگذاری و لگان
و قانون انتقال حقیت بندیلکھنڈ و قانون کورٹ آف وارڈس
وغیرہ کے متعلق جو ترمیمات آپ نے پیش کین اُن سے آپ کی
آزادخیالی اور حب الوطنی کا ثبوت ملتا ہے۔

خطاب رائے بہادر

ان قومی اور ملکی خدمات کے صلہ مین ۱۸۹۹ء مین
گورنمنٹ نے نہال چند صاحب کو رائے بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔
سرکاری خطابات کے ساتھ سرکاری خوشامد کا خیال ایسا وابستہ ہے
کہ جس بندہ خدا کو سرکار سے خطاب ملا اُس کی نسبت لوگون کا
یہی خیال ہوتا ہے کہ "این ہم بچہ شتر است" مگر رائے صاحب نے
یہ اعزاز محض اپنی خدمات کے صلہ مین حاصل کیا تھا اور خطاب

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھنسکر فقیر ہو جاتے ہین اور ان کی زندگی کا سرمایہ مُفت لُٹ جاتا ہے
رائے صاحب نے ۱۹۰۴ء مین ایک یادداشت ”یتیم اور
نا بالغ فقیرون“ کے عنوان سے شائع کی جس مین ملک اور
گورنمنٹ کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ سرکار کی جانب سے
ایسا قانون نافذ کر دیا جائے کہ کوئی نابالغ شخص فقیر بن کر اور
کسی سادھو یا سنیاسی کا چیلا ہو کر کوچہ گردی نہ کر سکے اس
یادداشت کی اشاعت کے سال بھر بعد یعنے ۱۹۰۵ء مین
رائے صاحب نے ایک رسالہ ”دان پرکاش“ کے نام سے
شائع کیا جس مین منوسمرتی اور دیگر کتب مذہبی کے حوالہ سے
یہ ثابت کیا تھا کہ ہندوون کا موجودہ طریقہ خیرات احکام
مذہبی کے خلاف ہے اور یہ تدبیر بتلائی تھی کہ چٹکل خیرات کے بدلے
خیرات کے فنڈ قائم کیے جائین جن کی مدد سے ملک مین یتیم خانے
شفا خانے اور مدرسے قائم کیے جائین۔

اسی کوشش کے سلسلہ مین رائے صاحب نے ۱۹۰۶ء مین
ایک کتاب ”ویش دھرم پرکاش“ کے عنوان سے شائع کی۔ اس رسالہ کا
تعلق محض ویشون کے فرقہ سے تھا۔ چونکہ ہندوؤن مین
ویش حضرات بہت خیرات کرتے ہین لہذا اس رسالہ مین علاوہ دیگر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تعلیمی اُمورمین دلچسپی

رائے نہالچند صاحب کو تعلیمی اُمور مین خاص دلچسپی تھی سنہ ۱۹۰۵ء مین آپ نے ایک رسالہ روساء ووالیان ملک کے بچونکی تعلیم کے متعلق لکھا اور اُسکے ذریعہ سے گورنمنٹ اور رعایا پر یہ ظاہر کیا کہ جو تعلیم کی مدت موجودہ حالت مین روساءوامراکے لڑکونکے لیے مقرر ہے اُسکی توسیع کی جائے اور ابتدائی تعلیم ہندوستانی زبان مین دی جائے اور رؤسا اور امراکے لڑکون کے ساتھ دیگر اراکین ریاست کے لڑکے بھی تعلیم پائین تاکہ اُنکو عام طالبعلمون سے طباعی اور ذہانت مین مقابلہ کرنے کا موقع ملے۔

تعلیمی امور مین حصہ لینے کی وجہ سے رائے صاحب آگرہ کالج میرٹھ کالج اور ہندو کالج بنارس کے ٹرسٹی مقرر کیے گئے تھے

سوشل اور مذہبی اُمور مین دلچسپی

سوشل اور مذہبی معاملات مین رائے صاحب کو خاص دلچسپی طریقۂ خیرات کی اصلاح مین تھی آپ کا خیال تھا کہ ہندوؤن مین جو موجودہ طریقۂ خیرات جاری ہے وہ نہایت اصلاح طلب ہے اور اخلاقاً مضر ہے۔ جتنا روپیہ بداعمال سنیاسیون اور شکم پرور برہمنون کی جیب مین جاتا ہے اگر یہ کسی کار خیر مین صرف ہو تو اُس سے واقعی نفع پہونچ سکتا ہے ہزارون نابالغ لڑکے گرگ باران دیدہ سنیاسیون کے پھندے مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رائے صاحب تعلیم نسوان کے بہت بڑے موید اور معاون تھے اور اپنے خاندان کی مستورات کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا اپنا فخر سمجھتے تھے۔

طبعی حالات

رائے نہال چند صاحب نہایت منکسر مزاج بزرگ تھے اور ادب آموز طبیعت اپنے ساتھ لائے تھے۔ خاندانی جھگڑون مین آپ نے اپنی متانت و تہذیب کو مالی نفع پر قربان نہ کیا۔ اس مین کلام نہین کہ جو اعزاز و وقار ملک اور گورنمنٹ کی نگاہ مین آپ کو حاصل تھا وہ کسی کم ظرف آدمی کا دماغ پھیرنے کے لیے کافی تھا مگر آپ کی بلند بین نظر کبھی کم ظرفی کی طرف مائل نہ ہوئی۔ آپ کے غریب اور امیر دوست ہمیشہ آپ کی صدق دلی اور محبت کے مُقر رہے باوجود مسلسل شکایت ضیق النفس کے جو کہ زمانہ شباب سے پیدا ہو گئی تھی اور مرتے دم تک قائم رہی آپ نہایت جفاکشی سے ملک و قوم کی خدمت کیا کیے کتب بینی کا شوق آپکو ہمیشہ رہا اور آپ کا کتب خانہ مظفرنگر مین اب تک موجود ہے جسمین مختلف پولیٹیکل سوشل اور مذہبی مسائل پر منتخب کتابین موجود ہین آپ کو تعمیرات کا اور باغ لگانے کا بہت شوق تھا۔ مظفرنگر مین آپ نے جو عمارات بنوائین ہین یا باغات لگائے ہین اُن سے آپ کی نفاست طبع اور سلیقہ کا پتہ چلتا ہے۔ آپ کے باغات کو دیکھکر آپ کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مذہبی اُصولون کی تشریح کے طریقہ خیرات کی اصلاح پر بھی خاص طور سے زور دیا گیا تھا۔

اپریل ۱۹۰۶ء مین رائے صاحب نے ایک انجمن بمقام ہردوار قائم کی جسکا منشا یہ تھا کہ جو "وقف" ملک کے اکثر حصون مین قائم ہین مگر گوشہ گمنامی مین پڑے ہوے ہین۔ اُن کے اغراض و مقاصد کی اشاعت رسالون کے ذریعہ سے کی جائے۔ اور جو لوگ کار خیر کے لیے اپنی جائداد وقف کرنا چاہتے ہین اُن کی رہنمائی کی جائے نیز عوام پر تلقین کی جائے کہ موجودہ طریقۂ خیرات کی اصلاح کی جائے۔ اس انجمن کا نام "دان دھرم پرچارنی سبھا" تھا اور رائے صاحب اسکے سکرٹری تھے اس انجمن کے مقاصد کی تکمیل کے لیے رائے صاحب نے ۱۹۰۶ء مین ایک رسالہ کی بنیاد ڈالی جسکا نام "دھرم آلے دیپکا" تھا اور جس مین وقف شدہ جائدادون کی تفصیل درج کی جاتی تھی۔ اس انجمن کا دفتر مظفر نگر مین ہے۔ علاوہ برین سوشل معاملات مین رائے صاحب کی خدمات ویش سوشل کانفرنس کے لیے ہمیشہ نہایت قابل قدر خیال کی گئین اور جو صلاح ویشون کے فرقہ مین اس کانفرنس کے ذریعہ سے ظہور مین آئی اس مین رائے صاحب کی عملی کوششین اور دماغ سوزی کا بہت حصہ تھا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

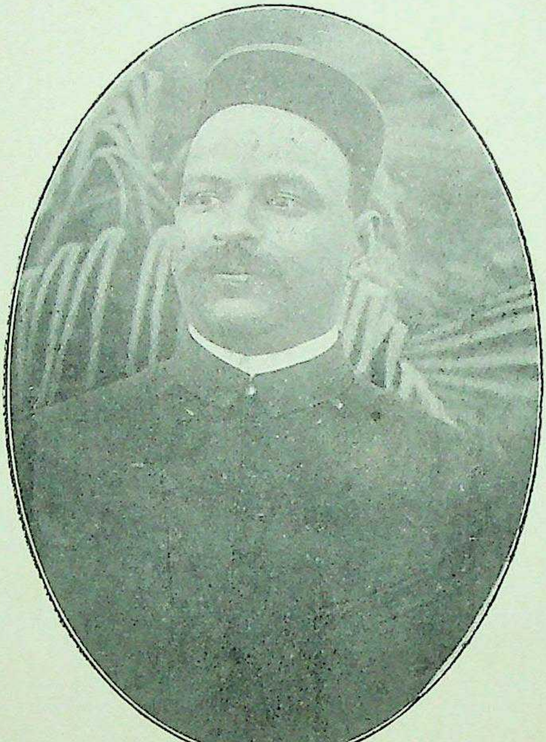

لالہ انند سروپ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صوبہ کے دیگر زمینداروں کو بھی باغ لگانے کا شوق پیدا ہوا

رائے صاحب کو علم موسیقی سے بھی خاص دلچسپی تھی۔ فن موسیقی کی موجودہ حالت دیکھکر آپ بہت تاسف کرتے تھے مگر اس فن کو آپ نہایت قابل وقعت سمجھتے تھے اور آپ کو یہ شوق تھا کہ آپ کے خاندان کی لڑکیوں کو بھی فن موسیقی کی تعلیم دیجاوے۔

لڑکوں کی تعلیم | لڑکوں کی تعلیم کی طرف آپ کو خاص توجہ تھی۔ اور دماغی تعلیم سے زیادہ آپ اخلاقی تربیت کو ضروری سمجھتے تھے۔ سب سے بڑا لڑکا آپ کا راقم الحروف ہے۔ دوسرے صاحبزادے آپ کے سیٹھ لچھمن سروپ ہیں جنکی عمر ۴۲ سال کی ہے آپ الہ آباد یونیورسٹی کے بی۔ اے ہیں اور عرصہ سے عہدۂ ڈپٹی کلکٹری پر ممتاز ہیں۔ تیسرے صاحبزادے آپ کے لالہ انند سروپ صاحب ہیں آپ نے انٹرنس تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجی طور پر انگریز معلموں سے تعلیم حاصل کی اور خاندانی ریاست کے انتظام کی طرف توجہ کی اب جملہ کاروبار آپ کے سپرد ہے آپ کی عمر ۲۹ سال کی ہے۔

خیرات | علاوہ ملکی اور قومی خیرات کے سیکڑوں بندہ خدا آپ کے در دولت پر پلتے تھے۔ روزانہ سدابرت بٹتا تھا اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذاتی آسائش | آپ ہمیشہ بہت آرام سے زندگی بسر کرتے تھے گرمیون مین قریب چھ ماہ کو نینی تال مین رہتے تھے اور باقی زمانہ اپنے باغ رام باغ مین گذارتے تھے جو شہر سے قریب ایک میل کے فاصلہ پر ہے اور جسکے اندر سے گنگا کی نہر گئی ہے یہ باغ ضلع مظفر نگر مین اعلےٰ اور مختلف اقسام کے میوون اور درختون کے لیے مشہور ہے۔

وفات | بعد واپسی سفر لنکا کے یعنے ۱۷- مئی ۱۹۰۹ء کو رائے صاحب مظفر نگر سے ہردوار کو روانہ ہوے۔ گنگا اشنان کی وجہ سے سب بال بچے وہان ساتھ گئے تھے۔ ہردوار مین بخار کی خفیف شکایت پیدا ہو گئی۔ وہان پانچ چار روز قیام کر کے نینی تال کو روانہ ہوے۔ مگر حسب معمول رانی باغ مین قیام نہین فرمایا۔ نینی تال مین تین چار روز کے بعد شدت کے ساتھ تپ آئی ڈاکٹر کا علاج رہا لیکن طبیعت سنبھل سنبھل کر بگڑتی گئی اور آخر کار ۹ جون ۱۹۰۹ء کو بوقت ۸ بجے صبح کے رائے صاحب نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ خاص انتظام سے اول درجہ کے رزرو گاڑی مین میل ٹرین کے ذریعہ سے لاش ہردوار لائی گئی۔ جو امداد کہ اس انتظام مین بذریعہ بھیجنے چٹھی بنام حکامان محکمہ ریل جناب لفٹننٹ گورنر بہادر صوبہ ہذا سر جان ہیویٹ صاحب نے فرمائی اُس کے لیے پس ماندگان جناب رائے صاحب تہ دل سے مشکور ہین اور وہ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ رائے صاحب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سیٹھ لچھمن سروپ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لے صاحب موصوف عرصہ تک لیجسلیٹیو کونسل کے ممبر رہے اور اس
سلسلہ مین وہ اکثر میرے پاس ضروری مسائل پر مباحثہ کرنے کے لیے
تے تھے۔ ان کی رائے ہمیشہ نہایت آزاد ہوتی تھی اور مین انکی رائے کو
ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ ان کی ہمیشہ دلی خواہش یہ رہتی تھی
ہ ان کی ذات سے سرکار اور رعایا کی بہبودی ظہور مین آئے رئیصاحب
نے اپنے لڑکون کو معقول تعلیم دی اور اُن کو یہ اطمینان نصیب رہا
ر اُن کی زندگی مین اُنکے صاحبزادے اعلیٰ عہدون پر ممتاز ہوے۔
لے صاحب کے جملہ دوست اُن پر اعتماد کامل رکھتے تھے اور اُن کو
زت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

ریسٹر رومیش
دروت صاحب

مین رائے صاحب کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔
وہ اپنے اہل ملک کے سچے بہی خواہ تھے۔ گوکہ رائیصاحب
ب دُنیا مین نہین ہین لیکن مجھے امید ہے کہ اُن کی مدت العمر کی کوششین
ر اُن کی اعلیٰ زندگی کی مثال دوسرون کی ذات پر عمدہ اثر پیدا کرینگی اور
لئے فرض کا جذبہ دلون مین پیدا کرینگی۔

ریا ای اے
ل صاحب ڈسٹرکٹ جج

رائے صاحب کی وفات سے اُن کے خاندان کو اور اُن کی
قوم کو سخت نقصان پہونچا۔ ہر شخص یہ تمنا کرتا ہے کہ بوڑھا
کر اور اعزاز حاصل کرکے اس دُنیا سے اُٹھے۔ رائے صاحب کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرحوم کی وقعت گورنمنٹ مین کہانتک تھی۔ رائے صاحب نے ہردوار
ایک باغ نہایت شوق سے لگایا تھا اور اُس مین کوٹھی بھی بنوائی تھی
اسی باغ مین رائے صاحب کی لاش رکھی گئی۔ اور گنگا جی کے کنارے
داہ کرم کیا گیا رائے صاحب کی وفات کی خبر کا پھیلنا تھا کہ قریب
اضلاع سے اکثر رئیس احباب و رشتہ دار جو کہ رائے صاحب کے قدر شناس
اور دوست تھے ہردوار آئے اور محبت اور قدردانی کا آخری فرض
ادا کرنے کی غرض سے جنازہ مین شریک ہوئے۔ راستہ مین ارتھی پر
لوگون نے پھول برسائے۔ سادھو سنیاسی اور پنڈت لوگ جمع ہوئے
اور جب داہ کرم کیا گیا تو اُنھون نے خوب ویدون کی رچائین پڑھین
جب رائے صاحب کے لڑکے اور متعلقین مظفر نگر واپس آئے تو تمام شہر
ماتم مین پایا۔ مرحوم کا اخلاق ایسا تھا کہ ہر متنفس یہ سمجھتا تھا کہ اُسکا سرپرست
دنیا سے اُٹھ گیا۔ سیکڑون آدمی راقم الحروف کے پاس تعزیت کو آئے

تعزیت

مظفر نگر مین رائے صاحب کی وفات پر ایک روز کیلیے کچہریان
بند کر دی گئین اور بڑے بڑے رؤسا اور حکام جلیل القدر نے تعزیت
خطوط راقم الحروف کو بھیجے۔ جن مین اکثر کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے

تحریر مسٹر جیمس لاٹوش صاحب بنام راقم

مین نے نہایت افسوس کے ساتھ آپ کے والد اور
دوست رائے نہال چند صاحب کی خبر وفات سنی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

متحدہ کو نقصان عظیم پہونچا۔ مین آپکے والد کو نہایت عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ مجھسے اور اُنسے اکثر مسائل پر اختلاف رائے رہتا تھا لیکن باوجود اسکے مین ہمیشہ اُنکو وقعت کی نگاہ سے دیکھتا تھا کیونکہ مجکو یہ یقین تھا کہ اُنکے خیالات محض ایمانداری ہی پر مبنی نہین ہوتے تھے بلکہ کافی غور اور حُبُ الوطنی کا نتیجہ ہوتے تھے۔ وہ نہایت قابل اور وفادار بزرگ تھے۔ اور یہ صوبہ اُنکی ذات سے محروم ہونیکے لیے تیار نہ تھا۔

تقریر سر جان ہیوٹ صاحب

سر جان ہیوٹ صاحب بہادر نے جو رائے صاحب کی وفات کے وقت اس صوبہ کے لفٹنٹ گورنر تھے کونسل مین اپنی زبان مُبارک سے فرمایا کہ "مجکو اپنے قدیم دوست رائے نہال چند بہادر کی وفات پر سخت افسوس ہے اور کونسل کو جو ان کی موت سے نقصان پہونچا ہے وہ میرا ہی دل جانتا ہے۔ رائے صاحب موصوف اس کونسل کے ممبر اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ع سے تھے اور اس صوبہ کے مختلف انتظامی اُمور اور مسائل پر اُنھون نے بہت کچھ اپنی توجہ اور اپنا وقت صرف کردیا تھا خصوصاً اُنکو مسائل مالگذاری سے زیادہ دلچسپی تھی۔ وہ کمیشن مسکرات کے ممبر تھے اور زمیندار اسوسی ایشن مظفرنگر کے بانی۔ وہ ایک ایسے شخص تھے جو کہ رفاہ عام کے اُمور مین اپنا بہت وقت صرف کرتے تھے اور اس کونسل صوبہ مین اور نیز اس کونسل کے دائرہ اثر کے باہر اُنکی خدمتین یادگار رہینگی (انتخاب از اسپیچ سر جان ہیوٹ صاحب بہادر مطبوعہ گزٹ ممالک متحدہ حصہ ہفتم مورخہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۹ع صفحہ ۵)

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شان مین یہ دونون باتین کہی جاسکتی ہین۔

آنریبل مسٹر بلبر صاحب آپ کے والد کی وفات سُنکر مجھے سخت صدمہ ہوا وہ میرے بہت پُرانے دوست تھے اور مین اُن کو کبھی نہ بھُولونگا یہ خیال کرکے افسوس ہوتا ہے کہ ایسی کارآمد اور پراعزاز زندگی کا خاتمہ ہوگیا۔

آنریبل پنڈت سندر لال صاحب رائے صاحب کی وفات سے کُل ملک کو نقصان پہونچا جو خدمات رائے صاحب کے دم سے زمیندار ایسوسی ایشن مین ظہور مین آئین وہ دوسرا اب انجام نہین دے سکتا ہے۔ کونسل مین بھی اِن سے زیادہ ان کے جانشین کا سرگرم اور جفاکش ہونا مشکل ہے ملک کے اہل الرایون مین انکی جگہ خالی رہیگی۔ رائے صاحب کی موت نے مجھے ایسے بزرگ کی صحبت سے محروم کر دیا جسکو کہ مین ایک تجربہ کار اور راسخ الخیال اہل الرائے اور اپنا گرانقدر دوست سمجھتا تھا۔

تحریر آنریبل جے ڈبو ہوس صاحب رائے نہالچند نے سرکار اور رعایا دونونکو فائدہ پہونچایا

آنریبل مسٹر جے ہس مسٹن صاحب نواب لفٹننٹ گورنر صوبہ آگرہ مین رائے نہالچند سے عرصہ سے واقف ہون۔ اور مین ہمیشہ اُنکی درویش مزاجی آزادخیالی اور بلند نظری کا مداح رہا۔ اُنکی وفات سے کُل ہندوستان کو نقصان پہونچا۔

تحریر سر ایشنی کنڈ ال صاحب مجکو آپ سے اس صدمہ مین نہایت ہمدردی ہے۔ رائے صاحب کی وفات سے محض آپکے خاندان کو نقصان نہین پہونچا بلکہ کُل ممالک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جاری کیا جسمین اس انجمن کی کارروائی وقتاً فوقتاً شائع ہوا کرتی ہے۔

اس اسوسی ایشن کا پہلا جلسہ بمقام مظفر نگر بتاریخ ۶ - مارچ ۱۸۹۶ء ہوا جسمین اسکے اغراض و مقاصد ترتیب دیے گیے۔ زمیندار اسوسی ایشن کے جاری کرنے کے وجوہات جو لالہ صاحب موصوف نے شائع کیے تھے وہ اقتباساً درج ذیل ہین:-

"ہندوستانی عملداریون سے انگریزی عملداری مین ایک فرق یہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی خود پابند طریقہ اور ضابطہ کی ہے اور رعایا پر اُن کی پابندی واجب اور لازمی کی گئی ہے گورنمنٹ کا منشا دلی ہے کہ رعایا پر ظلم نہ ہو اور اسلیے ضوابط مقرر کیے گئے ہین کہ ہر شخص اپنی تکلیف کو بوقت مناسب ظاہر کر سکے اسی اُصول پر قبل جاری کرنے قانون کے مسودات قانون گزٹ وغیرہ کے ذریعہ سے مشتہر کیے جاتے ہین اور رعایا کو موقع دیا جاتا ہے کہ اعتراضات اور رائین اپنی پیش کرین چونکہ اہل بنگال ان قواعد اور ضابطہ سے بخوبی واقف ہین اپنا عرض حال موقع مناسب پر کرتے ہین اور صدہا تکالیف سے محفوظ رہتے ہین مگر ممالک مغربی و شمالی مین اس کے برعکس ہے جو وقت کہ عذر پیش کرنے کا ہے اُس وقت تو کوئی توجہ نہین کرتا اور جسوقت کہ عملدرآمد اُن احکام کا ہوتا ہے اور تکلیف پہونچتی ہے اُس وقت گورنمنٹ کے ذمہ خفیہ خواہ علانیہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب دوم

زمینداری

زمیندار اسوسی ایشن مظفر نگر

رائے بہادر لالہ نہال چند صاحب نے گو کہ زمانہ قدیم کے طرز پر تعلیم اور پُرانی تہذیب مین نشو ونما پائی تھی مگر اُنکی دُور اندیش نگاہون نے مغربی طرز حکومت کے اُصولون کو خوب جانچ لیا تھا اور وہ خوب سمجھتے تھے کہ رعایا کی ضروریات پر گورنمنٹ اُسی وقت کچھ غور کریگی جبکہ باضابطہ بحث و تحریک اور مشترکہ کوشش سے کام لیا جائیگا چنانچہ صُوبہ آگرہ کے زمیندارون کی حالت درست کرنے کے لیے اور اُنکے حقوق فرائض کو تربیت و تقویت دینے کے لیے رائے صاحب موصوف نے ایک زمیندارون کی پنچائت قائم کی جسکا نام زمیندار اسوسی ایشن مظفر نگر رکھا اور اُسی کے ساتھ ایک رسالہ بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زمیندار اسوسی ایشن کے مشرح قواعد وضابطہ ضمیمہ (الف) مین قلم بند ہین جو کہ اس کتاب کے آخر مین درج ہے اس موقع پر صرف اُن دو چار ضوابط کا خلاصہ درج کرنا ضروری ہی جن سے یہ پتہ چلتا ہی کہ انجمن مذکور کا دستور العمل کن اُصولون پر قائم ہے۔

اس لحاظ سے اس اسوسی ایشن کی خدمات تین حصون مین تقسیم ہو سکتی ہین۔

(الف) زمیندارون اور کاشتکارونکی بہبودی و فلاح مین ساعی ہونا اور گورنمنٹ اور اُن کے درمیان رشتۂ اتحاد کا مضبوط کرنا۔

(ب) جو مُسودات قانون وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کے رُوبرو زیر بحث ہون اُن پر زمیندارون اور کاشتکارون کی بہبودی پیش نظر رکھکر رائے ظاہر کرنا اور گورنمنٹ کی خدمت مین مُناسب تدابیر اصلاح کی پیش کرنا۔

(ج) ترقی زراعت کے لیے مناسب تدابیر اختیار کرنا۔ ان اغراض ومقاصد کی اشاعت کے لیے ایک رسالہ بھی جیسا کہ پیشتر عرض کیا گیا ہے زمیندار اسوسی ایشن کے ساتھ جاری کیا گیا جس مین کہ مُسوّدات قانون زیر بحث شائع ہوتے رہتے ہین اور اسوسی ایشن کے مختلف جلسون کی کارروائی درج ہوتی رہتی ہے۔ یہ رسالہ اُردو زبان مین بلحاظ ضرورت وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہتا ہے غرضکہ جب یہ انجمن زمینداران قائم ہوئی تو جیسا کہ مناسب تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اہتمام ظلم کا لگاتے ہین اسکی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ صوبہ بنگال مین متعدد کمیٹیان اس قسم کی بحث و مباحثہ کے لیے موجود ہین مگر اس صوبہ مین ایسے جلسہ موجود نہین ہین اگرچہ بڑے بڑے شہر مثل آگرہ بنارس الہ آباد و میرٹھ وغیرہ مین اکثر سوسائٹی و جلسہ ہین مگر عموماً ان کی غرض بحث و مباحثہ علمی سے ہے خواہ تفریح طبع سے عملی کارروائی پر غور کرنیوالا جلسہ کوئی بھی نہین۔

لہذا ضرور ہے کہ کوئی جلسہ زمینداران مقرر کیا جائے جسکا مقصد یہ ہو کہ معاملات متعلقہ زمینداران و کاشتکاران پر توجہ کرے اور اپنے حالات کو بوقت مناسب بحضور گورنمنٹ ظاہر کرے۔ ان الفاظ کے پڑھنے سے یہ آئینہ ہو جاتا ہے کہ جسوقت کہ زمینداران صوبہ آگرہ عموماً اپنے حقوق و فرائض سے بیخبر تھے اُس وقت اس فدائی قوم و ملک کے دل مین اپنے بھائیون کی بہبودی و فلاح کے خیالات موجزن تھے نیز یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ رائے صاحب اُن راسخ الخیال حضرات مین تھے جو گورنمنٹ پر بیجا نکتہ چینی کو بُرا خیال کرتے تھے اور جنکا اصول یہ تھا کہ مناسب موقع پر گورنمنٹ سے اپنے دُکھ درد کی فریاد کرنا چاہیے یہ نہین کہ جب وقت ہاتھ سے نکلجائے اُسوقت خواب غفلت سے بیدار ہو کر گورنمنٹ کو بلاوجہ ملامت کا نشانہ بنایا جائے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو جد و جہد آپنے کی وہ آپکی راسخ الخیالی اور آزاد مزاجی کا اعلی نمونہ ہے۔

قانون انتقال حقیت بندیل کھنڈ اور قانون کورٹ آف وارڈس کی ترمیم کے وقت راے صاحب نے جو خیالات گورنمنٹ سے ظاہر کیے اُنسے راے صاحب موصوف کی ہمدردی اور بلند نظری کا ثبوت ملتا ہے غرضکہ انصاف پسند حضرات کو یہ کہنے مین مطلق تامل نہ ہوگا کہ جو خدمات زمیندار اسوسی ایشن نے راے صاحب مرحوم کے زمانۂ زندگی مین انجام دیے اُمین راے صاحب کی دُور اندیشی علو ہمتی اور قومی و مُلکی ہمدردی کا کرشمہ نظر آتا ہے بقول شاعر

یک چراغست درین خانہ کہ از پرتو آن
ہر کُجا می نگرے انجمنے ساختہ اند

لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جملہ خدمات مذکور الصدر کا فرداً فرداً کچھ تذکرہ کیا جائے اور اہل قوم پر یہ ظاہر کیا جائے کہ اگر ایک ذات واحد کے سینہ مین قومی محبت کی آگ روشن ہو تو وہ اپنے دل و دماغ سے ملک اور قوم کو کسقدر فائدہ کثیر پہونچا سکتا ہے اور اپنی زندگی کو کسقدر کارآمد بنا سکتا ہے۔

معاملات آبپاشی سنہ ۱۸۷۳ء مین گورنمنٹ نے زرآبپاشی کے علاوہ محصول مالکانہ آراضیات نہری پر عائد کیا یہ جدید محصول اُن اراضی پر عاید کیا گیا جو گذشتہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رائے صاحب ہی اسکے سکرٹری مقرر کیے گئے اور اس انجمن کی تاریخ انعقاد سے لیکر رائے صاحب موصوف کی تاریخ وفات تک جو خدمات اس انجمن نے ملک اور قوم کی انجام دی ہین وہ رائے صاحب موصوف کی اولوالعزمی بلند نظری اور قومی جوش کی اعلیٰ یادگار ہین ۔ مارچ ۱۸۹۶ع مین یہ انجمن قائم ہوئی تھی اور جون ۱۹۰۹ع مین رائے صاحب موصوف نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی ۔ اس تیرہ سال کے عرصہ مین جو خدمات زمیندار اسوسی ایشن سے ظہور مین آئے ہین اُن کا بانی رائے صاحب کو سمجھنا چاہیے یہ اُنھین کی کوشش کا نتیجہ تھا کہ محصول قحط سالی کُل صوبہ جات مین بالکل معاف ہوگیا اسکی تعداد اِن صوبہ جات مین تخمیناً ۱۳ لاکھ روپیہ کے تھی ۔ اور فیس پٹواری معاف ہوئی جسکی تعداد تخمیناً ۲۶ لاکھ روپیہ سالانہ تھی ۔ علاوہ اسکے "پٹواری ریٹ" "محصول آبپاشی نیشکر" "ابواب مقامی و دیہاتی پولیس" وغیرہ مین تخفیف معقول ہوئی ۔ "اورنز گانوان" کی نسل کو ترقی دینے کا مسئلہ گورنمنٹ کے کانون تک پہونچا میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ" کی حالت درست کرنے کے مسئلہ پر وہ ہمیشہ زور دیتے رہے لگان اور مالگذاری کے قانون کی ترمیم کی غرض سے جو مسودات پیش ہوے تھے اُن کی اصلاح اور تردید مین جس سرگرمی اور زور و شور کے ساتھ رائے صاحب موصوف نے حصہ لیا ہے اُس کی یاد بہی خواہان ملک کے دل سے کبھی فراموش نہین ہو سکتی بندوبست استمراری کیلئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حق التحصیل دیاجاتا تھا لیکن شرط یہ تھی کہ کُل مطالبہ جمع بندی پہونچنے کی تاریخ سے ۶۰ یوم[^۵] کے اندر ادا کر دیا جائے اگر سو روپیہ مین سے ایک روپیہ بھی وقت مقررہ پہ باقی رہ جائے تو نمبردار کا تمام حق التحصیل ضبط سمجھا جائے۔ یہ شرط چونکہ نہایت سخت اور ناقابل تحمل تھی لہذا گورنمنٹ سے یہ درخواست کی گئی کہ جسقدر روپیہ نمبردار میعاد معینہ پر ادا کردے اُسی قدر کی نسبت اُسکو حق التحصیل دیا جائے۔ البتہ جسقدر روپیہ میعاد کے اندر ادا ہونے سے باقی رہ جائے اُسکے متعلق حق التحصیل ضبط ہو جائے۔

(ب) نیز نمبردار کو اجازت نہ تھی کہ زر مندرجہ جمع بندی مین سے حق التحصیل مجرا کر کے باقی روپیہ داخل کرے۔ چونکہ نمبردار کو بعد مین حق التحصیل وصول کرنے مین سخت دقت درپیش آتی تھی لہذا یہ درخواست کی گئی کہ نمبردار کو اجازت دی جائے کہ جسقدر روپیہ وہ میعاد کے اندر داخل کرے اُس قدر رقم کا حق التحصیل وضع کر کے رسید ہمراہ روپیہ کے داخل کرے۔

(ج) بموجب حکم گورنمنٹ نمبر ۱۵۷۸ (الف ۱۲ ای) مصدرہ ۱۱ مئی ۱۸۹۶ء کے ضلع مظفر نگر و سہارنپور مین نمبرداروں کے پاس ربیع کی بابت جمع بندی آبپاشی کا ۱۵ مئی تک پہونچنا لازمی تھا چونکہ ان اضلاع مین کاشتکار سے لگان یکم مئی کو وصول ہونا شروع ہو جاتا تھا اور آبپاشی کی جمع بندی کے

[^۵]: بموجب حکم گورنمنٹ مصدرہ ۱۱ مئی ۱۸۹۶ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بند وبست مین خاکی درج تھین۔ اس تدبیر سے گورنمنٹ کا یہ منشا تھا کہ نہرون کی آبپاشی کی مدد سے جو اضافہ یا ترقی پیداوار مین ہو اُس کا ایک حصہ سرکار کی نذر ہو۔ اصل یہ ہے کہ اس خاص محصول کے پردہ مین مالگذاری کا ایک نیا جز قائم کیا گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ دوران بند وبست مین ایسا کرنا خلاف انصاف تھا چنانچہ قبل زمیندار اسوسی ایشن کے قائم ہونے کے مظفرنگر کے چند زمیندارون کی تحریر پر راے صاحب نے ایک عرضداشت بخدمت لوکل گورنمنٹ صوبہ جات ہذا بدین استدعا روانہ کی کہ یہ محصول مزید معاف فرمایا جاوے لیکن لوکل گورنمنٹ نے بمشورہ بورڈ مال اس درخواست کو سرسری طور پر نامنظور فرماکر خارج کر دیا۔ لوکل گورنمنٹ کے اس فیصلہ کا اپیل راے صاحب موصوف نے بتاریخ ۲۔ مارچ ۱۸۹۲ء نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند کی خدمت مین روانہ کیا اور نہایت سرگرمی سے اپنے حقوق کی حفاظت کیلیے گورنمنٹ عالیہ سے درخواست کی جب زمیندار اسوسی ایشن قائم ہوا تو راے صاحب موصوف نے بحیثیت سکرٹری انجمن مذکور دو مسلسل عرضداشتین مورخہ ۵۔ ستمبر ۱۸۹۶ء و مورخہ ۲۔ نومبر ۱۸۹۶ء صیغہ آبپاشی کے متعلق اُمور ذیل کی اصلاح کے لیے روانہ کین۔

(الف) بموجب سرکلر صاحبان صدر بورڈ صیغہ ۴ نمبر ۴ فقرہ ۱۲ کے نمبردارون کو نہر کے مطالبہ جات مندرجہ جمع بندی پر فیصدی ۲ روپے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس اضافہ سے کاشتکارون اور زمینداروں پر بہت سختی ہوئی مگر چونکہ نہر سے آبپاشی کرنے کی عادت پڑ گئی تھی۔ اور چاہات کی آبپاشی موقوف ہو گئی تھی لہذا طوعاً و کرہاً نہر ہی سے آبپاشی کرنی پڑی ایسی صورت مین ۳۸ سال کے بعد اضافہ شرح کرنا اور وہ بھی اس حالت مین جبکہ مسلمہ طور پر "اراضیات نہری" کی قوت پیداوار کم ہو گئی تھی سخت گران گذرا لہذا درخواست کی گئی کہ گورنمنٹ براہ مہربانی اس اضافہ شرح آبپاشی کو موقوف کرکے شرح سابق قائم رکھے اُن ضروری اُمور کے علاوہ چند دیگر عارضی بد عنوانیون کی اصلاح کی بھی درخواست کی گئی تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے اُن مُدلّل اور پُرزور درخواستون پر کافی غور نہ کیا اور صرف ایک استدعا منظور کی یعنی یہ حکم صادر فرمایا کہ ضلع سہارنپور اور مظفرنگر مین بجائے ۱۵۔ مئی کے یکم مئی کو ربیع کی جمع بندی پہونچائی جایا کرے۔

اضافہ شرح آبپاشی کے متعلق گورنمنٹ کا حکم قابل داد ہے۔

چیف سکرٹری صاحب تحریر فرماتے ہین مجکو یہ تحریر کرنے کا حکم دیا گیا کہ شرح آبپاشی نہر پر اضافہ کرنے کی رائے واقعات کی پوری جانچ کرنیکے بعد اور گورنمنٹ ہذا اور گورنمنٹ ہند کے درمیان بہت کچھ خط و کتابت ہونیکے بعد قرار دی گئی ہے لہذا مجکو افسوس ہے کہ پُرانی شرح اب قائم نہین ہو سکتی"۔ یہ جواب دل شکن

۵؎ دیکھو چٹھی گورنمنٹ نمبر ۱۰۴۳ سنہ ۱۹۰۹ء مورخہ ۵۔ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء ۴۴ - ا د ب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مُہیّا نہ ہونے کی وجہ سے نمبردار زرآبپاشی لگان کے ساتھ وصول نہیں کرسکتا تھا لہذا درخواست کی گئی کہ ربیع کی جمع بندی کے پہونچنے کا وقت بجائے ۱۵ مئی کے یکم مئی مقرر فرمایا جائے۔ اور نیز بہ لحاظ تاریخ ادائے قسط مالگذاری ۱۵ جنوری و ۳۰ جون ہر سال ربیع اور خریف کے مطالبۂ آبپاشی واکرنیکے لئے مقرر کی جائے کیونکہ کوئی خاص تاریخ مقرر نہ ہونے سے نمبردار کو اکثر تاریخ ادا کے متعلق دُھوکا ہو جاتا تھا اور حق التحصیل ضبط ہو جاتا تھا۔

(۵) گنگا کی نہر کے جاری ہونے کے زمانہ (۱۸۵۴ء) سے ایک خاص شرح محصول آبپاشی کی مقرر کی گئی ہے۔ اسکے بعد جو شاخیں جدید کھُولی گئیں اُن پر شرح محصول آبپاشی کا اضافہ کیا گیا۔ لیکن اس اضافہ پر بھی اکتفا نہ کرکے ۱۸۹۳ء سے زائد اضافہ شرح کردیا گیا جیسا کہ نقشہ مندرجہ ذیل سے واضح ہوگا

شرح محصول	شرح محصول آبپاشی بابت اراضی توڑ فی ایکڑ جو ابتدائے اجرائے نہر ۱۸۵۴ء سے مروج تھی	شرح محصول جو بموجب کلر صاحبان بورڈ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۹۲ء قائم کی گئی	خالص اضافہ	بڑتہ اضافہ بحساب فیصدی
قسم اوّل	۵ر	سے ۱۰ر۸ پائی	عصہ ۱۱ر۹ پائی	سے ۵/۵
قسم دوم	سے ر	للعہ ر	عصہ ر	سے ۵/۵
قسم سوم	عہ ر	سے ر	۱۲ر	سے ۵/۵
قسم چہارم	۱۰ر۸ پائی	عہ ر	۵ر۴ پائی	عہ ۵

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کافی ہے اور اسمین اضافہ کرنیکی ضرورت نہین ہے۔

رائے صاحب موصوف نے ایک اور عرضداشت مورخہ ۵۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ع بدین استدعا لوکل گورنمنٹ کی خدمت مین بحیثیت سکرٹری زمیندار اسوسی ایشن روانہ کی کہ "نہری اراضیات کے کاشتکارونکو عام طور سے اس بات کی سخت شکایت ہے کہ ٹھیک وقت پر اُن کو کافی مقدار پانی کی نہین ملتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ باوجود محصول آبپاشی دینے کے وہ اپنے کھیتون کو سینچ نہین سکتے ہین اور اُن کی فصل ضائع ہو جاتی ہے" لوکل گورنمنٹ نے اس عرضداشت پر غور کیا اور یہ جواب تحریر فرمایا کہ "عرضداشت مذکورہ بالا بغرض اطلاع کے بخدمت چیف انجینیر پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ صیغہ نہر روانہ کر دی گئی ہے"۔ شکریہ ہے۔

محصول آبپاشی بابت گندم و نیشکر حسب الحکم لوکل گورنمنٹ مورخہ ۲۹۔ مارچ سنہ ۱۹۰۵ع شرح محصول آبپاشی گندم نہر گنگ و جمن پر فی ایکڑ مبلغ ہے سے ضافہ کرکے مبلغ للعہ بابت آبپاشی توڑ کر دیے گئے اور مبلغ عہ سے ضافہ کرکے مبلغ عما بابت آبپاشی ڈال کر دی گئی اور اس حکم کے پانچ ماہ بعد بموجب حکم گورنمنٹ مصدرہ ۵۔ اگست سنہ ۱۹۰۵ع اضلاع سہارنپور مظفر نگر و میرٹھ مین نہر گنگ شمالی و نہر جمن مشرقی پر کاشت نیشکر کی بابت محصول آبپاشی توڑ مبلغ ے سے کا

ف دیکھو چٹھی گورنمنٹ نمبر ۸۸/۵ از مقام الہ آباد مورخہ ۱۷۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ع
۱-۱۹۴-۶۰۶

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضرور تھا لیکن رلے صاحب اس معاملہ مین باضابطہ بحث و تحریک سے
کام لیتے رہے اُن عارضی شکستون نے انکی کمر ہمت کو نہین توڑا اور
وہ مختلف پیرایون مین زمیندارون اور کاشتکارون کے فائدہ کے لیے
قانون آبپاشی کی اصلاح کے متعلق کوشش کرتے رہے چنانچہ رئیس صاحب
موصوف نے منجانب زمیندار اسوسی ایشن ایک عرضداشت مورخہ ۲۰۔ جون
سنہ ۱۹۰۳ء پھر لوکل گورنمنٹ کی خدمت مین بھیجی جسمین یہ استدعا کی گئی۔

(**الف**) جس زمانہ مین ۲ ½ فیصدی شرح حق التحصیل قائم کیگئی تھی
اُس زمانہ مین صیغہ نہر سے آمدنی کم تھی لیکن چونکہ بمقابلہ پیشتر کے اس صیغہ سے
آمدنی بہت زیادہ ہوگئی ہی لہذا شرح حق التحصیل مین بھی اضافہ کیا جاوے۔

(**ب**) دوسرے یہ کہ کاشی پور ضلع نینی تال مین نمبردارون کو
حق التحصیل بالکل نہین ملتا تھا لہذا اس فروگذاشت کی اصلاح کی جاوے
اسکا جواب گورنمنٹ نے یہ دیا[عہ] کہ "نمبردار کو منافع کی غرض سے حق التحصیل
نہین دیا جاتا ہے بلکہ صرف اس غرض سے کہ وصول کرنے کے اخراجات
ادا ہوجائین آبپاشی سے بلاشبہہ فوائد کثیر حاصل ہوتے ہیں ان کے عوض مین
نمبردارون سے وصول زر آبپاشی مین امداد لینا ایک واجبی امر ہے۔
ان وجوہات سے گورنمنٹ کی رائے مین جو شرح حق التحصیل کی اب مقرر ہے

عہ دیکھو گورنمنٹ آرڈر نمبر ۴۸ ۲ مورخہ ۹۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۶ء بسلسلہ گورنمنٹ آرڈر مصدرہ ۱۰۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۳

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(ج) ہر سال کاشت نیشکر مین بوجہ آمد "ولایتی شکر" کے کمی ہوتی جاتی ہے اگر واٹر ریٹ اسی طرح بڑھتا گیا تو کاشت نیشکر بھی مثل کاشت نیل کے معدوم ہو جائیگی لہذا گورنمنٹ کو چاہیے کہ محصول آبپاشی مین تخفیف کرکے اس قیمتی پیداوار کو زوال سے بچائے۔

رائیصاحب موصوف نے محض اس عرضداشت کے لکھنے پر اکتفا نہین کیا بلکہ ایک پرزور رسالہ Irrigation Work in India کے نام سے انگریزی مین لکھا جو کہ اس صوبہ کے زراعتی لٹریچر مین ہمیشہ یادگار رہیگا یہ رسالہ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو شائع ہوا اس رسالہ مین نہایت عالمانہ طور سے مسئلہ آبپاشی پر مختلف پہلوؤن سے بحث کی گئی ہے اور قبل حکومت انگریزی جس صورت پر تعمیرات آبپاشی ہندوستان مین موجود ہین اُن پر نہایت محققانہ نگاہ ڈالی ہے انگریزون کے عہد حکومت مین جو سرکاری نہرونکو توسیع دیگئی ہے اُسکا بھی ذکر تفصیل کے ساتھ کیا ہے اور صوبہ جات متحدہ مین جو بدعنوانیان محصول آبپاشی کے متعلق موجود ہین اِن کی اصلاح کے ذرائع بتلائے ہین اور اُسی زمرہ مین کاشت گندم و نیشکر پر اضافہ محصول کی نا انصافی دکھلائی ہے یہ رسالہ اپنے رنگ مین لاجواب ہی اور تعمیرات آبپاشی کے مضمون کے متعلق جسقدر واقفیت اسمین موجود ہے شاید دوسری جگہ ملے غرض کہ عرضداشت مذکور کا اور اس رسالہ کا یہ اثر ہوا کہ گورنمنٹ نے رائیصاحب کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فی ایکڑ سے اضافہ کرکے مبلغ عسہ روپیہ کردیا۔ اور آبپاشی ڈال پر ۴ روپیہ فی ایکڑ سے اضافہ کرکے مبلغ صہ فی ایکڑ کردیا یہ اضافہ کاشتکاروں اور زمینداروں پر بہت گران گذرا مگر کسی نے کروٹ نہ لی آخر کار رلیا رام صاحب نے بحیثیت سکریٹری زمیندار اسوسی ایشن ایک زبردست عرضداشت اس اضافہ شرح محصول کی موقوفی کے لیے بخدمت گورنمنٹ ہند بتاریخ ۲۳- مارچ ۱۹۰۶ء روانہ کی اس عرضداشت میں علاوہ دیگر وجوہ کے ذیل کے دلائل پر خاص طور سے زور دیا تھا۔

(الف) دوران بندوبست رواں میں شرح واٹر ریٹ (محصول آبپاشی) میں اضافہ کرنا خلاف انصاف ہے کیونکہ جسوقت لگان کی شرح قائم کی جاتی ہے اُسوقت واٹر ریٹ کا بھی خیال کیا جاتا ہے کیونکہ واٹر ریٹ بھی کاشتکار ہی کو ادا کرنا ہوتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر بعد بندوبست کے واٹر ریٹ میں اضافہ کیا جائے تو یہ امر لازمی ہے کہ اسکا اثر مقدیہ لگان پر پڑے گا جس سے لامحالہ کاشتکار یا زمیندار کے حقوق کو نقصان پہونچے گا۔

(ب) دوم یہ کہ بمقابلہ شرح مروجہ ۱۹۱۰ء واٹر ریٹ کاشت گندم پر ۷/ فیصدی اور بمقابلہ شرح موجودہ ۳۳ فیصدی اضافہ ہوگیا اور کاشت نیشکر پر بمقابلہ شرح مروجہ لغایت ۱۹۱۰ء دوچند اور موجودہ شرح پر ۵۰ فیصدی اضافہ کردیا گیا یہ اضافہ غریب کاشتکاروں کے لیے سخت مضر تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

افسوس ہے کہ بموجب چٹھی نمبر ۱-۸۲ ۱۹۰۸ یکم اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ع انڈر سکریٹری گورنمنٹ ممالک متحدہ کے یہ درخواست سکریٹری آف اسٹیٹ نے باین الفاظ نامنظور کی کہ اس درخواست کے منظور کرنے کے لیے کافی وجوہات معلوم نہین ہوتے ہین۔

درخواست معافی محصول مالکانہ آبپاشی دربارۂ اراضیات معافی

ہندوستان مین اکثر اراضیات باشندگان ملک کو ہندو راجاؤن اور مسلمان فرمانرداؤن کی طرف سے اظہار وفاداری اور حسن خدمات کے صلہ مین بطور معافی یعنے بلا شرط ادلے مالگذاری عطا ہوئی تھین اور گورنمنٹ انگلیشیہ نے بھی ہندوستان کے قدیم فرمانرداؤن کے اس عطاے شاہانہ کو برقرار رکھا اور معافی دارون کے حق کو تسلیم کیا لیکن حسب منشا ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۳ع یعنے ایکٹ نہر شمالی ہند اراضیات معافی پر بھی محصول مالکانہ آبپاشی قائم کیا یا یون کہا جائے ان اراضیات پر بھی محصول مالکانہ کی آڑ مین مالگذاری قائم کی گئی۔ رائے صاحب موصوف نے بحیثیت سکریٹری ایسوسی ایشن ایک یادداشت معروضہ ۵۔ جولائی سنہ ۱۹۰۸ع لوکل گورنمنٹ کی خدمت مین روانہ کی جسمین معافی دارون کے حقوق مین جو دست اندازی اس جدید محصول کے قائم کرنے سے ہوئی تھی اسکی تلافی چاہی عرضداشت مذکور مین یہ دکھلایا گیا تھا کہ محصول مالکانہ آبپاشی اور مالگذاری سرکاری مین کوئی فرق نہین ہے صرف نام کا الٹ پھیر ہے بس اراضیات معافی پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دلائل پر غور کیا اور یکم اپریل سنہ ۱۹۰۸ع کے بعد کاشت نیشکر کا محصول
بجائے عـ۵ فی ایکڑ کے ۴ روپیہ فی ایکڑ کر دیا یعنے ۱ روپیہ کی کمی کر دی گئی
گیہون کے محصول مین کچھ کمی نہین کی گئی لیکن نیشکر کے محصول مین کمی ہونے سے
کاشتکارون کو بہت زیادہ نفع پہونچا اور نیشکر کی زراعت کالعدم ہوتے ہوتے
رہ گئی۔ آئندہ نسلین رائے صاحب موصوف کے احسان سے اس خاص صیغہ مین
کبھی سبکدوش نہین ہو سکتین چونکہ گیہون پر اضافہ شدہ محصول آبپاشی
معاف نہین ہوا لہذا رائے صاحب موصوف نے بحیثیت سکرٹری
زمیندار ایسوسی ایشن ایک طولانی اور مدلل عرضداشت معروضہ ۳۰ جولائی
سنہ ۱۹۰۸ عیسوی لارڈ مارلے صاحب وزیر ہند کی خدمت مین روانہ کی
اس عرضداشت مین بھی وہی وجوہ زیادہ تفصیل کے ساتھ لکھے گئے تھے
جنکا ذکر اُس عرضداشت مین ہو چکا تھا جو گورنمنٹ ہند کی خدمت مین
بھیجی گئی تھی علاوہ اسکے اس امر پر خاص طور سے زور دیا گیا تھا کہ
ہندوستان مین گیہون خلائق عامہ کی روزمرہ کی خوراک ہے لہذا گورنمنٹ کو
چاہیے کہ محصول زائد قائم کر کے اسکی کاشت کو نقصان نہ پہونچائے
بوجہ خشک سالی کے جسکا دورہ ہندوستان مین اکثر رہتا ہے غلہ کے
مہیا کرنے مین زیادہ تر کوشش درکار ہوتی ہے اور گیہون ہی ایسا غلہ ہے
جو ایسے موقعون پر خرچ کرنے کے لیے کئی سال تک ذخیرہ مین رکھا جا سکتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوشش کبھی رائگان نہین جاتی ہے ممکن ہے کہ جو کوششین رئیصاحب کے دوران حیات مین بیکار ثابت ہوئین اُن کا سلسلہ اگر برابر قائم رہا تو وہ ایکدن بار آور ہون جو پودے رائے صاحب لگا گئے ہین اُن کا سینچنا آیندہ نسلونکا کام ہے بیشک ہمت و استقلال شرط ہے ؎

تھکین جو پاؤن تو چل سر کے بل نہ ٹھہر آتش
گُلِ مراد ہے منزل مین خار راہ مین ہے

آبپاشی چاہات

ہندوستان مین رواج قدیم کے مطابق چاہات سے آبپاشی ہوا کرتی تھی نیز یہان کے ہندو اور مسلمان باشندے اپنے احکام دینی کے مطابق چاہات تعمیر کرانا کارِ خیر سمجھتے تھے لیکن جب زمانہ نے قدیم تہذیب کا ورق اُلٹا اور انگریزی حکومت کے ساتھ نئے اصولونکی تلقین شروع ہوئی تو زراعت کے اصولون مین بھی انقلاب کا رنگ نظر آنے لگا بجائے چاہات کے نہر سے آبپاشی ہونے لگی اِس رواج کو اسقدر ترقی ہوئی کہ نئے چاہات تعمیر ہونا ایک حد تک بند ہوگئے اور پرانے چاہات بلا مرمت پڑے رہنے سے کسی قدر بیکار ہو گئے۔

سچ ہے ؎

پیش منعم نہین کم مایہ کی وقعت ہوتی
آبرو چاہ ہے تو دریا سے کنوان دور رہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محصول آبپاشی قائم کرنے کے معنے یہ ہین کہ ان پر مالگذاری قائم کردی گئی علاوہ اسکے اکثر اراضیات ایسے ہین جن مین معافی دارون کے تعمیر کردہ چاہات (پختہ) سے آبپاشی ہوتی تھی مگر اب کاشتکار بجائے چاہات کے نہر سے آبپاشی کرتے ہین ایسی اراضیات پر محصول مالکانہ وصول کیا جاتا ہے حالانکہ آبپاشی نہر سے لگان مین کسی قسم کا اضافہ نہین ہوا نیز یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ محصول مالکانہ آبپاشی کی رقم جو اراضیات معافی قائم کی گئی ہے کل رقم محصول مالکانہ آبپاشی کی ایک جزو قلیل ہے اسکے معاف کردینے سے گورنمنٹ کا زیادہ نقصان نہوگا لیکن معافی دارون کو بہت مدد ملیگی علاوہ اُن باتون کے اور دلائل معقول بھی لکھے گئے تھے لیکن سرکار دولت مدار نے یہ عرضداشت منظور نہ کی اور معافی دارونکی امیدون کا خاتمہ کردیا ؎

کسی طرح سے نہ ٹوٹا طلسم حسرت و یاس
درِ قبول سے ٹکرا کے سر دُعا اُلٹی

اس سلسلہ مین یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ اگرچہ محصول مالکانہ آبپاشی کی تخفیف و موقوفی کی معرکہ آرائیون مین گورنمنٹ نے اکثر راے نہال چند بہادر کی کوششون پر کامیابی کا تاج نہ رکھا لیکن بحیثیت مجموعی رئیس صاحب موصوف کا استقلال اور ہمت مردانہ قابل داد ہے اصول رست کی تلقین مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کمیشن قحط ہند[۵] کے نام بتاریخ ۲۱ - مارچ ۱۸۹۶ء روانہ کی جن مین علاوہ وجوہات متذکرہ بالا کے اکثر اور باتین بھی چاہات کی آبپاشی کے فوائد کے زمرہ مین لکھی تھین - اور یہ رائے ظاہر کی تھی کہ زراعت کی ترقی کے لیے عموماً اور ایام قحط سالی مین آبپاشی کی آسانی کے لیے خصوصاً اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ چاہات جدید کی طیاری مین گورنمنٹ رعایا کو مدد دے اور اُس صیغہ مین مسلسل کوشش جاری رہے[۶] - اور اس اصول کو Famine Commission نے تسلیم کیا ہے کہ چاہات کی ترقی ہونا چاہیے -

معافی محصول قحط سالی ۱۸۷۸ء مین حسب منشاء ایکٹ سوم سنہ مذکور قحط سالی فنڈ کا محصول بحساب عہ فیصدی اُن صوبجات کے زمیندارون پر عائد کیا گیا یہ امر قابل لحاظ ہے کہ ہندوستان کے دیگر صوبجات مین مثلاً بمبئی - مدراس بنگال وغیرہ اس قسم کا محصول زمیندارون پر نہین قائم کیا گیا پس یہ سمجھ مین

---

[۵] کمیشن قحط ہند ۱۸۹۶ء مین گورنمنٹ نے قائم کیا تھا از جانب کمیشن یہ اطلاع دیگئی تھی کہ مسئلہ قحط پر جو لوگ چاہین اپنی رائے ظاہر کرین -

[۶] اسی یادداشت مین ترقی نسل زرگاوان کا بھی ذکر کیا گیا تھا اُسکا ذکر مناسب موقع سے کیا جاوے گا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باوجود اسکے کہ اکثر صورتون مین نہر کی آبپاشی نہایت ضروری اور کارآمد ثابت ہوئی تاہم چاہات کے بند ہو جانے سے کثر نقصانات بھی ظہور مین آئے مثلاً ایام قحط سالی مین یہ ناممکن ہے کہ نہر کا پانی سوائے خاص خاص مقامات کے تمام ملک مین پہونچایا جائے ایسے وقت مین چاہات ہی کی مدد سے پانی ملسکتا ہے لیکن چونکہ عموماً چاہات بیمرمت پڑے رہتے ہین آدمیون اور بیلون کو چاہات سے آبپاشی کرنیکی عادت نہین رہی اور آلات آبپاشی بھی موجود نہین رہتے لہذا قحط کے زمانہ مین آبپاشی کا یہ قدیم اور قدرتی سلسلہ دفعتاً تازہ نہین ہو سکتا اور زراعت کو سخت نقصان پہونچتا ہے نیز جن اراضیات مین چاہات سے آبپاشی ہوتی اگر انمین نہر سے آبپاشی کی جائے تو زیادہ نفع نہین محسوس ہوتا نہر کی آبپاشی سے ملک کی آب ہوا مین بھی کسی قدر خرابی واقع ہوتی ہے اول تو یہ کہ بمقابلہ چاہات کی آبپاشی کے نہر کی آبپاشی سے زمین مین بہت پانی جذب ہوتا ہے جس سے ہوا مین رطوبت بڑھتی ہے دوم یہ کہ اس ملک کے باشندے کنوئین کا پانی پینے کے عادی ہین آبپاشی نہ ہونے سے چاہات کا پانی عمدہ و تازہ نہین رہتا ہے بلکہ اکثر اسمین بدبو پیدا ہو جاتی ہے جس سے صحت کو سخت نقصان پہونچتا ہے ان اُمور کو پیش نظر رکھکر رائے بہنالچند صاحب نے ایک مضمون اشتہار سکریٹری

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

توقیرپس انداز تھی تو محصول قحط سالی قائم رکھنے کی ضرورت نہ تھی آخر مین یہ امر بھی قابل لحاظ تھا کہ صوبجات کے زمیندارون مین سے نوے فیصدی ایسے ہین جو سو روپیہ سے کم مالگذاری ادا کرتے ہین —

یعنے جنکا منافع پچاس روپیہ سالانہ سے زائد نہین ہے ایسے زمیندارونکو یہ خاص محصول علاوہ محصول مالگذاری کے نہایت شاق وگران گذرتا تھا ان جملہ امور پر غور کرکے رائے نہال چند صاحب بہادر نے ایک عرضداشت مورخہ ۷ - مارچ ۱۹۰۵ء منجانب زمیندار اسوسی ایشن مظفرنگر و دیگر زمینداران ممالک متحدہ آگرہ و اودھ بخدمت گورنمنٹ ہند - روانہ کی جسمین بحوالہ وجوہات متذکرہ بالا لارڈ کرزن بہادر گورنر جنرل وائسرائے کشور ہند سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ محصول بابت قحط سالی معاف فرمادین - رئیس صاحب کی عرضداشت کا یہ اثر ہوا کہ محصول زیر بحث قحط صوبجات متحدہ ہی مین موقوف نہین کردیا گیا بلکہ صوبہ پنجاب اور ممالک متوسط مین بھی معاف کردیا گیا اس رقم کے معاف ہونے سے صوبجات ممالک متحدہ آگرہ کے زمیندارون کو تقریباً تیرہ لاکھ روپیہ کی زد سے نجات ملی اس محصول کے معاف ہونے پر نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے ۱۱ - اپریل ۱۹۰۵ء کے اجلاس کونسل مین ذیل کے الفاظ زبان مبارک سے فرمائے -

مین خوش ہون کہ رقم سوائی قحط سالی کی موقوفی کا وقت آن پہونچا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہین آتا کہ گورنمنٹ نے صوبجات ممالک متحدہ کے زمینداروں کی گردن پر
اس خاص محصول کا بار کیون ڈالا قحط کی بلا ہندوستان مین عالمگیر ہے
صرف ممالک متحدہ تک محدود نہین ہے ایسی صورت مین ممالک متحدہ نے
کیا قصور کیا تھا کہ تمام ہندوستان کی آفت اپنے سر لے اس سے سوا
اسکے کیا کہا جاوے ؎

چشمک کیا ہے قتل مجھے تیغ یار نے
کشتہ ہے دل مرا شرف امتیاز کا

علاوہ اسکے نقشہ جات سرکاری سے یہ ثابت ہے کہ سنہ ۱۸۷۸ء سے
سنہ ۱۹۰۲ء یعنے عرصہ ۲۴ سال مین مبلغ ۲ کرور چھیاسی لاکھ ترسٹھ ہزار پانسو
بیتالیس روپیہ قحط سالی کے خرچہ کے واسطے زمینداروں سے وصول کیے گئے
جسمین سے مبلغ دو کرور دس لاکھ چودہ ہزار پانسو ستر روپیہ قحط سالی مین
خرچ ہوا اور مبلغ چھتر لاکھ اڑتالیس ہزار نوسو چھتر روپیہ خزانۂ سرکاری مین
باقی رہا سنہ ۱۹۰۳ء مین مبلغ تیرہ لاکھ سات ہزار نوسو اڑتالیس روپیہ اس مد مین
وصول ہوا جسمین سے قحط سالی کے باب مین ایک حبہ خرچ نہین ہوا کل رقم
خزانۂ سرکاری مین جمع رہی عہ اس صورت مین جبکہ خزانہ سرکاری مین اسقدر رقم

عہ دیکھو جواب مسٹر ہوس صاحب بہادر بسوال رائے نہال چند صاحب بہادر باجلاس لجسلیٹو کونسل منعقدہ ۹ - نومبر سنہ ۱۹۰۳ء

عہ دیکھو جواب مسٹر ہوس صاحب بہادر بسوال رائے نہال چند صاحب بہادر باجلاس لجسلیٹو کونسل منعقدہ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیتی تھی یہ ایسی بدعنوانی تھی جو رائے نہال چند صاحب سے نظر انداز نہین ہو سکتی تھی چنانچہ رائے صاحب موصوف نے ایک عرضداشت مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۶ء لارڈ منٹو صاحب کے زمانہ مین بخدمت گورنمنٹ ہند روانہ کی جسمین یہ استدعا کی کہ بلحاظ امور متذکرہ بالا "محصول پٹواری" یا تو قطعی طور سے معاف فرمادیا جائے یا ۶؍ فیصدی کردیا جائے رائے صاحب موصوف کی اس عرضداشت کا جادو گورنمنٹ پر چل گیا اور "محصول پٹواری" یکم اپریل ۱۹۰۶ء سے کلیتًا معاف کردیا گیا اس محصول کے معاف ہونے سے زمینداروں اور کاشتکارون کو تقریبًا پچیس لاکھ روپیہ سالانہ کا فائدہ ہوا زمینداروں کو فارغ البالی سے سانس لینے کا موقع ملا اور کاشتکارون کی امیدون کے سوکھے دھانون پر پانی پڑا اور یہ محض ایک حبیب قوم کی عرق ریزی اور جانفشانی کا صلہ تھا اور اصل مین زندگی کا مآل کار بھی یہی ہے ؎

برین رواق زبرجد نوشتہ اند بزر
کہ جز نکوئی اہل کرم نخواہد ماند

دیہات مین کچھ ایسے مقامی اخراجات ہوتے ہین جن سے طبقہ زمینداران و کاشتکاران و عام رعایا کی بہبودی و فلاح مقصود ہوتی ہے۔ مثلًا پولیس	ایکٹ محصولات مختص المقام و محصول پولیس ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۶ء مجوزہ کونسل صوبہ ممالک متحدہ و آگرہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے اس معاملہ مین تمام صوبہ کو خوشی حاصل ہوگی خاص کر میرے دوست آنریبل رائے نہال چند صاحب بہادر کو جنکو اس معاملہ کی دُھن لگی ہوئی تھی یہ امر نہایت خوشی کا ہے کہ محصول کی موقوفی کا حکم اُسوقت صادر ہوا جبکہ رائے صاحب موصوف کونسل کے ممبر ہین ''

محصول پٹواری کی موقوفی

ممالک متحدہ آگرہ واودھ مین زمیندارون اور کاشتکارونکو محصول پٹواری بشرح للعہ فیصدی مالگذاری پر اداکرنا ہوتا تھا یہ محصول اُس وقت قایم کیا گیا تھا جبکہ گورنمنٹ نے پٹواریون کا فرض منصبی یہ قرار دیا تھا کہ حساب کتاب دیہی مرتب کیا کرین اِس زمانہ مین پٹواری زمیندار کے ماتحت تصور کیے جاتے تھے کچھ عرصے کے بعد محکمہ کاشتکاری و کاغذات دیہی کے قائم ہونے کی وجہ سے پٹواریون کی خدمات کا دائرہ اسقدر وسیع ہوگیا کہ حساب کتاب دیہی کا مرتب کرنا اُنکے فرائض کا صرف ایک جز خفیف ہوکر رہ گیا زیادہ تر پٹواری اور قانون گو کا وقت ایسے نقشہ جات اور حسابات کے مرتب کرنے مین صرف ہونے لگا جو صرف سرکاری (امپریل) اغراض کے لیے ضروری ہین اور جنکی ترتیب سے زمیندارون اور کاشتکارونکو زیادہ تعلق نہین ہے لیکن باوجود اسکے کہ پٹواریون کے فرض منصبی کا مرکز زمیندار او کاشتکار کیجانب سے سرکار کی جانب منتقل ہوکر آگیا تاہم زمیندارون اور کاشتکارون کو پچیس لاکھ روپیہ سالانہ پٹواری فنڈ مین دینا پڑتا تھا اور گورنمنٹ صرف دس لاکھ روپیہ سالانہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(ج) رقوم مذکورہ بالا اِس خاص ضلع مین صرف ہونا چاہیئین جسمین کہ وہ صراحتاً اغراض مختص المقام کے لیے جمع کی گئی ہین۔

گورنمنٹ نے اِن اُمور پر کافی توجہ نہ کی لیکن ۱۹۰۵ء کے آخری حصہ مین لوکل کونسل مین ایک مسودہ بابت ابواب مقامی دہاتی پولیس پیش کیا گیا اور رائے نہال چند صاحب سے بحیثیت سکرٹری زمیندار اسوسی ایشن مسودہ مذکور کے متعلق رائے طلب کی گئی اس مسودہ مین ایک بات ضرور قابل اطمینان تھی کہ یہ صاف طور سے منضبط کر دیا گیا تھا کہ ابواب مختص المقام کا روپیہ سوائے اس ضلع کے جہان سے کہ وصول کیا گیا ہو دوسرے ضلع مین خرچ نہ کیا جائے گا لیکن پھر بھی رائے صاحب موصوف کو فروعات پر اکثر اعتراض کرنے پڑے اور حسب ذیل اصولی امور پر گورنمنٹ کو خاص توجہ دِلانا پڑی۔

(الف) اول یہ کہ مختلف محصول جو کہ اراضی پر عائد کیے گئے ہین اِن کا بذریعہ مختلف قوانین کے وصول کرنا کسی قدر مشکل ہوتا ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ مسودہ زیر بحث بھی شامل ایکٹ مالگذاری کر دیا جائے۔

(ب) جسقدر روپیہ بابت محصول مختص المقام زمینداروں سے لیا جائے اُسی قدر گورنمنٹ بھی ادا کرے۔

اس رائے کے پیش کرنیکے بعد جب یہ مسودہ اجلاس لوکل کونسل منعقدہ ۸ نومبر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سڑک۔ ڈاک۔ مدرسہ جات وغیرہ کے اخراجات۔ ان اخراجات کا بار کسی قدر تو زمیندار اور کاشتکار اُٹھاتے تھے اور کسی قدر گورنمنٹ بحیثیت زمیندار اولیٰ ان اخراجات کی متحمل ہوتی تھی لیکن کچھ عرصہ بعد اُن تمام اخراجات کا بار زمیندار کے سر ڈال دیا گیا اور یہ "محصولات مختص المقام" کے لقب سے نامزد کیے گئے لیکن باوجود اس کے کہ یہ محصولات "مختص المقام" تھے تاہم ان کا تمام حصہ اس ضلع مین خرچ نہین ہوتا تھا جسمین سے کہ وصول کیا جاتا تھا ان محصولات کے معاملہ مین زمیندارون کو خاص شکایت تھی چنانچہ رائے نہال چند صاحب نے اپنے رسالہ "تشخیص مالگذاری" مین اس بدعنوانی کا اشارہ کیا ہے

علاوہ اسکے مختلف ذرائع سے مثلاً بذریعہ سوالات کونسل و اشاعت رسالہ جات کے صاحب موصوف نے گورنمنٹ کی توجہ اُمور ذیل کی طرف مبذول کی۔

(الف) اول یہ کہ تشخیص مالگذاری کے قبل رقوم محصولات مقامی جمعبندی سے منہا کر لینا چاہیے۔

(ب) اگر ایسا نہ ہو تو ایک رقم مساوی اُس رقم کی جو زمیندارون سے بابت ابواب وصول کی جاتی ہے منجانب گورنمنٹ واسطے اغراض مختص المقام کے ملحدہ (?) بجائے اور دونون کو شامل کرکے ایک فنڈ قائم کیا جائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رقم سوائی چوکیدارہ

(۲) علاوہ اسکے دیگر مقامات میں صہ ر فیصدی جمع بندی پر۔ سنہ ۱۸۷۶ع تک مدرسہ۔ سڑک۔ شفاخانہ چوکیدار وغیرہ کے اخراجات کے متعلق علیحدہ علیحدہ رقم "سوائی" دیجاتی تھی لیکن اب وہ جملہ رقمیں محفوظ کر کے ایک خاص رقم بحساب صہ ر فیصدی جمع بندی پر قائم کر دی گئی اور اس رقم کا تخمیناً نصف حصہ واسطے اخراجات پولیس کے وقف کر دیا گیا یہ نصف رقم جو پولیس کی مد میں خرچ کی جاتی تھی زمینداروں کے حق میں ایک بیجا بار تھی لہذا اس بدعنوانی کے رفع کرنیکے لیے رائے نہالچند صاحب نے اپنی قدرتی استقلال کے مطابق ایک عرضداشت مورخہ ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰ع زمینداراسوسی ایشن کی جانب سے بخدمت گورنمنٹ ہند بزمانہ لارڈ منٹو صاحب بہادر وائسرائے گورنر جنرل کشور ہند بدین مضمون روانہ کی

عرضداشت دربارہ موقوفی رقم سوائی چوکیدار

کہ رقم سوائی چوکیدار جو زمینداران آگرہ سے بشرح صہ ر فیصدی اور تعلقہ داران اودھ سے بشرح [illegible] روپیہ فیصدی مالگذاری پر وصول کی جاتی ہے بوجوہ ذیل موقوف فرمائی جائے۔

(الف) پولیس محض زمینداروں کی جان و مال کی حفاظت کیلیے نہیں بلکہ عام رعایا میں حفظ امن قائم رکھنے کیلیے ہے اور نیز خود گورنمنٹ کی حفاظت پولیس کی خدمت کا جزو اعظم ہے لہذا پولیس کا خرچ خزانہ شاہی کے ذمہ مقدم ہے نہ صرف زمینداروں کے ذمہ اسی اصول کے مطابق ان ممالک کے میونسپل بورڈ پولیس کے خرچ سے

سوانح عمری رائے نہالچند بہادر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنہ ۱۹۰۵ء مین پیش ہوا تو ایک سلکٹ کمیٹی اس غرض سے مقرر کی گئی کہ وہ اس مسودہ پر غور کرکے
اپنی مشترکہ رائے کونسل کے روبرو پیش کرے اس کمیٹی مین رائے صاحب موصوف بھی
شامل تھے سلکٹ کمیٹی نے جو رپورٹ پیش کی اُس کے ساتھ رائے نہال چند
صاحب کا ایک نوٹ اختلاف رائے بھی منسلک تھا جسمین علاوہ دو ایک
فروعی اُمور کے انھین دو امور کا ذکر تھا جنکا تعلق کہ اصل اُصول مسودہ سے ہے
اور جنکی تشریح ابھی ہو چکی ہے جب کونسل مین یہ مسودہ سلکٹ کمیٹی کے
رپورٹ کے ساتھ ۱۳/ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کو پیش ہوا تو اس موقع پر بھی رائے صاحب
موصوف نے اپنے خیالات نہایت آزادی کے ساتھ ظاہر کیے لیکن
سرکاری ممبرونکی کثرت تعداد کی وجہ سے رائے صاحب کی تجاویز
جزو قانون نہو سکین اور ایکٹ محصولات مختص المقام محصول پولیس دیہہ
ممالک متحدہ بابت سنہ ۱۹۰۶ء ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۶ء پاس کر دیا گیا
کارروائی اجلاس کونسل مذکور داخل ضمیمہ ہے جسکا منشا یہ ہے کہ۔

(الف) صوبہ آگرہ کے ہر موضع مین رقم مختص المقام سالانہ
وصول کی جائے گی جسکی شرح لوکل گورنمنٹ تجویز کریگی لیکن وہ شرح
حسب شرائط ذیل قرار دیجائیگی۔

(۱) ضلع یا حصہ ضلع مین جہانکہ بنارس کا بندوبست استمراری
بموجب قانون ۱ سنہ ۹۵ء نافذ ہے بشرح ۲- فی ایکڑ اراضی مزروعہ پر۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روشن ہے کہ ترقی زراعت کے لیے ترقی نسل نرگاوان نہایت ضروری تھی لیکن گورنمنٹ کی اِس طرف خاص توجہ نہ تھی نقشۂ ذیل سے واضح ہوگا کہ سنہ ۱۹۰۳ء و سنہ ۱۹۰۴ء کی کل رقم مالگذاری جسکی تعداد ۲ کرور ۹ ۳ لاکھ ۹۹ ہزار تھی کس صورت پر خرچ ہوئی :۔

(۱) اخراجات فوجی واخراجات متعلقہ ہوم گورنمنٹ اور بابت نگرانی گورنمنٹ آف انڈیا۔ — ۵ فیصدی

(۲) اخراجات بابت وصول مالگذاری - پیمائش - بند وبست کاغذات مال و دیگر اخراجات مالگذاری جو پراونشل گورنمنٹ نے عطا کیے۔ — لعہ فیصدی

(۳) دیگر اخراجات علاوہ بابت ترقی زراعت جو پراونشل گورنمنٹ نے برداشت کیے۔ — ۵ فیصدی ۱۲/۰

(۴) اخراجات بابت ترقی زراعت و ترقی نسل نرگاوان جو پراونشل گورنمنٹ نے برداشت کیے۔ — ۲۰ فیصدی ۱ار

اس نقشہ کے دیکھنے سے آئینہ ہو جاتا ہے کہ گورنمنٹ ترقی زراعت و ترقی نسل نرگاوان کے لیے کسقدر رکم خرچ کرتی ہے گورنمنٹ کی اس عدم توجہی کا اثر دو صورتون مین نہایت خراب پڑتا ہے۔ اول یہ ہے کہ کاشتکارون کو نرگاوان دیگر صوبجات سے منگانے پڑتے ہین اور بہت گران قیمت دینا پڑتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سبکدوش کیے گئے ہین۔

(ب) بنگال۔ پنجاب۔ مدراس۔ بمبئی۔ وغیرہ مین ایسا محصول نہین لیا جاتا لہذا اِن ممالک کے زمینداروں پر یہ بار کیون ڈالا گیا۔

(ج) اب دیہاتی چوکیدار مثل سابق کے زمینداروں کے ماتحت نہین ہین نہ اُن کو وصول لگان اور انتظام اراضیات مین مدد دیتے ہین انپر زمینداروںکا بالکل اختیار نہین ہے۔

(د) پیشتر زمیندار باشندگان دیہہ سے چوکیدارہ کی رقم وصول کرتے تھے اب ایسا نہین کر سکتے اور کل رقم زمینداروں کو اپنی گرہ سے دینا پڑتی ہے افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے یہ عرضداشت منظور نہ کی۔ (نوٹ)

ترقی کس زرکا وان — صوبہ ہذا کی کل آمدنی کا تخمیناً نصف مالگذاری سے وصول ہوتا ہے اس کثیر تعداد مالگذاری کے حاصل ہونے کا ذریعہ کاشتکاری ہے جسپر اسی فیصدی باشندگان کے رزق کا انحصار ہے ایسی حالت مین ترقی زراعت کا خاص تعلق مالگذاری سے ہے لیکن رقم مالگذاری مین سے ترقی زراعت کے لیے جو رقم گورنمنٹ خرچ کرتی ہے وہ نہایت قلیل ہے یعنی صرف ۲ فی صدی ہے مثلاً یہ امر سب...

نوٹ۔ بعد انتقال رائے صاحب بہادر کے اس معاملہ مین برابر کوشش رہی اور بالآخر صرف دیہاتی چوکیداران کا گورنمنٹ نے اپنے ذمہ قبول فرمایا جس سے اس صوبہ کو ۲۳ لاکھ روپیہ کا فائدہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

جمع کرلین سات ہزار روپیہ ایک ایسے اسٹڈ کے خرچ کے لیے کافی ہوگا جس مین ایکسو اس مادہ گاؤ اور اعلی قسم کے دو سانڈ رکھے جائین لیکن شرط یہ ہے کہ چراگاہ کے لیے گورنمنٹ کی جانب سے موازی دوسو بیگہ پختہ اراضی کا انتظام کردیا جائے اور ایسی اراضی کا لگان اور مالگذاری معاف کردیا جائے

راے نہال چند صاحب نے محض اس مراسلہ کے بھیجنے پر اکتفا نہ کیا بلکہ جب سنہ ۱۸۹۸ء مین کمیشن قحط ہذا قائم ہوا تو جو عرضداشت معروضہ ۲۱- مارچ سنہ ۱۸۹۸ء راے صاحب نے "آبپاشی چاہات" کو ترقی دینے کے لیے روانہ کی تھی اس مین ترقی نسل نرگاوان کی تحریک پر بھی زور دیا تھا جب حضور سر جان پرسکایٹ ہیوٹ صاحب لفٹننٹ گورنر ممالک متحدہ کی خدمت مین بتاریخ ۲۶- فروری سنہ ۱۹۰۹ء خیر مقدم کی غرض سے ایڈریس پیش کیا تو اسمین بھی ترقی نسل مویشیان کے مسئلہ کی طرف حضور ممدوح کو توجہ دلائی اس مسلسل کوشش کا نتیجہ یہ ہوا کہ گورنمنٹ نے حسب رزولیوشن نمبر ۳۸/۳ ۱-۶-۲۷ سنہ ۱۹۰۹ء مورخہ ۷- جولائی سنہ ۱۹۰۹ء اس امر کو تسلیم کیا کہ چراگاہون کا رقبہ کم ہوگیا ہے بیلون کی قیمت بہت زیادہ ہوگئی ہے دہی دودھ میسر نہین آتا اور ان جملہ اسباب سے زراعت پیشہ لوگون کو

عسہ دیکھو مفصل مراسلہ معروضہ ۱۲- مارچ سنہ ۱۸۹۸ء مطبوعہ رسالہ زمیندار اسوسی ایشن حصہ ششم بابت ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۹۲/۱۹۳

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسرے یہ کہ ایام قحط سالی مین اگر کاشتکارونکے قبضہ مین ایک اچھا کنوان
آبپاشی کے لیے ہوا اور بیل کافی تعداد سے موجود ہون تو وہ اپنے خاندان
اور مویشی کی پرورش بخوبی کرسکتا ہے خواہ وہ کیسا ہی قحط زدہ کیون نہو
لیکن نرگاوان کی کمی سے اور قیمت زیادہ ہونے سے کاشتکار کافی تعداد
بیلونکی نہین رکھ سکتے اور ایام قحط سالی مین بالکل بے دست وپا ہوجاتے ہین
اس خاص معاملے مین گورنمنٹ کی عدم توجہی رائے نہالچند صاحب کی
نگاہون مین کھٹکتی تھی چنانچہ جب ۱۸۹۷ء مین نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
مظفرنگر مین تشریف لائے تو خیر مقدم کے ایڈرس مین رئیس صاحب موصوف نے
اس خاص معاملہ کی طرف بھی اشارہ کیا تھا جسکے جواب مین جناب ممدوح علیہ نے
یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اس تحریک پر ڈسٹرکٹ بورڈ کو توجہ کرنا چاہیے اور گورنمنٹ کبھی
مناسب مدد کی امید رکھنا چاہیے بعدازان رئیس صاحب موصوف نے میکفرسن
صاحب بہادر کلکٹر ضلع مظفرنگر کو ایک مراسلہ بتاریخ ۲۱- مارچ ۱۸۹۸ء اس امر کے متعلق
روانہ کیا اس مراسلہ مین علاوہ رائے صاحب موصوف کے اور بھی چند زمیندار
حضرات کے دستخط تھے اور یہ درخواست کی گئی تھی کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کی جانب سے
ترقی نسل نرگاوان کے لیے ایک اسٹد قائم کیا جائے ڈسٹرکٹ بورڈ مین
کافی روپیہ موجود ہے اگر گورنمنٹ کو یہ کرنا منظور نہو تو فرستندگان مراسلہ کو
یہ اجازت دی جائے کہ وہ ایک کمپنی کی حیثیت سے سات ہزار روپیہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک ضلع کی آمدنی کا معقول حصہ دوسرے ضلع مین ہوجاتا تھا آخر کار گورنمنٹ کو اس قانون کی ترمیم اور اصلاح کے لیے مجبور ہونا پڑا اور ۸ رنومبر سنہ ۱۹۰۵ء کو ایک مسودہ ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۸۳ء کی ترمیم کے لیے پیش ہوا۔ آنریبل مسٹر ہوس صاحب نے یہ مسودہ پیش کیا اور یہ فرمایا کہ یہ مسودہ بالخصوص اس غرض سے پیش کیا گیا ہے کہ بورڈون کے اختیارات زیادہ وسیع کر دیے جائین رلے نہال چند صاحب بہادر نے اس موقع پر کونسل مین جو تقریر فرمائی اس مین سچے بہی خواہ ملک کی حیثیت سے ذیل کے خیالات ظاہر کیے آپ نے فرمایا کہ اس مسئلہ پر قانون مرتب کرنے کے وقت منجملہ دیگر امور کے ذیل کے اصول خاص طور سے مد نظر رکھے جائین۔

(**الف**) اول یہ کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے اختیارات وسیع کیے جائین۔

(**ب**) بلحاظ مالی حالت کے ان جماعتون کو زیادہ آزادی دی جائے۔

(**ج**) اس غرض سے کہ وہ اپنے فرائض کو بخوبی انجام دے سکین انکی تحویل مین کافی روپیہ رکھا جائے۔

(د) انکے اختیارات مین عہدہ داران سرکاری جہانتک ممکن ہو مداخلت کم کرسکین۔

اسی کونسل کے اجلاس مین یہ مسودہ ترمیم و اصلاح کی غرض سے سلکٹ کمیٹی کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سخت نقصان پہونچ رہا ہے اور اُن تمام خرابیوں کے مٹانے کے لیے یہ تجویز فرمایا کہ ایک کانفرنس قائم کیجائے جسکے سپرد یہ خدمت ہو کہ وہ بعد تحقیقات کامل کے گورنمنٹ کے سامنے ایسی تدبیر پیش کرے جن سے جو اراضیات چراگاہ کے لیے مخصوص ہین وہ محفوظ رہین چارہ بکثرت پیدا ہو اور سانڈ بغرض ترقی نسل ڈنگروان بہم پہونچائے جائین لیکن افسوس ہے کہ یہ رزولیوشن اُس وقت شائع ہوا جبکہ رائے صاحب موصوف کا انتقال ہو چکا تھا اور ان کو اپنی محنت کا ثمرہ دیکھنا نصیب ہوا یہ بھی غنیمت ہے کسی نے سچ کہا ہے ع

بہ جنازہ گر نہ آئی بہ مزار خواہی آمد

ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ممالک متحدہ سنہ ۱۹۰۶ء ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۶ء

۱۸۸۳ء مین ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ مذکور بابت بورڈہاے مقامی ممالک مغربی وشمالی و اودھ نافذ کیا گیا تھا یہ وہ زمانہ تھا کہ جبکہ لارڈ رپن کی دریادلی سے ہندوستان مین لوکل سلف گورنمنٹ کی داغ بیل پڑ رہی تھی ان انتظامی جماعتون نے اپنے فرائض اس خوش اسلوبی سے انجام دیے کہ گورنمنٹ نے انکے حسن کارگذاری کی اکثر تعریف کی لیکن ڈسٹرکٹ بورڈ کے متعلق جو قانون نافذ تھا اسمین اکثر خامیان رہ گئی تھین جنکی وجہ سے کافی ترقی نہو سکی مثلاً ہر ڈسٹرکٹ بورڈ کی آمدنی وخرچ کا حساب علیحدہ نہین رہتا تھا اور یہ گورنمنٹ کی مرضی پر منحصر تھا کہ جس ضلع کو جسقدر روپیہ چاہے عطا کرے چنانچہ اکثر یہ ہوتا تھا کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اختلاف رائے تھا وہ حسب ذیل ہین - اول یہ کہ اصل مُسودہ مین "مقررہ شدہ" ممبرون کی تعداد "منتخب شدہ ممبرون" کی تعداد کی ایک ثلث رکھی گئی تھی لیکن سلکٹ کمیٹی نے یہ تجویز کیا کہ یہ تعداد بجاے ایک ثلث کے "منتخب شدہ" ممبرون کی تعداد کی نصف کردی جاے جسکے معنے یہ تھے کہ منتخب شدہ ممبرون کی تعداد کم ہو جاے۔ راے صاحب نے اس تجویز سے اختلاف کیا اور جب کونسل مین سلکٹ کمیٹی کے روئداد کے مطابق مسودہ پیش ہوا تو وہان بھی کمیٹی مذکور کے تیار کردہ مسودہ کے اُس خاص جزو کی ترمیم کے لیے تحریک کی پنڈت مدن موہن مالویہ صاحب نے رئیصاحب کی تائید کی اور آخرکار حسب ایماے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر یہ تحریک قبول کی گئی جسکا اثر یہ ہوا کہ حسب قانون قدیم "مقررشدہ" ممبرون کی تعداد "منتخب شدہ" ممبرون کی تعداد کی ایک ثلث رہے دوسرا امر جس کی نسبت راے صاحب کو سلکٹ کمیٹی سے اختلاف درپیش آیا وہ یہ تھا کہ کمیٹی مذکور نے کم سے کم تعداد ان ممبرونکی (کورم) جنکا حاضر ہونا بورڈ کے معمولی جلسہ کے کام انجام دینے کے لیے ضروری ہے - بجاے ایک ثلث تعداد ممبران کے چہارم کردی تھی راے صاحب موصوف کے خیال کے مطابق قدیم قانون مین جو تعداد رکھی گئی تھی وہ مناسب تھی چنانچہ جب کونسل مین سلکٹ کمیٹی کا تیارکردہ مسودہ پیش ہوا تو راے صاحب موصوف نے اس بارہ مین بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سپرد کیا گیا جسمین ذیل کے حضرات ممبر منتخب کیے گیے۔

(۱) مسٹر جے ڈبلو ہوس صاحب۔

(۲) مسٹر آر۔ کلن صاحب۔

(۳) رائے بہادر پنڈت سندر لعل صاحب۔

(۴) رائے نہالچند بہادر صاحب۔

(۵) راجہ علی محمد خان صاحب۔

(۶) مسٹر ایف ایل ونٹر صاحب۔

(۷) مسٹر اے۔ آر صدر۔ لینڈ۔

جو ابتدائی مسودہ مسٹر ہوس صاحب نے پیش کیا تھا اسمین ایک اہم شرط یہ درج تھی کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبرون کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ وہ جسکو چاہین بورڈ کا صدر نشین مقرر کردین بلکہ مجسٹریٹ ضلع ہمیشہ ڈسٹرکٹ بورڈ کا چیرمین ہوا کرے گا۔

سلکٹ کمیٹی نے اس تجویز کو منسوخ کرکے قدیم قانون کو قائم رکھا جسکی رو سے بورڈ کے ممبر جسکو چاہین چیرمین مقرر کر سکتے تھے لیکن دو ایک اُمور کی نسبت رائے نہال چند صاحب کو سلکٹ کمیٹی کی رائے سے اتفاق نہ تھا لہذا رائے صاحب موصوف نے ایک نوٹ اختلاف رائے سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے ساتھ منسلک کردیا جن اُمور کی نسبت رائے صاحب موصوف کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ کسی صاحب جائداد کو محض اس بنا پر "ناقابل انتظام" قرار دے کہ وہ جنس اُناث سے ہے بلحاظ اسکے کہ اہل اسلام اور اہل ہنود کے خاندانون مین پردہ کا رواج ہے لہذا شرط مذکور کے مطابق یہ گمان تھا کہ ایسی پردہ نشین مستورات کو جوکہ زمیندار ہین قانون کورٹ آف وارڈس کا تابع کیا جائیگا حالانکہ اُسکی متعدد مثالین موجود تھین کہ پردہ نشین مستورات اپنے علاقون کا انتظام نہایت قابلیت کے ساتھ انجام دے رہی تھین۔ باوجود اسکے کہ قانون مروجہ مین یہ منضبط تھا کہ جن اشخاص کو عدالت دیوانی فاترالعقل قرار دیگی وہ "ناقابل انتظام" سمجھے جائینگے تاہم مسودہ زیر بحث مین اسقدر اضافہ کر دیا گیا کہ لوکل گورنمنٹ کو اختیار ہے کہ جس صاحب جائداد کو چاہے اس بنیاد پر "ناقابل انتظام" قرار دیدے کہ اُسمین کوئی سقم جسمانی یا دماغی واقع ہے یہ شرط ایسے مبہم الفاظ مین رکھی گئی تھی جس کے غلط تعبیر سے یہ ممکن تھا کہ ایسی سختی وقوع مین آئی جس سے زمیندارون کے حقوق کو سخت صدمہ پہونچے مثلاً ہندوستان مین عموماً پچاس سال کے سن کے بعد جسمانی اور دماغی ضعف لاحق ہو جاتا ہے پس جسطرح قاعدہ عمر ۵۵ سالہ ملازمان گورنمنٹ کے لیے نافذ ہے ویسے ہی ممکن تھا کہ تعلقدارون اور زمیندارونکے علاقہ بعد پچاس سال کی عمر کے کورٹ آف وارڈس کے حوالہ کر دیے جاتے قبل ۱۸۹۲ء کے نابالغونکے علاقہ کا انتظام کورٹ آف وارڈس کے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنی ترمیم پیش کی اور اس مرتبہ بھی بمقابلہ سلکٹ کمیٹی کے آپکی ترمیم قبول کر لی گئی تیسری بات اختلاف کی یہ تھی کہ رائے نہال چند صاحب نے یہ چاہا تھا کہ مسودہ مذکور مین یہ منضبط کر دیا جائے کہ ضلع کے سرمایہ مین جو رقم لوکل گورنمنٹ عطا کرے وہ اُس رقم کے برابر ہو جو محصولات مختص المقام کے صیغہ مین اُسی سرمایہ مین جمع ہوتی رہے یہ ترمیم بھی رائے صاحب موصوف نے اپنے نوٹ اختلاف رائے مین قلم بند کر دی تھی اور کونسل مین بھی پیش کی مگر بعد کو یہ تحریک واپس لے لی جب یہ مسودہ قانون کی حیثیت سے پاس کر دیا گیا تو رائے نہال چند صاحب نے رسالہ زمیندار اسوسی ایشن اور اُسکے ضوابط کی خوش اسلوبی پر اطمینان ظاہر کیا اور کونسل کے ممبران سرکاری کی صلاحیت پر آفرین کی۔

کورٹ آف وارڈس ایکٹ نمبر ۱۸۹۹ع

یکم فروری ۱۸۹۹ع کو لوکل گورنمنٹ نے ایک مسودہ بغرض اجتماع و ترمیم قانون متعلقہ کورٹ آف وارڈس بابت ممالک مغربی شمالی و اودھ گورنمنٹ گزٹ مین شائع کیا اس مسودہ کی رو سے قانون مروجہ مین اکثر تبدیلیان کی گئی تھین لیکن اکثر تغیر اس وضع کے تھے جن سے اُن لوگون کے حقوق مین بیجا دست اندازی ہونے کا اندیشہ تھا جنکے لیے یہ قانون تجویز کیا گیا تھا مثلاً اس مسودہ مین ایک شرط یہ قرار دیگئی تھی[ع۵]

ع۵ دیکھو دفعہ ۹ ضمن ج مسودہ قانون متعلقہ کورٹ آف وارڈس جو کہ گورنمنٹ گزٹ مورخہ یکم فروری ۱۸۹۹ع مین شائع ہوا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت کچھ یہ تھی کہ شرح مالگذاری بندیل کھنڈ مین اس قدر سخت تھی کہ
زمینداروں کو مالگذاری ادا کرنے کے لیے قرضہ لینے کی ضرورت ہوتی تھی
چونکہ منافع بہت قلیل ہوتا تھا لہذا یہ قرضہ کبھی بیباق نہوتا تھا اور
اکثر جائدادین بیع ہو جاتی تھین اسیطرح یہ تھا کہ بندوبست کم میعاد کے
ہوتے تھے اور یہ امر مسلمہ ہے کہ کم میعاد کے بندوبست کی بہ نسبت زیادہ
میعاد کے بندوبست سے زیادہ روپیہ زمینداروں کے پاس بچتا ہے
بشرطیکہ تشخیص مالگذاری واجب طور پر کی جائے۔ بہر حال چاہے ان وجوہ سے
گورنمنٹ کو اتفاق ہو یا نہ ہو لیکن بندیل کھنڈ کے زمینداروں کی مصیبت
اور دشواری کم کرنے کے لیے گورنمنٹ کو خاص قانون نافذ کرنیکی ضرورت
محسوس ہوئی۔ اور ۱۹ - جنوری ۱۹۰۳ء کو ایک مسودہ بابت زر قرضہ
بندیل کھنڈ پیش ہوا جسمین علاوہ دیگر شرائط کے ایک شرط یہ تھی کہ جو قرضہ
زمینداروں کا اس وقت موجود تھا اسپر ساہوکار کو اصل کی رقم سے زیادہ سود
نہین دلایا جائیگا اور اسی تاریخ کو ایک دوسرا مسودہ بابت انتقال حقیت
بندیل کھنڈ پیش ہوا جسمین منجملہ دیگر ضوابط کے ایک شرط یہ تھی کہ جو جائداد
نیلام ہوگی اسکے متعلق خریداری کا حق مرجح گورنمنٹ کو حاصل ہوگا اس شرط کے
اندراج سے یہ منشا تھا کہ اگر مالک جائداد قیمت ادا کرے گا تو گورنمنٹ اسکو
جائداد واپس کرے گی۔ جس وقت یہ مسودے پیش ہوے تو لوگوں گورنمنٹ کیجانب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سپرد ہوتا تھا تو انتظام کے مصارف گورنمنٹ برداشت کرتی تھی اور نابالغوں کی جائداد سے اس عنایت خسروانہ کا کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا تھا لیکن اس نئے مسودہ میں ایک دفعہ یہ بھی بڑھائی گئی تھی کہ اس قسم کے مصارف کے لیے "جائداد زیر انتظام" کی مجموعی آمدنی سے زیادہ سے زیادہ ۵ فیصدی محصول وصول کیا جائے اس قدیم عنایت کا ترک ہونا زمینداروں کے لیے بہت گراں تھا۔ انھیں امور کو ملحوظ خاطر رکھکر رائے نہال چند صاحب بہادر نے بحیثیت سکرٹری زمیندار ایسوسی ایشن ایک عرضداشت مورخہ ۲۰ مارچ ۱۸۹۹ء جناب آنریبل جی او طمر صاحب چیف سکرٹری لوکل گورنمنٹ روانہ کی اور جب کونسل میں یہ مسودہ پیش ہوا تو انھیں اصولوں کے مطابق رائے صاحب موصوف نے اسکی ترمیم کے لیے تجاویز پیش کیں جن میں سے اکثر منظور ہوئیں۔

قانون قرضہ و انتقال حقیت بندیل کھنڈ

بندیل کھنڈ کے زمینداروں کی حالت عرصہ سے متنزل ہو رہی تھی قرضہ کی کوئی انتہا نہ تھی [illegible] فیصدی معمولی شرح سود تھی جسپر زمیندار ساہوکاروں سے قرضہ لیتے تھے اور اکثر شرح سود [illegible] روپیہ فیصدی تک پہنچ جاتی تھی جو جائداد دین زمیندار مستغرق کرتے تھے وہ اکثر فروخت ہو جاتی تھیں یہ تعداد قرضہ کی روز بروز بڑھتی جاتی تھی۔ زمینداروں کی اس افلاس اور سراسیمگی کی وجہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فراخ حوصلگی کا شکریہ ادا کیا لیکن اسی کے ساتھ معقول دلائل سے اِس امر کا اعلان نہایت آزادی کے ساتھ کردیا کہ جب تک اضلاع بندیل کھنڈ مین زرمالگذاری مین کافی تخفیف نہ کی جائے گی اور بندوبست زیادہ میعاد کے نہون گے اسوقت تک زمیندارونکی حالت درست نہ ہوگی۔ نیز رائے صاحب موصوف نے یہ فرمایا کہ عدالت دیوانی کو اس امر کے متعلق اختیارات وسیع حاصل ہین کہ جس مقدمہ مین شرح سود ناواجب دیکھے اُس مقدمہ مین سود کی رقم مین تخفیف کردے پس ایسی حالت مین گورنمنٹ کے لیے یہ مناسب نہین ہے کہ عدالت ہاے دیوانی پر اعتماد نہ کرے اور قانون مجوزہ مین ایسی شرط قائم کردے کہ اصل کی رقم سے زیادہ سود کسی حالت مین نہ دلایا جائیگا رائےصاحب موصوف نے فرمایا کہ کسی قرضہ کے واجب یا غیر واجب ہونے کا اندازہ سود کی مجموعی رقم سے نہین کیا جاتا ہے بلکہ شرح سود سے کیا جاتا ہے ممکن ہے کہ ایسی شرط کے قائم ہونے سے بعض بیگناہ ساہوکارون کا سخت نقصان ہو جنھون نے معمولی شرح سود پر روپیہ قرض دیا تھا عرصہ گذر جانے سے رقم سود بہت بڑھ گئی۔

ایکٹ مالگذاری

قبل سنہ ۱۹۰۱ع کے صوبہ آگرہ اور صوبہ اودھ کے قوانین مالگذاری جداگانہ تھے۔ صوبہ آگرہ مین ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع اور اودھ مین ایکٹ ۱۷ سنہ ۱۸۷۶ع قوانین مالگذاری کے متعلق نافذ تھا لیکن ۲۵ نومبر سنہ ۱۸۹۹ع کو ایک مسودہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ ارشاد ہوا تھا کہ گورنمنٹ ہند نے ارادہ پختہ کرلیا ہے کہ بندیل کھنڈ کے زمینداروں کی مشکلات رفع کرنے کے لیے سرگرمی اور استقلال سے کوشش کی جائیگی باقیات مالگذاری کے معاف کرنے اور شرح مروجہ مالگذاری مین تخفیف کرنے سے زمینداروں کو امداد پہونچائی جائے گی جدید نہرین اور تالاب تعمیر کیے جائین گے پچھلا قرضہ ادا کرنے کے لیے گورنمنٹ زمینداروں کو کم سود پر قرضہ دیگی - بعد پیش ہونے کے یہ دونون مسودے سلکٹ کمیٹی کے سپرد کیے گئے جسمین ذیل کے حضرات شریک تھے -

(۱) انریبل مسٹر رام پی صاحب -

(۲) انریبل مسٹر گل صاحب -

(۳) انریبل راجہ شام سنگھ -

(۴) انریبل رائے نہال چند صاحب -

(۵) انریبل پنڈت مدنموہن صاحب مالوی -

(۶) انریبل مسٹر کوپر صاحب -

۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء کو الہ آباد کے جلسہ کونسل مین سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی اور بتاریخ ۷ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء دونون مسودے بعد خفیف ترمیم کے قانون کی حیثیت سے پاس کردیے گئے رائے نہال چند صاحب نے "قرضہ بندیل کھنڈ کے مسودے" کی تائید مین جو تقریر فرمائی اس مین گورنمنٹ کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"لگان" سمجھی جاتی تھی مسودۂ قانون جدید کی رو سے یہ ضابطہ اُٹھا دیا گیا
اور محض "نقد" اور "جنس" کی شکل مین "لگان" قائم رکھا گیا۔ اِسکا خراب اثر
زمینداروں کی حالت پر یہ پڑتا تھا کہ جن کاشتکاروں سے محض خدمت
لی جاتی تھی اور نقد یا جنس کی شکل مین لگان نہین لیا جاتا تھا اُن کے لیے
اب یہ ممکن ہو گیا کہ وہ بارہ برس اراضی پر قبضہ رکھنیکے بعد قبضہ مخالفانہ کا
دعویٰ زمیندار پر کرین کیونکہ اِن کی "خدمت" لگان مین داخل نہ سمجھی تھی
اس بنیاد پر عرضداشت مذکور مین یہ تحریر کیا گیا کہ اس بارہ مین قانون سابق
قائم رکھا جائے لیکن گورنمنٹ نے یہ درخواست نامنظور کی "لگان" کی
تعریف کے متعلق ایک اور درخواست تھی کہ مثل صوبۂ "اودھ" کے
صوبۂ آگرہ مین بھی "محصول آبپاشی" لفظ "لگان" کی تعریف مین شامل کر دیا جائے
چنانچہ یہ درخواست گورنمنٹ نے منظور فرمائی اور تعریف لگان مین محصول آبپاشی کو
شامل کر دیا۔

سیر قانون سابق کے مطابق جسطرح حق دخیلکاری کاشتکار کو حاصل ہوتا تھا
اُسی طرح جس اراضی کو مالک اراضی اپنے مویشی وغیرہ سے یا بذریعہ اپنے ملازمین
یا مزدوروں کے بارہ برس کاشت کرتا تھا اُس مین اُس کو حق سیر حاصل ہو جاتا تھا
جہانتک اراضیات سیر کا تعلق تھا مالک اراضی کے ساتھ لگان کی شرح مین
۲۵ فیصدی کی رعایت کی جاتی تھی اور اُسی لگان کے مطابق مالگذاری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گورنمنٹ کی جانب سے شائع کیا گیا جسمین دونون صوبجات کے قانون مروجہ مالگذاری کی ترمیم مقصود تھی اور یہ بجاے دو مختلف ضابطون کے دونون صوبون کے لیے ایک ہی قانون منضبط کرنا متصور تھا یہ مسودہ نہایت غور طلب تھا کیونکہ جب قدیم ایکٹ پاس ہوا تھا اُسوقت میعاد بندوبست و شرح مالگذاری کے ایسے اہم مسائل کے متعلق اِن صوبجات کے زمیندارون کو اپنی راے ظاہر کرنے کا موقع نہ ملا تھا یہ موقع باضابطہ بحث و تحریک اور اظہار راے کے لیے نہایت ضروری تھا چنانچہ راے نہالچند صاحب نے ایک طولانی عرضداشت قانون مالگذاری کے مسودہ کے متعلق تیار کرکے زمیندار اسوسی ایشن کی جانب سے بتاریخ ۷ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء بخدمت جناب انریبل مسٹر ایچ میلکوڈ صاحب سکرٹری لیجسلیٹیو کونسل ممالک مغربی و شمالی و اودھ روانہ کی اِس یادداشت مین مسودہ زیر بحث کے ترمیم طلب ضوابط پر مشرح بحث کی گئی تھی۔ اِس موقع پر جملہ اعتراضات کا تفصیل کے ساتھ قلمبند کرنا طول عمل سے خالی نہین۔ لہذا اُن چند ضروری اُمور کا ذکر کیا جاتا ہے جنکے ساتھ زمیندارونکی فلاح خاص طور سے وابستہ ہے۔

تعریف لگان قانون سابق کی رو سے اکثر اراضی کاشتکارونکے پاس اِس شرط پر رہتی تھین کہ وہ زمیندار کے لیے کوئی خاص خدمت انجام دیتے رہین ایسے کاشتکارون سے "نقد یا جنس" لگان نہین لیا جاتا تھا بلکہ اُنکی خدمت ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلکہ مالک اراضی بھی ہوتا ہے چنانچہ گورنمنٹ نے بھی مندرجہ ضوابط قانونی اور کاغذات سرکاری وغیرہ ۹۸ سنہ اع تک لفظ "لینڈلارڈ" زمیندار کے لیے استعمال کیا ہے:-

(۱) بنگال کاشتکاری ایکٹ۔

(۲) پنجاب کاشتکاری ایکٹ ۸۷ سنہ اع۔

(۳) ممالک متوسط کاشتکاری ایکٹ ۹۸ سنہ اع۔

(۴) ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک مغربی وشمالی اودھ پٹواری ایکٹ

(۵) طریقہ کاشت زمین ہند مصنفہ پاول صاحب۔

(۶) "لگان" ہند مصنفہ پاول صاحب۔

(۷) فیلاس لینڈ ہولڈنگ الخ۔

لہذا وجوہات مندرجہ بالا پر یہ درخواست کی گئی کہ قانون مجوزہ مین بھی بجائے "لینڈ ہولڈر" کے "زمیندار کے لیے زیادہ صحیح اور مناسب لفظ "لینڈ لارڈ" کا استعمال کیا جائے۔ گورنمنٹ نے اس درخواست کو بھی نظر انداز کیا

بند وبست | بند وبست کے قواعد وضوابط کے متعلق قانون سابق مین یہ نقص تھا کہ ہر ایک امر متعلقہ بند وبست حکام بورڈ کی رائے پر چھوڑ دیا گیا تھا اور کل سیاہ وسفید کا انھین اختیار تھا زمیندار کی قسمت کا فیصلہ انکے ہاتھ مین تھا لیکن زمیندار کو کافی موقع اپنے دُکھ درد کہنے کا نہ ملتا تھا۔ بد قسمتی سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تجویز ہوتی تھی جسکے معنے یہ تھے کہ گورنمنٹ نے یہ مناسب خیال کیا تھا کہ خود مالکان اراضی کو کاشت کرنے کی ترغیب دیجائے اور اس خاص عنایت اپنی مالگذاری کا نقصان بھی قبول کیا تھا لیکن قانون مجوزہ کے مطابق یہ شرط حذف کردی گئی تھی ایسا کرنا زمینداروں کے لیے ستم تھا۔ یعنے کاشتکار کو تو بارہ برس کی متواتر کاشت کے بعد حق دخیلکاری ملجائے اور زمیندار حق سیر سے بھی محروم رہے ع

بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

پس وضعان قانون کی اس جدت کے خلاف نہایت ادب سے درخواست کی گئی کہ "حق سیر" کے متعلق قانون سابق برقرار رکھا جائے اور زمینداروں کی حالت پر رحم فرمایا جائے لیکن گورنمنٹ نے یہ استدعا بھی نہ سُنی۔ خیر۔ ع

اثر ہوتے سے کانون کو یا نہ ہو لیکن
جو فرض تھا وہ ادا کرچکی زبان اپنا

زمیندار | قانون سابق و قانون مجوزہ مین اکثر "زمیندار" کے لیے لفظ لینڈ ہولڈر استعمال کیا گیا ہے جسکے معنے اردو مین "محض قابض راضی" کے ہین یہ لفظ "ملکیت" اراضی پر مطلق نہین دلالت کرتا ہے اور اسلیے لفظ "زمیندار" کا صحیح ترجمہ نہین ہے کیونکہ زمیندار محض "قابض اراضی" نہین ہوتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُن وجوہات سے بالکل نابلد رکھے جاتے تھے جنکی بُنیاد پہ تجویز "جمع" قائم کیجاتی تھی مسودہ قانون مجوزہ مین بھی بعینہٖ یہی شرائط درج تھے لہذا اس بدعنوانی کے مٹانے کے لیے یہ درخواست کی گئی کہ مسودہ زیر بحث کی ترمیم اس طرح کی جائے کہ قبل اس کے مہتمم بندوبست اپنی تجویز "جمع" حکام بالادست کے پاس منظوری کے لیے بھیجے اُن ضروری کاغذات اور نقشہ جات کی نقلین مالکان اراضی کو عطا کرے جنکی رو سے تشخیص "جمع" کی گئی ہے اور مالکان اراضی کو یہ حق دیا جائے کہ وہ "جمع" مجوزہ کے متعلق اپنے اعتراضات پیش کرین جب ان اعتراضات کی سماعت ہو جائے تو اُسوقت مہتمم بندوبست اپنی تجویز کردہ جمع افسران اعلیٰ کے پاس منظوری کے لیے روانہ کرے یہ درخواست بھی نامنظور رہی۔ اس سلسلہ مین یہ امر بھی قابل غور ہے کہ قانون سابق کے مطابق مالکان اراضی کو مہتمم بندوبست کی تجویز کردہ "جمع" کے خلاف اعتراضات گوش گذار کرنے کی کوئی اچھی سبیل موجود نہ تھی یہ دستور تھا کہ مجوزہ "جمع" کے خلاف اعتراضات کی درخواست پیشتر مہتمم بندوبست کو دی جاتی تھی مہتمم بندوبست کے حکم کا اپیل کمشنر کے یہان ہوتا تھا اور کمشنر کے حکم کا اپیل حکام بورڈ کے سامنے ہوتا تھا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ مالکان اراضی کے اعتراضات کی سماعت کافی طور سے نہین ہوتی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جن افسرون کے سامنے یہ اپیلین پیش ہوتی تھین وہی افسر بحیثیت قائم مقام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسودہ زیر بحث مین بھی اسی اُصول کی تقلید کی گئی اور تشخیص مالگذاری کی نسبت محض ایک دفعہ قائم کی گئی جسمین یہ منضبط تھا کہ لوکل گورنمنٹ بلحاظ اُن عام "اُصولون کے" جو گورنر جنرل صاحب بہادر اجلاس کونسل مین منظور فرماوینگے مہتمم بندوبست کی ہدایت کے لیے "تجویز جمع" کے متعلق "قواعد" ترتیب دیگی اور اِن "قواعد" کا خاکہ حکام بورڈ حسب مسودہ زیر بحث کھینچینگے لیکن یہ قواعد وضوابط ایکٹ قانون مالگذاری مین شامل نہ کیے جائینگے یہ ایسی شرط تھی جو زمینداروں کی دادرسی کے لیے سدراہ تھی لہذا یہ درخواست کی گئی کہ "اُصول" "قواعد" مذکورۂ بالا جن کا تعلق تجویز مالگذاری سے ہے ایکٹ مالگذاری مین شامل کیے جائین تا کہ عوام قانون سے واقف ہوجائین اور ان کی ترمیم و تردید کے لیے زبان کھول سکین اور اُن مین تغیر تبدل محض افسران نظامت یعنی حکام بورڈ کی رائے پر نہ چھوڑ دیا جائے۔ افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے اس درخواست پر بھی توجہ نہ کی۔

قانون سابق کے مطابق بندوبست کی کارروائی مدت تک مخفی رکھی جاتی تھی جب تک کہ مہتمم بندوبست کی تجویز کردہ "تشخیص جمع" پر کمشنر قسمت حکام بورڈ مال اور نیز لوکل گورنمنٹ کی منظوری کی مُہر نہ ہوجائے جب یہ منظور شدہ تجاویز مالکان اراضی کے گوش گذار کی جاتی تھین تو اُن کو اُن نقشہ جات کی کوئی نقل نہین عطا کی جاتی تھی جن پر کہ "تجویز جمع" مبنی ہوتی تھی اور زمیندار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہائی کورٹ کے ججون مین سے ہوا ور اُس عدالت کو اختیار دیا جائے کہ وہ اپنا اجلاس اُسی ضلع مین کرے جس سے کہ اپیل متعلق ہون ۔

(ب) اگر تجویز مذکورہ بالا منظور نہ کی جائے تو ایسا کیا جائے کہ جو اپیل مہتمم بندوبست کے حکم سے کیا جائے اُسکی سماعت جج ضلع مع دو اسیسرون کے کرے اور جج ضلع کے حکم کا اپیل بقاعدہ معمولی عدالت ہائی کورٹ مین دائر کیا جائے ۔

(ج) مسودۂ قانون مجوزہ کی یہ شرط کہ معاملہ بندوبست کے متعلق عدالت دیوانی مین چارہ جوئی کا اختیار نہوگا منسوخ فرمائی جائے ۔ کیونکہ جب گورنمنٹ کے حقوق اور گورنمنٹ کے احکام کی پابندی کے متعلق عدالت دیوانی مین بحث کرنے کا موقع دیا جاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ اگر حکم مصدرۂ محکمۂ بندوبست خلاف قانون یا خلاف رواج عام ہو (جو کہ قانون کا حکم رکھتا ہو) تو وہ عدالت دیوانی مین معرض بحث مین نہ لایا جائے ۔

(د) اگر یہ تدابیر مناسب نہ سمجھی جائین تو کوئی اور طریقہ زمینداروں کے حقوق کی حفاظت کے لیے عمل مین لایا جائے ۔ افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے ایسے معقول دلائل پر کافی طور پر غور نہ کیا اور مسودہ کے شرائط حسب دستور سابق قائم رکھے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گورنمنٹ مالگذاری تشخیص اور "منظوری" کی کارروائی ابتدا مین کرتے تھے پس ایسی حالت مین یہ درخواستون اور اپیلون کا گورنمنٹ ھند مین بیکار ثابت ہوتا تھا کیونکہ یہ کسی قدر فطرت انسانی کے خلاف ہے کہ جو حکام تجویز "جمع" اور "منظوری" "جمع" کرتے تھے وہی اپنے احکام سابق اپیل مین پلٹ دیتے۔ اسی اصول پر قانون دیوانی و فوجداری کے مطابق یہ قاعدہ رکھا گیا ہے کہ کوئی حاکم ایسے مقدمہ کی سماعت نہین کر سکتا جس سے اُس کو کسی قسم کا ذاتی تعلق ہے۔ لیکن مقدمات بندوبست مین اس اُصول کی مطلق پیروی نہین کی جاتی تھی جس سے زمینداروں کی حق تلفی ہوتی تھی۔ مسودہ قانون جدید مین بھی اس بارہ مین کوئی تبدیلی نہین کی گئی تھی لہذا عرضداشت مین یہ استدعا کی گئی کہ مالکان اراضی کی دادرسی کی تدبیر ذیل کی صورت پر کی جائے۔

(الف) اپیل کی سماعت کا اختیار ایسی عدالت کو دیا جاے جسکے سپرد یہی خاص خدمت کی جائے کہ وہ محض معاملات "جمع" کے متعلق فیصلے کیا کرے اس عدالت کے اجلاس مین کم سے کم تین حکام کی متفق رائے سے فیصلہ کیا جاے۔ منجملہ ان تین صاحبان کے ایک ممبر بورڈ مال ہو یا کوئی ایسا عہدہ دار سرکاری ہو جو گورنمنٹ کے حقوق کی محافظت کر سکتا ہو اور گورنمنٹ کا قائم مقام ہو۔ دوسرا شخص رعایا کا قائم مقام ہو اور زمیندار ہو تیسرا شخص

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس سند کا ثبوت دینا ہوگا جسکی بنیاد پر اُسکی مقبوضہ اراضی مالگذاری سے مستثنےٰ رکھی گئی ہے۔ ورنہ محض قبضہ دیرینہ سے اُسکو اس قسم کا کوئی حق حاصل نہ ہوگا۔ اس شرط کی ترمیم کے لیے یون التجا کی گئی کہ کوئی شرط ایسے معافی دارون کے حقوق کی حفاظت کے لیے اضافہ کیجائے جنکی دستاویزات یا سندین گورنمنٹ نے واپس نہین کی تھین اور جو بندوبست سابق مین ایسی اراضی پر قابض تھے۔ یہ عرض بھی نہ سُنی گئی۔

قرقی ونیلام جائداد منقولہ

نئے مسودہ مین ایک شرط یہ بھی قائم کی تھی کہ کلکٹر کو اختیار ہے کہ بعلت بقایاے مالگذاری "باقی دار" کی جملہ جائداد غیر منقولہ بہ استثناٰ اُن اشیا کے جو بغرض وقف مذہبی علیحدہ کردی گئی ہون نیلام کرسکتا ہے حسب منشا قانون عدالت دیوانی کسی کاشتکار کے مویشی جو حقیقت مین زراعت اراضی کے لیے مخصوص ہون یا کاریگرون کے اوزار یا کاشتکاری کے آلات کشاورزی وغیرہ اجراے ڈگری کے صیغہ مین نیلام سے بری رکھے گئے ہین لہذا یہ درخواست کی گئی کہ بقایا مالگذاری کی وجہ سے اگر باقی دار کی جائداد نیلام ہو تو اس صورت مین بھی وہ تمام اشیا قرقی ونیلام سے مستثنےٰ سمجھے جائین جو دیگر اشخاص عدالت دیوانی کے قانون کے مطابق اجراے ڈگری کی علت مین قرق نہین کراسکتے چنانچہ یہ درخواست منظور کی گئی یا یون کہیے جو غلطی مسودہ مین سہواً رہگئی وہ دور کردی گئی۔ بہرحال جب مسودہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تشخیص مالگذاری

حسب قانون سابق اکثر قطعات اراضی مثل دو آبادی باغات وراستہ وغیرہ جو ناقابل زراعت خیال کیے گئے تھے مالگذاری کی ادائی سے مستثنیٰ رکھے گئے تھے لیکن مسودہ جدید مین ایک نئی شرط قائم کی گئی تھی جسکی روسے ہر قسم کی اراضی بلا کسی کے استثنا کے مستوجب ادائے مالگذاری قرار دی گئی تھین ۔ یہ اختراع زمیندارونکے لیے مضر تھا اور خلاف انصاف بھی تھا لہذا درخواست کی گئی کہ یہ شرط حذف کر دیجائے لیکن یہ درخواست منظور نہوئی اور گورنمنٹ کی جدت قائم رہی ۔

اراضی معافی

بہت سے دیہات اور قطعات اراضی معافی دارونکے قبضہ مین بحیثیت وارثان اصلی معافی داران سابق چلی آتی تھین لیکن معافی دارونکے پاس کوئی دستاویز اصلی عطیہ معافی کے ثبوت مین موجود نہ تھی ۔ حکومت انگلشیہ کی ابتدا مین ایک تحقیقات اراضی معافی کے متعلق ہوئی تھی اور عدالت کیجانب ایک عدالت خاص اسی خدمت کے انجام دینے کے لیے مقرر کی گئی تھی اُس زمانہ مین اراضی معافی کے متعلق جو دستاویزین مالکان اراضی کی طرف عدالت مذکور کے سامنے پیش ہوئین وہ واپس نہین کی گئین مگر باوجود اسکے معافی دارونکے حق مین کسی قسم کی دست اندازی نہین کی گئی لیکن اس نئے مسودہ مین ایک شرط ایسی رکھی گئی تھی جس سے کہ اکثر معافی دارونکو سخت نقصان پہونچنے کا اندیشہ تھا وہ شرط یہ تھی کہ معافی دار کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کسقدر عزیز تھے اور زمینداری کے قانون پر اُنکو کسقدر وثوق حاصل تھا یعنے گورنمنٹ کے پیش کردہ مسودہ مین جو جو عیوب موجود تھے اُن کا اعلان رائے صاحب نے کس قابلیت اور وثوق کے ساتھ کیا ہے اور کتنے معقول دلائل کس متانت اور سلیقہ سے پیش کیے ہین۔ ناظرین کو یہ سُن کر حیرت ہوگی کہ جس زمانہ مین رائے صاحب موصوف نے یہ طولانی عرضداشت تیار کی تھی اُس زمانہ مین اُنکی طبیعت علیل تھی۔

مالگذاری اراضی زیر درختی باغات

حسب دستور قدیم جب دوران میعاد بندوبست مین کوئی باغ کاٹا جاتا تھا اور نئے درخت اُسکی جگہ مین لگائے جاتے تھے تو "اراضی زیر درختی" پر مالگذاری قائم کی جاتی تھی اور اسی طرح جب کوئی نیا باغ لگایا جاتا تھا تو بعد چھ سال کے مالگذاری معاف ہوجاتی تھی یہ قاعدہ بموجب سرکلر صاحبان صدر بورڈ مورخہ ۵۔ نومبر ۱۹۰۲ء منسوخ کردیا گیا اُس سرکلر کا منشا یہ تھا کہ دوران بندوبست مین نہ مالگذاری جدید قائم کی جائے گی نہ معاف کی جائے گی اِس نئے قانون کے متعلق رائے نہالچند صاحب بہادر نے اجلاس لیجسلیٹو کونسل مین بتاریخ ۱۹۔ جنوری ۱۹۰۳ء سوال مندرجہ ذیل پیش کیا:-

"بموجب سرکلر نمبر ۱۴ الف-۱۰۴۵ معروضہ ۵۔ نومبر ۱۹۰۲ء جن اراضی پر باغات جدید لگائے جائین گے اُن پر مالگذاری آیندہ معاف نہین ہوگی لہذا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قانون کی حیثیت سے پاس ہوا تو یہ قرار دیا گیا کہ علاوہ اُن اشیا کے جو وقف ہیں باقی دار کی وہ اشیا بھی نیلام اور قرقی سے بری سمجھی جائیں جو عدالت دیوانی کے قانون کے مطابق تصفیہ اجرائے ڈگری قرق نہیں ہو سکتیں۔

حق شفعہ

صوبہ آگرہ میں حق شفعہ کا نفاذ حسب شرائط واجب العرض ہوتا ہے لیکن اکثر واجب العرض کے شرائط مبہم اور نامکمل ہوتے ہیں لہذا حریفوں کو مقدمہ بازی کا موقع ملتا ہے اور پیچیدہ ناشئیں ہوا کرتی ہیں اس عیب کے مٹانے کے لیے عرضداشت کے اخیر میں درخواست کی گئی کہ حق شفعہ کے شرائط مسودہ زیر بحث میں شامل کر دیے جائیں جس طرح سے کہ قوانین متعلقہ حق شفعہ اودھ (ایکٹ نمبر ۱۰ سنہ ۱۹۲۲ع) میں منضبط ہیں تاکہ جو فائدہ زمینداران اودھ کو حاصل ہیں وہ فائدے زمینداران صوبہ آگرہ کو بھی نصیب ہوں لیکن اس درخواست کا منظور کرنا امر محال تھا چنانچہ نامنظور ہوئی عرضداشت مندرجہ بالا کے دیکھنے سے یہ ضرور واضح ہوتا ہے کہ مختلف درخواستیں جو رائے نہال چند صاحب نے بحیثیت سکریٹری زمیندار اسوسی ایشن پیش کی تھیں وہ نامنظور ہوئیں اور بحیثیت مجموعی گورنمنٹ کا مجوزہ مسودہ قانون کی شکل میں نافذ ہو گیا لیکن اسی کے ساتھ یہ انصاف پسند دل کو قبول کرنا پڑتا ہے کہ رائے صاحب موصوف کو زمینداروں کے حقوق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گوبر کے کنڈے استعمال کرتے ہین چنانچہ گوبر کا زیادہ تر حصہ جلانے مین استعمال ہوتا ہے اگر باغات زیادہ نصب کیے جائینگے تو لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ لکڑی سستی ہو جائے گی اور گوبر کا زیادہ تر حصہ کھاد کے لیے استعمال ہوگا علاوہ اسکے درختون کی وجہ سے پیداوار مین ترقی ہوتی ہے اور قحط سالی کے زمانہ مین درختون کے پتے بطور چارہ کے مویشیون کے کام مین آتے ہین دیہات مین عموماً مٹی کے مکان بنائے جاتے ہین زیادہ اچھے مکانات بنانے کے لیے غریب باشندون کو صرف لکڑی کی ضرورت پیش آتی ہے اگر لکڑی سستی ہوگی اور کثرت سے ملے گی تو زیادہ آسائش کے مکانات تعمیر ہو سکین گے انھین وجوہ سے زمانۂ قدیم مین ہندو اور مسلمان فرمانروا باغات کے لگانے کے لیے ہر قسم کی ترغیب دیتے تھے اور جس زمین پر باغ نصب کیا جاتا تھا اُسکی مالگذاری معاف کر دیتے تھے چنانچہ انھین اُمور کی بنیاد پر راے نہال چند صاحب نے ایک عرضداشت مورخہ ۲۰ - جون ۱۹۰۳ء بخدمت لوکل گورنمنٹ زمیندار اسوسی ایشن کی جانب سے روانہ کی جس مین یہ استدعا کی گئی تھی کہ نیا سرکلر مورخہ ۵ - نومبر ۱۹۰۲ء منسوخ فرمایا جائے اور دستور قدیم قائم رکھا جائے تاکہ درختون کی پیداوار کو ترقی ہو لیکن گورنمنٹ نے اپنے کیے کو مٹانا مناسب نہ سمجھا اور سرکلر مذکور

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گورنمنٹ غور فرمائے کہ اسکی وجہ سے باغات اور درختونکی ترقی کو نقصان پہونچے گا کہ نہین الخ" اس سوال کے جواب مین آنریبل مسٹر ایم - پی صاحب نے فرمایا "کہ قواعد مروجہ کے تبدیل کرنے سے پیشتر گورنمنٹ نے اس معاملہ پر بخوبی غور کر لیا ہے یہ سچ ہے کہ آیندہ ایسے باغات پر جو بعد بندوبست کے نصب کیے جائینگے دوران بندوبست مین مالگذاری معاف نہین ہوگی لیکن اس کے معاوضہ مین جو باغ دوران بندوبست مین کاٹے جائین گے اُن کی اراضی پر باوجود مزروعہ ہو جانے کے مالگذاری نہین قائم کی جائیگی گورنمنٹ کو اطمینان ہو گیا ہے کہ صورت اول مین باغات لگانے کے لیے ترغیب دلانے کی کوئی ضرورت نہین ہے اور دوسری صورت مین مالگذاری قائم ہونے کی وجہ سے کوئی شخص باغ کاٹنے سے باز نہین آتا ہے اور نیز یہ کہ زمیندار کا اصل فائدہ اس مین ہے کہ طول طویل کارروائی جسکا نتیجہ خفیف ہوتا ہے بند کر دی جائے" گورنمنٹ کی جانب سے یہ جواب قابل اطمینان نہ تھا کیونکہ باغات کے سلسلہ مین کمی ہونے سے ایک معنی مین زراعت کو بھی نقصان پہونچنے کا اندیشہ تھا۔ یہان کاشتکار عموماً گوبر اور کوڑے وغیرہ کی کھاد استعمال کرتے ہین اُن کے پاس اتنی دولت نہین جو امریکہ والون کی طرح قیمتی کھاد استعمال کرین لیکن کھاد کے لیے اُنھین کافی گوبر بھی نصیب نہین ہوتا کیونکہ لکڑی کے گران ہونے کی وجہ سے وہ جلانیکے لیے بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سفارش کی گئی تھی وزیر ہند نے یہ عرضداشت مورخہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء
گورنمنٹ ہند کے ملاحظہ کے لیے روانہ کردی اس مقام پر مختصراً اُس عرضداشت
کی درخواستونکا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

(الف) جس جگہ کہ مالگذاری براہ راست کاشتکار ادا کرتے ہین
(مثلاً اکثر حصص مدراس و بمبئی مین) وہان مطالبہ سرکاری پچاس فیصدی
خالص قیمت پیداوار سے زیادہ نہ ہونا چاہیے۔ یعنے کل پیداوار مین سے
اخراجات کاشتکاری کو منہا کرنے کے بعد جو باقی رہے اُس مین سے
پچاس فیصدی گورنمنٹ کو ملنا چاہیے اور معمولی طور سے سرکاری
مطالبہ کی تعداد کل پیداوار کے پانچوین حصہ سے زیادہ نہ ہونا چاہیے۔
جن حصہ جات ملک مین یہ خیال کیا گیا ہے کہ نصف حصہ منافع کا
کل پیداوار کے ایک ثلث کے برابر ہوتا ہے وہان بھی مطالبہ سرکاری
پانچوین حصہ سے زائد نہ ہونا چاہیے۔

(ب) جس جگہ مالگذاری زمیندار ادا کرتے ہین وہان اُصول
قواعد بندوبست ۱۸۵۵ء (ضلع سہارنپور) پر عام طور سے عملدرآمد کرنا چاہیے
یعنے واقعی جمعبندی کے نصف حصہ سے زیادہ مالگذاری نہ لینا چاہیے۔

(ج) سوم یہ کہ کسی صوبہ یا صوبہ کے جزمین تیس سال کی میعاد بندوبست کے اندر
دوبارہ ترمیم نہ کرنا چاہیے۔

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بدستور قائم رہا۔[عہ]

رسالہ تشخیص مالگذاری

سنہ ۱۹۰۰ء مین مسٹر رومیش چندر دت مرحوم نے لارڈ کرزن کے نام کئی مراسلے اخبار مین تشخیص مالگذاری کے متعلق لکھے تھے اور کاشتکارون اور زمیندارون کی حالت دُرست کرنے کے لیے چند سفارشین بھی کی تھین اُس کے تھوڑے عرصہ کے بعد مسٹر دت موصوف اور چند یوروپین[عہ] حضرات نے جو کہ ہندوستان مین اعلےٰ عہدون پر ممتاز رہ چکے تھے اور اِس ملک سے ہمدردی رکھتے تھے ایک عرضداشت بخدمت وزیر ہند روانہ کی جسمین شدائد تشخیص مالگذاری کے کم کرنے کی

عہ دیکھو گورنمنٹ آرڈر نمبر ۲۷۷۸ / ۱۴۴-۱-ب مصدورہ ۸ ستمبر سنہ ۱۹۰۳ء بہ سلسلہ گورنمنٹ آرڈر نمبر ۲۲۲ مصدورہ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء۔

عہ اِن حضرات کے نام بھی حسب ذیل ہین۔

(۱) رائٹ آنریبل سر رچرڈ گارتھ سابق چیف جسٹس بنگال۔

(۲) جان جارڈین صاحب جج ہائی کورٹ بمبئی۔

(۳) مسٹر آر۔ کے بگل ممبر سول سروس ڈائرکٹر بندوبست مدراس۔

(۴) ایچ جی برنالڈ صاحب ممبر سول سروس سکرٹری مال بنگال۔

(۵) مسٹر راجرس سابق ممبر کونسل بمبئی۔

(۶) مسٹر جی ایچ گاس لین سابق ممبر کونسل مدراس۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوکل گورنمنٹون سے مشورہ کرنے کے بعد لارڈ کرزن بہادر نے بتاریخ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۲ ء تشخیص مالگذاری وغیرہ کے متعلق ایک مشہور رزولیوشن شائع کیا جسمین زمیندارون اور کاشتکارون کی حالت سے ہمدردی کا اعلان کیا گیا تھا مگر بحیثیت مجموعی مسٹر دت اور اُن کے شرکا کی رائے سے اختلاف ظاہر کیا گیا تھا۔ اس رزولیوشن کا خلاصہ بھی درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۱) اول یہ کہ بندوبست استمراری کی وجہ سے بنگال مین یا کسی صوبہ مین قحط یا اُسکے نتائج سے کسی طرح کی حفاظت نہین ہو سکتی۔

(۲) دوم یہ کہ جن رقبون مین سرکار کو مالگذاری مالکان اراضی سے ملتی ہے اُن مقامات پر اُصول تشخیص مالگذاری یہ رکھا گیا ہے کہ مالگذاری مین آہستہ آہستہ ترقی ہوتی جائے علاوہ اسکے عام طور پر تعداد مالگذاری نکاسی کو دیکھکر پچاس روپیہ فیصدی کے حساب سے مقرر کی جاتی ہو اگر کبھی اس معیار کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے تو اس خلاف ورزی کا نتیجہ کمی مالگذاری کی طرف مائل ہوتا ہے نہ کہ زیادتی کی طرف۔

(۳) یہ کہ مذکورالصدر رقبون مین سرکار نے کبھی اس امر پر اعتراض نہین کیا کہ زمیندارون کی زیادتیون سے اسامیون کی قانوناً محافظت کی جائے نہ اس بارہ مین اب کبھی سرکار تامل کرتی ہے۔

(۴) یہ کہ جن رقبون مین سرکار کاشتکارون سے مالگذاری وصول کرتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۴) چہارم یہ کہ جبکہ ہندوستان کے اُن حصہ جات مین بندوبست کی ترمیم کی جائے جہانکہ کاشتکار گورنمنٹ کو براہ راست مالگذاری ادا کرتے ہین تو وہان جمع کا اضافہ بجز صورت ہاے ذیل کے نہ کیا جائے یعنے:-

(۱) جبکہ پیداوار اراضی مین گورنمنٹ کے اخراجات آبپاشی مین ترقی ہونے سے اضافہ ہوا ہو۔

(۲) نیز جبکہ مالیت پیداوار اراضی مین بلحاظ تیس سال کے پرتہ کے اضافہ ہوا ہو۔

(۵) پنجم یہ کہ جو رقم "سوائی" مالگذاری پر عائد کی جاتی ہے ہر صوبہ مین اسکی ایک حد مقرر کی جائے جسپر اضافہ نہونا چاہیے مثلاً جو شرح بنگال مین سپے ہم فیصدی حساب سے مقرر ہے وہ مناسب ہے اور کسی حالت مین عہ فیصدی سے زیادہ نہ ہونا چاہیے۔

(۶) علاوہ ان درخواستون کے مسٹر دت مرحوم نے اپنے مراسلہ مورخہ ۱۲- دسمبر ۱۹۰۰ء مین یہ استدعا بھی کی تھی جس حالت مین کاشتکار اور مہتمم بندوبست کے درمیان مین تعین مالگذاری کے متعلق اختلاف رائے ہو تو ایسے معاملہ کا اپیل ایسے محکمہ مین ہونا چاہیے جسکا تعلق تشخیص مالگذاری کے محکمہ سے نہ ہو مسٹر دت کی اس سلسلہ جنبانی نے گورنمنٹ ہند کو اسبات پر مجبور کردیا کہ وہ طریقہ تشخیص مالگذاری کی از سر نو جانچ کرے چنانچہ مختلف صوبجات کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عمل مین لانا بالکل ترک کر دیا گیا ہے۔

(۹) یہ کہ بحیثیت مجموعی مقامی محصولات نہ درجۂ اعتدال سے گذر گئے ہین نہ قابل شکایت ہین بیشک اسبات کی ضرورت ہی کہ محصولات مذکور زیادہ واجب طور پر (بطور حصہ رسدی) کاشتکار و نپر عائد کیے جائین۔

(۱۰) یہ کہ یہ بیان قابل تسلیم نہین ہے کہ تشخیص مالگذاری کی سختی کی وجہ سے ہندوستان کی مفلسی اور قرضہ کی تعداد بڑھ گئی ہے یا منجملہ دیگر وجوہات کے یہ بھی قحط کی ایک وجہ ہے۔

(۱۱) نیز گورنمنٹ ہند نے آئندہ کی ہدایت کے لیے زیادہ نرمی کے برتاؤ کے اُصول مقرر کر دیے ہین اگر مزید رعایت کی وجہ پیدا ہو جائے گی تو مندرجۂ ذیل صورتون مین مزید رعایت بھی کی جائے گی۔

(الف) اگر مالگذاری پر زیادہ اضافہ منظور ہوا تو یہ اضافہ رفتہ رفتہ عمل مین لایا جائے گا اور کُل اضافہ کی رقم ایک ہی مرتبہ نہ قائم کر دیجائیگی۔

(ب) مالگذاری کے وصول کرنے مین زیادہ سہولیت سے کام لیا جائیگا اور فصلونکے اختلاف اور رعایا کی حالت کا اندازہ کر کے مالگذاری مین کمی بیشی ہوتی رہے گی۔

(ج) اگر کسی خاص مقام مین پیداوار کی حالت خراب ہوا اور وہانکے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُن مین اگر اِس تجویز پر عمل کیا جائے کہ خام نکاسی کا پانچوان حصّہ بطور مالگذاری کے لیا جائے تو اِسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ رعایا پر بہت بوجھ پڑ جائیگا۔

(۵) یہ کہ آہستہ آہستہ طولانی میعاد بند و بست کے طریقہ کو وسعت دی جارہی ہے اور جن مقامات پر ایسا نہین کیا جاتا ہو وہان کی خاص حالت کو دیکھکر یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ طولانی میعاد کا بند و بست نہ کیا جائے۔

(۶) یہ کہ اب گورنمنٹ کا بدیہی طرز عمل یہ رہے گا کہ نئے بند و بستون کی کارروائی زیادہ سہل اور کم پیچیدہ کر دی جائے اور اِسکے متعلق خرچ کم کر دیا جائے اور زمیندارون اور کاشتکارون کو اس دقت سے محفوظ رکھا جائے کہ ہر بند و بست کے موقع پر ماتحت عہدہ داران کی ایک فوج اُن کو پریشان کرتی ہے۔

(۷) یہ کہ یہ اُصول عام طور سے مانا ہوا ہے کہ جو ترقی زراعت مین کی جائے اُس (کے منافع کی) بابت مالگذاری بالکل نہ لی جائے یا بہت کم وصول کی جائے مگر ممکن ہے کہ اس اُصول کی توسیع کی ضرورت نہ ہو۔

(۸) کہ "جمعبندی آیندہ" پر اضافہ کرنے کی غرض سے بند و بستونکا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شائع ہوا اُن تقریرون کے اکثر خلاصے درج ہین جو گورنمنٹ کے اجلاس کونسل مین اور لوکل گورنمنٹ کے اجلاس کونسل مین مختلف سرکاری و غیر سرکاری ممبرون نے اپنی زبان مبارک سے فرمائے ہین اور جن مین تشخیص جمع وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

"رسالہ تشخیص مالگذاری" کے ان چارون حصص مین جو خیالات لالہ نہالچند صاحب نے ظاہر کیے ہین وہ بجائے خود ایک دفتر ہین تاہم اس موقع پر ہم فرداً فرداً لیکن مختصراً اُن خیالات کا حوالہ دینگے جو رائے صاحب نے گورنمنٹ ہند کے اعلان پالیسی کے مختلف اصولون پر اِن صوبجات کے تجربہ کو پیش نظر رکھکر ظاہر کیے ہین

گورنمنٹ ہند نے اپنے رزولیوشن مین پہلا کلیہ یہ قائم کیا تھا کہ

بندوبست استمراری: بندوبست[*] استمراری کی وجہ سے بنگال یا کسی صوبہ مین قحط

* رائے صاحب نے اپنے رسالہ تشخیص مالگذاری کے پہلے حصہ مین بندوبست استمراری کے مسئلے کے متعلق سب کے آخر مین بحث کی اور یہ لکھا ہے کہ وہ اول بحث جو ناظرین کے دل مین پیدا ہوگی یہ ہے کہ مین نے مسئلہ ہذا کو اپنے رسالے کے آخر مین کیون لکھا درحالیکہ گورنمنٹ نے اُسکو اپنے مسائل مین سب سے پہلے قائم کیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ہر مذہب مین نجات یعنے گناہون سے مخلصی پانا نعمت ہائے انسانی مین سب سے زیادہ سمجھا جاتا ہے اور یہ حاصل نہین ہوسکتا الابعد زندگی کے علیٰ ہٰذالقیاس میری رائے مین زمیندارونکے مصائب اور تکالیف ہرگز ختم نہونگے تاوقتیکہ بندوبست استمراری عطا نہو اسلیے مین نے اسکی بحث اپنے رسالہ کے اخیر مین رکھی لیکن ہمنے سلسلہ کے لیے بندوبست استمراری کا مسئلہ ابتدا ہی مین رکھا (مولف)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شرائط بندوبست کے مطابق مالگذاری کی تخفیف کا دعوےٰ نہ کیا جا سکتا ہو
تو ایسی حالت مین بھی مالگذاری مین تخفیف کر دیجائے گی ۔

گورنمنٹ ہند کے اِن اعلان پالیسی مین جو اصول قائم کیے گئے تھے اِن کے استعمال کی
ضرورت تھی کیونکہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے ۔ کہ گورنمنٹ کے احکام قواعد
کتنے ہی صحیح اور درست کیون نہ ہون لیکن اُن پر عملدرآمد نہین کیا جاتا ہے
اور عملی کارروائی کے وقت وہ نظرانداز کیے جاتے ہین اسوجہ سے خرابی
پیدا ہو جاتی ہے ۔ چنانچہ جہانتک کہ ممالک متحدہ اودھ و آگرہ کا تعلق تھا
رائے نہال چند صاحب نے گورنمنٹ ہند کے اُصولونکی روشنی مین یہان کی
تشخیص ”جمع“ کے عملدرآمد کا اندازہ کرنے کے لیے ایک طولانی یادداشت
انگریزی مین تحریر کی جسکا ترجمہ رسالہ زمیندار اسوسی ایشن مین رسالہ ”تشخیص مالگذاری“
کے عنوان سے شائع ہوا ہے یہ یادداشت تین حصون پر منقسم ہے پہلے حصہ مین
جو کہ یکم نومبر ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا ضلع مظفرنگر کے ”بندوبست“ سے مثالین لیکر
گورنمنٹ کی ”پالیسی“ پر بحث کی ہے دوسرے حصہ مین جو کہ پہلے حصہ کے ساتھ
شائع ہوا تھا اضلاع سہارنپور میرٹھ بجنور بدایون اور شاہجہانپور کے
طریقہ بندوبست سے مثالین قائم کرکے بحث کی ہے ۔ تیسرے حصہ مین
جو کہ ۲۵ - اپریل سنہ ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے اضلاع بندیل کھنڈ کے طریقہ
تشخیص مالگذاری پر بحث کی ہے ۔ چوتھے حصہ مین جو کہ ۱۵ - نومبر سنہ ۱۹۰۶ء کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"کہ بروے اعلان مورخہ ۴۔ جولائی سنہ ۱۸۰۲ء و ۱۱۔ جولائی سنہ ۱۸۰۵ء گورنمنٹ اس امر کی پابند ہو چکی ہے کہ زمینداروں کے ساتھ بندوبست استمراری کرے یہ اقرار جو اس وثوق کے ساتھ کیا گیا ہے بغیر ایسی علانیہ پیمان شکنی کے توڑا نہین جا سکتا جس سے کہ ہمارا اعتبار رعایا کی نظرون مین کم ہو جائے....

اس انتظام کا مسرت خیز نتیجہ اب بنگال مین دیکھا جاتا ہے۔ بنگال مین جو از سر نو شادابی ظہور مین آئی ہے اور دولت کو ترقی ہوئی ہے وہ بلا شبہہ بندوبست استمراری کے طفیل سے ہوئی ہے"۔

سنہ ۱۸۱۱ء مین لارڈ منٹو صاحب گورنر جنرل ہند نے کورٹ آف ڈائرکٹرس کی خدمت مین اس قدیم وعدہ کے ایفا کرنے کے لیے یاددہانی کی جو کہ گورنمنٹ نے شمالی ہند کے باشندون سے بندوبست استمراری جاری کرنے کے متعلق کیا تھا لارڈ منٹو کے الفاظ ذیل ملاحظہ ہون :-

"بعد مطالعہ کامل جملہ کاغذات متعلقہ نفاذ بندوبست استمراری ممالک بنگال و بہار و اوڈیسہ و بنارس و ممالک متعلق پریسیڈنسی سنیٹ فورڈ جارج و جمیع رپورٹ و یادداشت ہاے متعلقہ بندوبست استمراری جو کہ ممالک مقبوضہ و مفتوحہ (ceded & conquered provinces) کے لیے زیر تجویز ہے میرا اطمینان کلّی ہے کہ انتظام مذکور نہایت مضبوط اصولون پر مبنی ہے اور اسکی اشد ضرورت ہے"۔ لیکن اس تحریر کے تین سال بعد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا اُس کے نتایج سے کسی طرح کی حفاظت نہین ہو سکتی۔

گورنمنٹ کے اس خیال کی تردید راے صاحب موصوف نے اس صورت پر کی کہ اولاً ان ممالک مین توسیع بندوبست استمراری گورنمنٹ کو بطور اخلاقی فرض کے لازم ہی کیونکہ سنہ ۱۸۰۵ع مین جبکہ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کا زمانہ تھا ان صوبہ جات مین بندوبست استمراری قائم کرنیکے بارہ مین متواتر عہد و پیمان کیے گئے جو کہ ابتک سرکاری دفتر و نکے سینہ مین دبی ہوئی آہ کی طرح پڑے ہوے ہین نیز سنہ ۱۸۰۵ع مین گورنمنٹ نے اقرارات تحریری زمینداروں کو بہ اندراج اس شرط صریح کے دیے تھے کہ بعد انقضاے میعاد دس سال کے اُنکے علاقون مین بندوبست استمراری کیا جائیگا یہ اقرارنامہ ابتک بقبضہ زمینداران موجود ہین۔ اس عہد و پیمان کی دستاویز سنہ ۱۸۰۸ع مین کول بروک صاحب نے ایک یادداشت تحریر کی تھی جسمین یہ الفاظ موجود تھے

(۱) اقتباس اعلان داخل آئین نمبر ۹ سنہ ۱۸۰۵ع بابت ممالک مفتوحہ (یعنی آگرہ و دہلی و دوآبہ گنگ جمن) بعد ان دس سال کے جو کہ سنہ ۱۲۲۱ فصلی مین ختم ہونگے بندوبست استمراری اُنھین اشخاص کے ساتھ (بشرطیکہ وہ راضی ہون اور دیگر اشخاص جنکا حق فائق ہو دعوےدار ہون) بابت ایسی اراضیات کے عمل مین آئیگا جنکی حالت کاشت مین اسقدر ترقی کر گئی ہو کہ ایسا بندوبست کرنا ان شرائط پر مناسب ہو جو گورنمنٹ کی راے مین قرین عدل و انصاف ہو" (۲) اقتباس از رپورٹ پنجم ہاؤس آف کامنس واقع ۱۲ سنہ ۱۸۱۲ع دسمبر "گورنمنٹ زمینداروں سے اجراے بندوبست استمراری کے بابت قول و قرار کر چکی ہے"

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنہ ۱۸۶۱ء کے قحط کی وجہ سے لارڈ کیننگ کی توجہ تشخیص جمع کی طرف مبذول ہوئی۔ معروف زمانہ کرنیل بیرڈ اسمتھ صاحب جنکو انتظام مملکت مین ویسا ہی ید طولیٰ حاصل تھا جیسا کہ میدان جنگ مین قحط سالی کے وجود کی اُس تحقیقات کے لیے مقرر کیے گئے۔ کرنیل صاحب موصوف نے اپنی وسیع تحقیقات کا نتیجہ یہ لکھا کہ باشندگان ہند کی حالت درست کرنیکا سب سے احسن طریقہ یہ ہے کہ بند وبست استمراری کو وسعت دی جائے اور اُن کو منافع اراضی مین آیندہ بیشی کا یقین دلایا جائے۔

بیرڈ اسمتھ صاحب کی تجاویز مختلف صوبجات کی لوکل گورنمنٹوں کے پاس اظہار رائے کے لیے روانہ کی گئیں۔

بمبئی اور پنجاب کی گورنمنٹون نے انتظام مجوزہ سے اختلاف رائے ظاہر کیا لیکن شمالی ہند بنگال ممالک متوسط وغیرہ کی گورنمنٹون نے بند وبست استمراری کے لیے سفارش کی اِس کے علاوہ ۹۔ جولائی سنہ ۱۸۶۲ء کو ایک مراسلہ وزیر ہند کی جانب سے گورنر جنرل ہند کے نام آیا اُسمین خیالات مندرجہ ذیل قلمبند تھے "گورنمنٹ ملکہ معظمہ کو کوئی شبہہ نہین ہے بند وبست استمراری کی وجہ سے (یہ) ترقی عظیم جلد ظہور مین آئیگی"....

اس انتظام سے جملہ اشخاص کو نفع پہونچیگا زراعت پیشہ آبادی پر حسب تحریر کرنل بیرڈ اسمتھ مندرجہ تحریر بالا یہ بہترین اثر ہوگا کہ عوام الناس کی حالت اور حیثیت مین ترقی ہو جائیگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کورٹ آف ڈائرکٹرس نے لارڈ منٹو کو تحریر فرمایا کہ وہ آپ کو نہایت صریح طور پر اس بارہ مین آگاہ کیا جاتا ہے کہ بنگال کے بندوبست کی توسیع کا پابند ہکو ممالک متصلہ جدید کے نسبت نکیا جائے۔" لارڈ منٹو نے پھر ۱۸۱۲ء مین اس بارہ مین یاد دہانی کی لیکن کچھ نتیجہ نہ ہوا ۱۸۲۱ء مین لارڈ ہیسٹنگ صاحب نے آخری اپیل اس قدیم وعدہ کے ایفا کے لیے کورٹ آف ڈائرکٹرس کی خدمت مین بہ این الفاظ روانہ کی۔

پس ہماری رائے بالاتفاق یہ ہے کہ مالگذاری اراضی کا بندوبست استمراری خواہ جمع معین کے اصول پر یا ایسی جمعبندی کی بناپر جو بلحاظ شرح معین مرتب کی جائے ممالک مقبوضہ ومفتوحہ ceded & conquered provinces مین بھی جاری کرنا چاہیے لیکن ایسٹ انڈیا کمپنی نے ڈائرکٹرس کی اس تجویز سے پھر اختلاف ظاہر کیا اور اپنے مراسلہ مورخہ ۱۵- جولائی ۱۸۱۹ء مین لارڈ ہیسٹینگ کو لکھا کہ ہم چاہتے ہین کہ آپ نہ صرف اس قسم کے بندوبست (استمراری) کرنے سے اجتناب کرین بلکہ کوئی کارروائی بھی اس قسم کی نہ عمل مین لائین جس سے یہ اُمید پیدا ہو کہ بعد ازان بندوبست دوامی عمل مین آئیگا" جب ایسٹ انڈیا کمپنی کے قبضے سے نکل کر مملکت ہند کی عنان حکومت خاص تحت شاہی مین آگئی تو بندوبست استمراری کا مضمون پھر تازہ ہوا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مُراسلہ بالا کا جواب بھیجا جسمین یہ رائے ظاہر کی گئی تھی "کہ میری خواہش
یہ ہے کہ قبل اس کے کہ علاقہ جات ممالک مغربی و شمالی مین یا دیگر مقامات پر
بندوبست استمراری نافذ کیا جائے ذیل کے قواعد کی پابندی کی جائے -
کسی ایسے علاقہ کا بندوبست استمراری نکیا جائے جسمین واقعی کاشت کی تعداد
اسی فیصدی رقبہ مزروعہ یا مالگذاری سے کم ہو یا جسمین گورنر جنرل صاحب
کی رائے مین نہر کی آبپاشی آیندہ بیس سال کے اندر جاری ہونے والی ہے اور
جسکی موجودہ نکاسی مین اس خاص وجہ سے بیس فیصدی کا اضافہ ہو جائیگا"
بتاریخ ۶ - جون ۱۸۶۵ء سر ولیم مور صاحب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی
و شمالی نے ایک یادداشت تحریر کی جسمین الفاظ ذیل موجود تھے "اصول وسیع
یہ قرار دیا گیا ہے کہ جہان رقبہ قابل زراعت کا حصہ غیر مزروعہ بیس فیصدی سے
کم ہو وہان مالگذاری کا بندوبست استمراری کیا جائے لیکن باین شرط کہ
جس مقام پر نہر جدید کو آبپاشی کی وجہ سے نکاسی زائد بیس فیصدی
بڑھ جانے کی اُمید ہو وہان بندوبست استمراری نہ کیا جائے لہذا مہتمان
بندوبست کو ہدایت کی جاتی ہے کہ حسب شرائط مندرجہ بالا
وہ کسی علاقہ مین بندوبست استمراری کرنے سے محض اسوجہ سے انکار کرین
کہ اُسمین کنوین یا دیگر ذرائع زراعت اعلیٰ کے کم ہین علاوہ اسکے دکن کے
عظیم قحط کی تحقیقات کے سلسلہ مین جو کمیشن مقرر ہوا تھا اُسکے پریسیڈنٹ نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور جو تخمینا موافق سال و ماہ سے عائد ہوجاتی ہو اُسکو وہ لطور احسن گوارہ کر سکینگے بلکہ دیگر ایام مین مختلف اقسام محصول کے اضافہ کو بلا دقت برداشت کر سکینگے" بتاریخ ۱۴ ستمبر ۱۸۶۶ء سرائڈورڈ ڈراون صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی نے ایک یادداشت تحریر کی جسکو اس طرح پر ختم کیا تھا" مین مختصراً اِن تجاویز کو قلم بند کرتا ہون جو غور کامل کے بعد اس وقت طلب مضمون کے متعلق مین نے قائم کی ہین میری راے یہ ہے کہ گورنمنٹ کی عالی حوصلگی اور بلند نظری اس امر کی مقتضی ہے کہ ممالک ہذا مین بندوبست استمراری بلا قید شرائط مزید عام طور سے عمل مین لایا جائے۔ الخ"

بتاریخ ۲۰۔ نومبر ۱۸۶۶ء جناب گورنر جنرل بہادر کشور ہند نے ایک مراسلہ بنام سکرٹری آف اسٹیٹ (وزیر ہند) ارسال کیا جس مین تحریر کیا گیا تھا کہ۔

"چونکہ اِن ممالک پر ہمارا قبضہ زائد ساٹھ سال سے ہے لہذا ہمکو اِس امر کے ذرائع واقعی حاصل ہین کہ مالگذاری اراضی کے متعلق ایسا بندوبست دوامی عمل مین لائین جو قرین انصاف ہو اور ہمکو کامل بھروسہ ہے کہ ایسے شرائط عائد نہ کیے جائینگے جن سے اس کار عظیم کے انجام دینے مین خلل پڑے یا اُسکی کامیابی مین ضرر واقع ہو"

بتاریخ ۲۳۔ مارچ ۱۸۶۷ء سکرٹیری آف اسٹیٹ (وزیر ہند) نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رشتۂ اتحاد مضبوط ہوگا۔

یہ نتائج چشمۂ آفتاب کی طرح روشن ہیں اور اِن سے لارڈ کرزن صاحب بہادر کے اِس اُصول کی کافی تردید ہوتی ہے کہ بنگال یا کسی صوبہ میں بندوبست استمراری کی وجہ سے قحط یا اُس کے نتائج سے کسی قسم کی محافظت نہیں ہو سکتی اگر اب بھی مخالفان بندوبست استمراری اپنی غلطی تسلیم نہ کریں تو یہ رلے صاحب موصوف کا گناہ نہیں۔ انھیں نتائج کی بنیاد پر رلے صاحب نے رسالہ تشخیص مالگذاری میں اِس بارہ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے:۔

(الف) اِن صوبجات میں بندوبست استمراری کا رواج دینا گورنمنٹ کا اخلاقی فرض ہے کیونکہ قدیم وعدہ کا ایفا ہونا ضروری ہے۔

(ب) بندوبست استمراری اِن صوبجات کی رعایا کی بہبودی کے لیے ضروری ہے۔

دیگر نکتے جو گورنمنٹ ہند نے اپنی رزولیوشن مورخہ ۱۶- جولائی سنہ ۱۹۰۲ء میں قائم کیے تھے اور جنکا ذکر صفحہ ۴۳ پر تفصیل وار کیا گیا ہے اُن کی تردید اِن صوبجات کی حالت کو پیش نظر رکھکر رلے صاحب موصوف نے اپنے رسالہ تشخیص مالگذاری میں کی ہے جو کہ داخل ضمیمہ ہے اِس موقع پر ہم صرف مختصر نتائج درج ذیل کرتے ہیں جن سے رلے صاحب موصوف کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنی رپورٹ مین تحریر کیا تھا۔

"چونکہ مجکو یقین کامل ہے کہ سرکار اور رعایا دونون کی بہبودی اس تدبیر سے ہوگی لہذا جو انتظام میری رائے مین سب سے مقدم اور اہم ہے اُسے مین گورنمنٹ کے غور و لحاظ کے لیے مودبانہ پیش کرتا ہون وہ یہ ہے کہ مطالبہ سرکاری ہمیشہ کے لیے معین کر دیا جائے اور اسی طور پر بندوبست حال کے بدلے بندوبست استمراری کر دیا جائے کیونکہ ایسا ہی کرنا قرین مصلحت ہے"۔ ان اقتباسات کے دیکھنے سے ذیل کے نتائج اخذ ہوتے ہین۔

(الف) ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ (۱۸۰۵ء) مین ان صوبجات مین بندوبست استمراری کو رواج دینے کے لیے متواتر عہد و پیمان کیے گئے۔

(ب) جب ہندوستان خاص تحت انتظام شاہی مین آیا تو ۱۸۶۲ء مین یہ بحث از سرنو پیش ہوئی اور وزیر ہند گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹ نے بالاتفاق رائے ان صوبجات مین بندوبست استمراری کو رواج دینا پسند فرمایا اور اسکے نفاذ کے لیے احکام جاری کیے۔

(ج) اور بندوبست استمراری کو رواج دینا ہمیشہ اس بنیاد پر تسلیم کیا ہو کہ اس سے رعایا کی خوشحالی بڑھے گی اور گورنمنٹ اور رعایا کے درمیان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(ب) یہ کہ اراضیات سیر کا تعین لگان بہ نسبت اراضیات دخیل کاری کے زیادہ شرح سے کیا گیا ہے پس درحالیکہ ہر ایک ایکڑ سیر کی مالگذاری بحساب ۵/۲۸ دینا پڑتی ہے ہر ایک ایکڑ اراضی دخیل کاری کی مالگذاری بحساب مبلغ ۴/۳ دینا ہوتی ہے یعنی زمیندار کاشت کنندہ کو بمقابلہ عام اسامیون کے ۳۵ فیصدی زیادہ مالگذاری دینا ہوتی ہے (فقرہ ۲۱ - رسالہ تشخیص مالگذاری)

(ج) یہ کہ اب تجاویز جمع کا دارمدار واقعی لگانات پر نہین ہے بلکہ نکاسی کی آئندہ ترقی ملحوظ خاطر رکھکر تجاویز جمع قائم کیجاتی ہین (فقرہ ۳۰ - ۳۳ رسالہ تشخیص مالگذاری)۔

(د) یہ کہ "ترقیات" (Improvements) کے متعلق استثنا کرنے یا رعایت کرنے کے قواعد اسقدر سخت ہین کہ رعایت بہت شاذ و نادر عملاً ظہور مین آتی ہے۔ (فقرہ ۳۴ - ۴۲ رسالہ تشخیص مالگذاری)

(ہ) یہ کہ اضافہ "جمع" کے بتدریج وصول کیے جانے کا انتظام مناسب نہین کیا جاتا (فقرہ ۴۴ - ۴۶ رسالہ تشخیص مالگذاری)۔

(و) یہ کہ مقامی ابواب مالگذاری "نامناسب اور باعث تکلیف ہین (فقرہ ۴۷ - ۵۱ رسالہ تشخیص مالگذاری)

(ز) یہ کہ معاہدہ بندوبست سی سالہ مظفر نگر کے متعلق گورنمنٹ نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

را ے کا خاکہ ناظرین کی نگاہ ہونکے سامنے کھینچ سکتا ہے۔

(الف) یہ مناسب نہین ہے کہ تشخیص "جمع"، کی ترقی کی نسبت
را ے اس جمعبندی صحیح شدہ کے اوسط فیصدی پر قائم کی جا ے
جو کسی جائداد کی تشخیص جمع کے وقت مقرر کی گئی ہو بلکہ نرمی یا سختی
تشخیص کا اندازہ بلحاظ طریقہ ہاے تصحیح جمعبندی کے ہونا چاہیے جو کہ
اِن صوبجات مین جاری ہین۔

(ب)(۱) یہ کہ بجز ایک رقم خفیف کے جسکی تعداد ایک فیصدی سے
زیادہ نہین ہے وہ بیش بہا رعایت جو ضلع مظفرنگر مین دربارہ تخفیف
مبلغ ۵ روپیہ تا ۵ فیصدی متعلق اراضیات سیر حسب سرکلر بورڈ کی گئی تھی
عمل مین نہین لائی گئی۔ (فقرہ ۱۹۔ رسالہ تشخیص مالگذاری)

(۲) یہ کہ باوجود اعلان لوکل گورنمنٹ جسکا منشا یہ ہے کہ اراضی
منہائی بشرط مختلف وبجاتی ہے یہ رعایت حسب احکام جدید گورنمنٹ
موقوف کردی گئی (فقرہ ۲۴ رسالہ تشخیص مالگذاری)

(۳) حق سیر کا حاصل ہونا بروے ایکٹ مالگذاری جدید (ایکٹ ۱۹۰۱)
موقوف کردیا گیا ہے جس کے معنے یہ ہین کہ اس رعایت کی وجہ سے
جو مالگذاری مین کمی ہوتی تھی وہ پوری ہوجاےگی۔ (فقرہ ۲۴
رسالہ تشخیص مالگذاری)۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بندوبست کی رقم مجوزہ قبول کرنے سے انکار کرتا ہے تو وہ اپنی جائداد سے بیدخل کر دیا جاتا ہے اور مالگذاری مجوزہ پر صرف ع ۵ فیصدی بطور حقوق مالکانہ دیا جاتا ہے یہ بالکل بعید از انصاف ہے (فقرہ ۱۶۱ رسالہ تشخیص مالگذاری)۔

(ی) یہ کہ سختی تشخیص جمع ایک عام اور عالمگیر وجہ افلاس اور قرضہ کی زیادتی کی ہے یہ نتائج محض مظفرنگر کے بندوبست سے اخذ کیے گئے ہین اور رسالہ تشخیص مالگذاری مین قلمبند ہین۔

اسی رسالہ کے دوسرے تیسرے اور چوتھے حصہ مین جیسا کہ پیشتر لکھا گیا ہے اِن صوبجات کے دیگر اضلاع سے مثالین لیکر اپنے بیانات کی تائید کی گئی ہے تشخیص مالگذاری کے سلسلے مین رائے نہال چند صاحب سے جو خدمات ظہور مین آئین اُن کی داستان یہان پر ختم کر کے اب ہم رائے صاحب موصوف کی اُن خدمات کا ذکر کرتے ہین جنکا تعلق قانون لگان سے ہے۔

مسودہ قانون لگان | سب سے پہلے اُن صوبجات کے لیے ۱۸۵۹ء مین لگان کلکٹری ترتیب دیا گیا اصل مین یہ ایکٹ (ایکٹ نمبر ۱۰ ۱۸۵۹ء) بنگال کے واسطے موضوع ہوا تھا۔ بعد کو اس صوبہ مین بھی جاری کیا گیا جسوقت کلکتہ کی سپریم کونسل مین یہ قانون ترتیب دیا گیا تھا اُسوقت اِن صوبجات کے باشندون کو ۱۸۵۷ء کے غدر کے تلاطم سے نجات ملے ہوے تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذیل کی صورتون مین خلاف ورزی کی۔

(۱) یہ کہ ایک حصہ ضلع کی تشخیص جمع گیارہ یا بارہ برس کے بعد محض اس حیلہ سے ترمیم کی گئی کہ بہت کم تھی (فقرہ ۳۵ رسالہ تشخیص مالگذاری)

(۲) اگرچہ زمینداروں سے اقرارنامے تیس۳۰ سال کے بابت لیے گئے تھے اور گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹ نے بھی بندوبست کی میعاد سی سالہ مقرر فرمائی تھی لیکن بعذر غلطی کتابت کے پوری میعاد گذرنے نہ پائی تھی کہ جمع ترمیم کی گئی (فقرہ ۳۵ رسالہ تشخیص مالگذاری)

(۳) میعاد معہودہ بندوبست کے اندر یعنی ۱۸۶۱ء لغایت ۱۸۹۱ء سرکاری مالگذاری ۱۸۷۵ء مین اُن اراضی پر اندر مالکانہ اضافہ کی گئی جو بندوبست کے وقت خاکی تھین لیکن بعد کو جنگلی آبپاشی نہرون سے ہوئی۔

(۴) یہ کہ بندوبست جدید بلا مدت سی سال ۱۸۹۱ء مین نافذ کیا گیا جسمین قریب ۳ لاکھ روپے کے مالگذاری پر اضافہ کیا گیا اس بندوبست کو ایک سال گذرا تھا کہ ۱۸۹۲ء مین مالگذاری بصورت محصول آبپاشی پھر اضافہ کی گئی۔

(ح) یہ کہ بنا راضی تجویز "جمع" جو اپیلین کی جاتی ہین اُن کی سماعت کا طریقہ محض تماشہ ہے اور کسی طرح قابل اطمینان نہین ہو (فقرہ ۴۰ رسالہ تشخیص مالگذاری)

(ط) یہ کہ جب کوئی زمیندار بوجہ سختی تشخیص "جمع" کے مبہم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی نے ۱۸۶۵ء مین یہ ارقام فرمایا تھا
"اب یہ امر سبکو تسلیم ہے کہ معمولی شرط میعادی بارہ سال جو کہ قبضہ
اراضی کے متعلق دفعہ ۱۶ ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء مین قلمبند ہے نہایت ہی
نامناسب ہے زمینداروں کو یہ شرط نہایت ناگوار ہے اور اس کی وجہ سے
زمینداروں اور کاشتکاروں کے تعلقات مخالفانہ ہوگئے ہین۔ قبل اسکے
کہ بارہ سال کا حق "قبضہ" کاشتکار کو پیدا ہو زمیندار اُسے بیدخل کر دیتے ہین
اور وہ ایسا کرنے پر مجبور رہین یہ مہمل شرط جسکی وجہ سے زمینداروں کے
حقوق مالکانہ مین بیجا خلل اندازی ہوتی ہے دیگر وجوہات پر بھی قابل
اعتراض ہے" اس بدعنوانی کی اصلاح نہ کی گئی بلکہ جب ۱۸۷۳ء
اور ۱۸۸۱ء مین قانون لگان از سر نو ترتیب دیا گیا تب بھی جو کچھ نقصان
زمینداروں کو ۱۸۵۹ء کے ایکٹ سے پہونچا تھا وہ قائم رکھا گیا اور
حسب معمول زمینداروں اور کاشتکاروں مین کشیدگی قائم رہی ممالک مغربی
و شمالی کی ایڈمنسٹریشن رپورٹ متعلقہ ۱۸۹۴ء و ۱۸۹۵ء کے صفحہ ۸ پر
جو الفاظ تحریر ہین وہ حسب ذیل قلمبند کیے جاتے ہین "زمینداروں کی
اس متواتر کوشش پر کہ وہ (کاشتکاروں کا) حق موروثی نہ پیدا ہونے دین
حکام ضلع کی خاص توجہ مبذول رہی۔ بعض حکام ضلع نے اپنی یہ رائے
ظاہر کی ہے کہ اس قاعدہ نے کہ بارہ سال کے قبضہ کے بعد حق موروثی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور سراسیمگی کا عالم درپیش تھا علاوہ ان کے تعلیم کی روشنی بھی اسقدر نہ پھیلی تھی کہ یہان کے باشندے اپنے حقوق کی باریکیون کو سمجھ سکتے اور واضعان قانون کی کونسل کی کارروائیون مین دلچسپی لیتے اس عالم مین یہ ایکٹ پاس کر دیا گیا جسکی رو سے کاشتکارون کو اول مرتبہ اراضی مین مستقل دخیل کاری کے حقوق عطا کیے گئے اس قانون کے نفاذ کے قبل زمیندارون کے اور کاشتکارونکے تعلقات دوستانہ تھے لیکن گورنمنٹ کی اس دست اندازی نے اُن تعلقات مین برہمی پیدا کر دی جو کہ رفتہ رفتہ بڑھتی گئی دخیل کار کاشتکارونکے دماغ مین یہ ہوا بھرنے لگی کہ چونکہ وہ زمیندار کی مرضی سے بیدخل نہین ہوسکتے تھے لہذا زمیندار کی عزت کرنا انکا فرض نہ تھا اِس خیال کے اثر سے وہ زمیندار کا جائز دباؤ بھی نہین تسلیم کرتے تھے۔

اسکا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ زمیندار بھی اس امر کی کوشش کرین کہ جہانتک ممکن ہو جائز ذرائع سے کاشتکارون کے حقوق ”دخیل کاری“ کی قطع و برید کرین چنانچہ زمیندارون کی جانب سے اطلاع نامہ جات بیدخلی کاشت وقتاً فوقتاً جاری ہوتے رہے اور جو کاشتکار مدت مقررہ کے ختم ہونے پر دخیل کار ہو جاتے وہ مدت مذکور کے ختم ہونے کے قبل بیدخل کر دیے جاتے تھے یہ قابل افسوس حالت گورنمنٹ کی نگاہون سے پوشیدہ نہ رہی چنانچہ اکثر سرکاری رپورٹون مین اس کا اشارہ کیا گیا ہے مسٹر ولیم مور صاحب بہادر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ بورڈ ممالک مغربی وشمالی داودھ بابت سال لغایت اختتام ستمبر ۱۸۹۸ء کے ملاحظہ کرنے کے بعد کاشتکاران غیر دخیل کار کی بیدخلی کے متعلق یہ تحریر فرمایا:۔

"ممبران بورڈ اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہین کہ زمینداروںکے بیجا استعمال اختیار بیدخلی نے کاشتکارون کو کشیدہ کر دیا ہے اور قانون مروجہ کی وجہ سے جو مقدمات کی کثرت ہے وہ کاشتکارون اور زمیندارون دونونکے حق مین مضر ہے اور بیدخلی کا خوف کاروبار زراعت کی ترقی مین هارج ہے نواب لفٹننٹ گورنر بہادر نے بورڈ کی اس رائے کے ساتھ بالکل اتفاق ظاہر کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ بہ نظر حالات موجودہ یہ ثابت ہے کہ اختیار بیدخلی قانون کے اس خاص منشا کے فوت کرنیکے لیے استعمال کیا جاتا ہے کہ جسکے مطابق کاشتکارون کو بتدریج حق موروثی حاصل ہونا چاہیے۔ لہذا اس غرض کے انجام دینے کے لیے ایک مسودہ صوبہ ہذا کے قانون "لگان" کے متعلق مرتب کرکے بورڈ کی رائے دریافت کرنے کے لیے بھیجا جائیگا اھ"

چنانچہ ۱۵۔ جون ۱۸۹۹ء کو ایک مسودہ بغرض ترمیم قانون لگان (ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء) شائع کیا گیا لیکن بلحاظ چند "رموز مملکت" کے فوراً واپس لے لیا گیا دوسرا مسودہ بتاریخ ۲۶۔ جولائی ۱۸۹۹ء شائع کیا گیا یہ مسودہ بلحاظ اصول اور تفصیل کے ناقص تھا لہذا رائے نہال چند صاحب بہادر نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیدا ہوجاتا ہے عداوت پیدا کردی ہے اور بعض صورتون مین اس طریقہ کی وجہ سے کہ ذیلی کاشتکارونکو اراضی دیجاتی ہو ایک درمیانی فرقہ ایسے اشخاص کا پیدا ہوگیا ہو جو کاشتکارونسے سخت لگان وصول کرتا ہو اور بعض صورتونمین کاشتکاران موروثی مندرجہ کاغذات محض فرضی ہوتے ہین اور یہ کارروائی محض اس غرض سے ہوتی ہے کہ اصلی کاشتکارون کو حق دخیل کاری نہ حاصل ہوسکے"۔

لیکن باوجود اسکے زمینداروں نے کاشتکارون کے ساتھ بیجا سختی کا برتاؤ نہین کیا۔ مثلاً فقرہ نمبر ۲ شرح رپورٹ حکام بورڈ ممالک مغربی وشمالی واودھ بابت ۹۶-۱۸۹۵ و ۹۷-۱۸۹۶ و ۹۸-۱۸۹۷ء سے ظاہر ہوگا کہ "رقبہ کاشتکاران" کی میزان ان ممالک مین ۲۰۹۱۴۷۷۹ ایکڑ تھی منجملہ اسکے کاشتکاران "حقدار" کا رقبہ ۱۰۲۴۲۴۷۶ ایکڑ تھا اور رقبہ کاشت زائد از دوازدہ سالہ ۳۶۵۹۹۶۷ ایکڑ تھا یعنے کل رقبہ محفوظ شدہ ۱۳۹۰۲۴۴۳ ایکڑ تھا اس حساب سے رقبہ مقبوضہ کاشتکاران غیر دخیل کار صرف قریب ستر لاکھ ایکڑ کے باقی رہتا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "رقبہ کاشتکاران" قریب دو ثلث کے اسوقت محفوظ ہوگیا تھا یعنے بقبضہ کاشتکاران دخیل کار تھا یہ زمیندارون کی رعایت کا بدیہی ثبوت تھا اگر زمیندار کاشتکارون کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ نہ کرتے تو وہ ہرگز اسقدر رقبہ کی بابت حق دخیل کاری حاصل نہ کرسکتے تاہم حضور لفٹنٹ گورنر بہادر نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاصل ہو جاتا تھا مسودہ زیر بحث مین اِس شرط کی ترمیم اس طرح کی گئی تھی کہ
بارہ سال کے کاشتکار کو اُن تمام اراضیات مین حق دخیل کاری حاصل ہوجائیگا
جو بارھوین سال کے اختتام پر اُسکے قبضہ مین ہون خواہ اُسنے بارہ سال تک
اُن تمام اراضیات کو مسلسل اپنی کاشت مین رکھا ہو یا نہ ہوا ور قبولیت
کم از سات سال حق دخیل کاری حاصل کرنے مین مانع نہ سمجھی جائیگی۔ زمیندارونکے
حقوق مین یہ ایسی عدیم دست اندازی کی گئی تھی جس کے معنی یہ تھے کہ اُنکے اختیارات
بقدر محدود کر دیے جائین کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق کاشتکار کو بیدخل نہ کر سکین
اُنکی کسی قسم کی حکومت کاشتکار پر نہ ہے اور محض لگان وصول کرنا اُنکا مشغلہ رہ جائے
لہذا یہ استدعا کی گئی کہ مناسب تو یہی ہے کہ آیندہ سے حق دخیل کاری کا پیدا ہونا قطعاً
بند کر دیا جائے کیونکہ اس شرط کے رکھنے سے زمیندار اور کاشتکار کے تعلقات مین
کشیدگی قائم رہتی ہے کیونکہ اکثر صورتون مین اپنا حق مالکانہ قائم رکھنے کے لیے
زمیندار اس بات پر مجبور ہوتا ہے کہ کاشتکار کو بارہ سال کی میعاد گذرنیکے قبل
اراضی سے بیدخل کردے اور نیز جس کاشتکار کو حق دخیل کاری حاصل ہوجاتا ہے
وہ زمیندار کا جائز دباؤ بھی نہین مانتا ہے اور اپنے تئین مالک خیال کرنے
لگتا ہے لیکن باوجود ان خرابیون کے گورنمنٹ "حق دخیل کاری" کے
بند کرنے کے لیے تیار نہین ہے تو زیادہ مناسب یہ ہے کہ قانون سابق مین
اس بارہ مین کوئی تبدیلی نہ کی جائے کیونکہ مسودہ زیر بحث مین جو ترمیم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک عرضداشت مورخہ ۲۷ - اگست سنہ ۹۹ء بحضور سر انٹنی میکڈانل صاحب بہادر لفٹننٹ گورنر صوبجات ہذا کی خدمت مین مسودہ مذکور کے ناقص شرائط کی تردید کے لیے روانہ کی اس صوبہ کی تاریخ مین یہ پہلا مرتبہ تھا کہ اُسکے متعلق قانون لگان لوکل کونسل مین ترتیب پانے کے لیے پیش ہوا ورنہ پیشتر کے تینون ایکٹ (ایکٹ ۱۰ سنہ ۵۹ء ایکٹ ۱۸ سنہ ۷۳ء ایکٹ ۱۲ سنہ ۸۱ء) کلکتہ کی سپریم کونسل مین پیش ہوکر پاس ہوگئے تھے اور ان کے شرائط کے متعلق ان صوبجات کے باشندون کو اظہار رائے کا مطلق موقع نہ ملا تھا اس مرتبہ رائے صاحب موصوف نے اس صوبہ کے زمیندارون کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیے محنت اور ہمدردی کی بلند آواز سے ایسا صُور پھونکا کہ چارون طرف اس مسودہ کے متعلق چرچے ہونے لگے اور بجنور وغیرہ مین جو زمیندارون کی جماعتین قائم تھین وہان سے بھی عرضداشتین لوکل گورنمنٹ کی خدمت مین روانہ ہوئین مگر سب سے زیادہ قابل لحاظ وہ عرضداشت تھی جو کہ زمیندار اسوسی ایشن مظفر نگر کی جانب سے بتاریخ ۲۷ - اگست سنہ ۹۹ء لوکل گورنمنٹ کی خدمت مین روانہ کی گئی اس عرضداشت مین ذیل کے اُمور کے متعلق خاص طور سے گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی تھی :-

حق دخیل کاری قانون سابق کے مطابق اگر کوئی اراضی برابر بارہ سال تک کسی کاشتکار کے قبضہ مین رہتی تھی تو اُس کو اُس خاص اراضی مین حق دخیل کاری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رپورٹ بورڈ ممالک مغربی و شمالی و اودھ بابت سال لغایت اختتام ستمبر ۱۸۹۹ء کے ملاحظہ کرنے کے بعد کاشتکاران غیر دخیل کار کی بیدخلی کے متعلق یہ تحریر فرمایا ہے۔

"ممبران بورڈ اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ زمینداروں کے بیجا استعمال اختیار بیدخلی نے کاشتکاروں کو کشیدہ کر دیا ہے اور قانون مروجہ کی وجہ سے جو مقدمات کی کثرت ہے وہ کاشتکاروں اور زمینداروں دونوں کے حق میں مضر ہے اور بیدخلی کا خوف کاروبار زراعت کی ترقی میں حارج ہے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے بورڈ کی اس رائے کے ساتھ بالکل اتفاق ظاہر کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ بہ نظر حالات موجودہ یہ ثابت ہے کہ اختیار بیدخلی قانون کے اس خاص منشا کے فوت کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے کہ جسکے مطابق کاشتکاروں کو بتدریج حق موروثی حاصل ہونا چاہیے۔ لہذا اس غرض کے انجام دینے کے لیے ایک مسودہ صوبہ ہذا کے قانون "لگان" کے متعلق مرتب کر کے بورڈ کی رائے دریافت کرنے کے لیے بھیجا جائیگا"۔

چنانچہ ۱۵۔ جون ۱۸۹۹ء کو ایک مسودہ بغرض ترمیم قانون لگان۔ (ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء) شائع کیا گیا لیکن بلحاظ چند "امور مملکت" کے فوراً واپس لے لیا گیا دوسرا مسودہ بتاریخ ۲۶۔ جولائی ۱۸۹۹ء شائع کیا گیا یہ مسودہ بلحاظ اصول اور تفصیل کے ناقص تھا لہذا رائے نہال چند صاحب بہادر نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیدا ہو جاتا ہے عداوت پیدا کر دی ہے اور بعض صورتون مین اس طریقہ کی وجہ سے کہ ذیلی کاشتکار دنکو اراضی دیجاتی ہو ایک درمیانی فرقہ ایسے اشخاص کا پیدا ہو گیا ہو جو کاشتکار دنسے سخت لگان وصول کرتا ہو اور بعض صورتونمین کاشتکاران موروثی مندرجہ کاغذات محض فرضی ہوتے ہین اور یہ کارروائی محض اس غرض سے ہوتی ہے کہ اصلی کاشتکارون کو حق دخیل کاری نہ حاصل ہوسکے"۔

لیکن باوجود اسکے زمینداروں نے کاشتکارون کے ساتھ بیجا سختی کا برتاؤ نہین کیا۔ مثلاً فقرہ نمبر ۵۲ رپورٹ حکام بورڈ ممالک مغربی و شمالی و اودھ بابت ۹۶-۱۸۹۵ و ۹۷-۱۸۹۶ و ۹۸-۱۸۹۷ء سے ظاہر ہوگا کہ "رقبہ کاشتکاران" کی میزان ان ممالک مین ۲۰۹۱۴۷۷۹ ایکڑ تھی منجملہ اسکے کاشتکاران "حقدار" کا رقبہ ۱۰۲۳۴۳۶ ایکڑ تھا اور رقبہ کاشت زائد از دوازدہ سالہ ۳۶۵۹۶۷۶ ایکڑ تھا یعنے کل رقبہ محفوظ شدہ ۱۴۹۰۲۴۴۴ ایکڑ تھا اس حساب سے رقبہ مقبوضہ کاشتکاران غیر دخیل کار صرف قریب ستر لاکھ ایکڑ کے باقی رہتا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "رقبہ کاشتکاران" قریب دو ثلث کے اسوقت محفوظ ہوگیا تھا یعنے بقبضہ کاشتکاران دخیل کار تھا یہ زمینداروں کی رعایت کا بدیہی ثبوت تھا اگر زمیندار کاشتکارون کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ نہ کرتے تو وہ ہرگز اسقدر رقبہ کی بابت حق دخیل کاری حاصل نہ کرسکتے تاہم حضور لفٹنٹ گورنر بہادر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاصل ہو جاتا تھا مسودہ زیر بحث مین اس شرط کی ترمیم اس طرح کی گئی تھی کہ
بارہ سال کے کاشتکار کو اُن تمام اراضیات مین حق دخیل کاری حاصل ہوجائیگا
جو بارھوین سال کے اختتام پر اُسکے قبضہ مین ہون خواہ اُسنے بارہ سال تک
اُن تمام اراضیات کو مسلسل اپنی کاشت مین رکھا ہو یا نہ ہوا ور قبولیت
کم از سات سال حق دخیل کاری حاصل کرنے مین مانع نہ سمجھی جائیگی۔ زمینداروںکے
حقوق مین یہ ایسی عدیم دست اندازی کی گئی تھی جس کے معنی یہ تھے کہ اُنکے اختیارات
حد محدود کر دیے جائین کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق کاشتکار کو بیدخل نہ کر سکین
اُنکی کسی قسم کی حکومت کاشتکار پر نرہے اور محض لگان وصول کرنا اُنکا مشغلہ رہ جائے
لہذا یہ استدعا کی گئی کہ مُناسب تو یہی ہی کہ آیندہ سے حق دخیل کاری کا پیدا ہونا قطعاً
بند کر دیا جائے کیونکہ اس شرط کے رکھنے سے زمیندار اور کاشتکار کے تعلقات مین
کشیدگی قائم رہتی ہے کیونکہ اکثر صورتون مین اپنا حق مالکانہ قائم رکھنے کے لیے
زمیندار اس بات پر مجبور ہوتا ہے کہ کاشتکار کو بارہ سال کی میعاد گذرنیکے قبل
اراضی سے بیدخل کر دے اور نیز جس کاشتکار کو حق دخیل کاری حاصل ہوجاتا ہے
وہ زمیندار کا جائز دباؤ بھی نہین مانتا ہے اور اپنے تئین مالک خیال کرنے
لگتا ہے لیکن با وجود ان خرابیون کے گورنمنٹ "حق دخیل کاری" کے
بند کرنے کے لیے تیار نہین ہے تو زیادہ مناسب یہ ہے کہ قانون سابق مین
اس بارہ مین کوئی تبدیلی نہ کی جائے کیونکہ مسودہ زیر بحث مین جو ترمیم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک عرضداشت مورخہ ۲۷- اگست ۱۸۹۹ء حضور سر انٹنی میکڈانل صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر صوبجات ہذا کی خدمت مین مسودہ مذکور کے ناقص شرائط کی تردید کے لیے روانہ کی اِس صوبہ کی تاریخ مین یہ پہلا مرتبہ تھا کہ اُسکے متعلق قانون لگان لوکل کونسل مین ترتیب پانے کے لیے پیش ہوا ورنہ پیشتر کے تینون ایکٹ (ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۹ء ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۳ء ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء) کلکتہ کی سپریم کونسل مین پیش ہو کر پاس ہو گئے تھے اور ان کے شرائط کے متعلق اِن صوبجات کے باشندون کو اظہار رائے کا مطلق موقع نہ ملا تھا اِس مرتبہ رائے صاحب موصوف نے اس صوبہ کے زمیندارون کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیے محنت اور ہمدردی کی بلند آواز سے ایسا صور پھونکا کہ چارون طرف اس مسودہ کے متعلق چرچے ہونے لگے اور بجنور وغیرہ مین جو زمیندارون کی جماعتین قائم تھین وہان سے بھی عرضداشتین لوکل گورنمنٹ کی خدمت مین روانہ ہوئین مگر سب سے زیادہ قابل لحاظ وہ عرضداشت تھی جو کہ زمیندار اسوسی ایشن مظفرنگر کی جانب سے بتاریخ ۲۷- اگست ۱۸۹۹ء لوکل گورنمنٹ کی خدمت مین روانہ کی گئی اس عرضداشت مین ذیل کے امور کے متعلق خاص طور سے گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی تھی۔

حق دخیل کاری قانون سابق کے مطابق اگر کوئی اراضی برابر بارہ سال تک کسی کاشتکار کے قبضہ مین رہتی تھی تو اُس کو اُس خاص اراضی مین حق دخیل کاری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسوقت سے تا بہ پیش ہونے مسودہ ہذا کے کسی کاشتکار دخیل کار نے اپنی اراضی مین کسی قسم کی ترقی نہین کی نہ چاہات یا تالاب تعمیر کرائے پس بہتر تو یہ ہے کہ حق دخیل کاری یکقلم ترک کر دیا جائے اور اگر گورنمنٹ ایسا کرنے کے لیے تیار نہین ہے تو قانون سابق مین ترمیم کر کے زمینداروں کے حقوق زائد محدود نہ کیے جائین نیز یہ اندیشہ ظاہر کیا گیا کہ جن الفاظ مین ترمیم قلمبند ہے اُسکی رو سے یہ مطلب بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ جن کاشتکارون نے بارہ سال تک اراضی کو دخیل کار کی کاشت نہین کیا ہے اُنکو بھی حق دخیل کاری دینا مقصود ہے یہ اور اندھیر ہے لہذا گورنمنٹ کا منشا صاف الفاظ مین ظاہر ہونا چاہیے۔

میعاد پٹہ جات | دوسری درخواست یہ تھی کہ دستور تحریر پٹہ جات کو زیادہ رواج دیا جائے۔کم سے کم میعاد پٹہ کی بجائے سات سال کے پانچ برس رکھی جائے نیز یہ شرط قائم کی جائے کہ جو کاشتکار بذریعہ پٹہ تحریری کے قابض ہے وہ بعد ختم میعاد اراضی کے چھوڑنے کا پابند سمجھا جائے بشرطیکہ وہ جدید پٹہ نہ حاصل کرے۔

۵
اختیار تمیزی | جو اختیار تمیزی مسودہ زیر بحث مین عدالتون کو اضافہ لگان کے مقدمون کے متعلق وسعت کے ساتھ جا بجا دیا گیا ہے وہ محدود کیا جاے۔

ع Discretion.

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

درپیش ہے وہ زمیندار اور کاشتکار دونون کے لیے مضر ہے زمیندارونکا نقصان یہ ہوگا کہ انکا اقتدار کم ہو جائیگا۔ اور ان کے حقوق مالکانہ مین فرق عظیم واقع ہوگا اور کاشتکار بھی سخت نقصان اُٹھائیگا وجہ اُسکی یہ ہے کہ قانون مروجہ کے مطابق کاشتکار غیر دخیل کار قبولیت سابقہ کی میعاد ختم ہونے پر دوسری قبولیت حاصل کرنے پر اراضی پر قابض رہ سکتا ہے کیونکہ حسب قانون مروجہ بحالت موجودگی قبولیت حق دخیل کاری پیدا نہین ہو سکتا لیکن جب یہ شرائط اُٹھ جائینگے اور ترمیم پیشکردہ گورنمنٹ نافذ ہو جائے گی تو کوئی زمیندار کسی کاشتکار غیر دخیل کار کو بارہ برس تک اپنے علاقہ مین کسی خاص اراضی پر یا مختلف اراضیات پر قابض نہ رہنے دیگا جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ کاشتکاران غیر دخیل کار کو اپنا پیشہ زراعت ترک کر دینا پڑے گا یا دوسرے گانؤن مین جا کر کسی دوسرے زمیندار کی اراضی کاشت کیلیے مانگنا پڑے گی لیکن وہان بھی بارہ سال سے زیادہ نہ رہ سکے گا اور اس طرح غریب کاشتکار کی زندگی مین ہر گیارھوین سال ایک تباہ کُن انقلاب پیدا ہوتا رہے گا گورنمنٹ کا یہ خیال کہ بوجہ استقلال قبضہ کے کاشتکاران اراضی مین "ترقی" دینے کی ترغیب پیدا ہوگی صحیح نہین ہے اگر بذریعہ کمیشن یا بذریعہ حکام مال تحقیقات فرمائی جائے تو ثابت ہو جائیگا کہ جب سے سنہ ۱۸۵۹ء کے قانون کے بموجب حق دخیل کاری کاشتکارونکو عطا ہوا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذریعہ سے بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۸۹۹ء اپنے خیالات حضور سر انٹنی مکڈانل صاحب
بہادر کے روبرو اس مسودہ زیر بحث کے متعلق ظاہر کیے اس ڈپوٹیشن مین
رائے نہال چند صاحب بھی مع دیگر زمینداروں کے شریک تھے لیکن
اسکے متکلم منتخب مسٹر جیکسن؎ ایڈوکیٹ عدالت جوڈیشل کمشنر تھے اس
ڈپوٹیشن مین مسٹر جیکسن موصوف نے ایک عرضداشت نواب لفٹنٹ گورنر صاحب
بہادر کے روبرو پڑھی جسمین - قریب قریب وہ ہی درخواستین کی گئی تھین
جو کہ پیشتر کی عرضداشت مین قلمبند تھین -

اس عرضداشت کے سُننے کے بعد حضور لفٹنٹ گورنر صاحب نے
جو تقریر فرمائی اُسمین اس امر کا اعلان تو ضرور کیا کہ ایام غدر سے جو پالیسی
گورنمنٹ کی رہی ہے کہ کاشتکاران اراضی کو اپنی کاشت مین ایک معقول حصہ
قبضہ داری کا حاصل ہو اس پالیسی سے اب انحراف نہین ہو سکتا اور یہ مسودہ
اسی پالیسی کو وسعت دینے کی غرض سے پیش کیا گیا ہے لیکن باوجود اسکے
حضور ممدوح نے یہ بھی تسلیم کیا کہ مسودہ زیر بحث مین چند اُمور ترمیم طلب ہین
چنانچہ یہ ارشاد کیا کہ حسب خواہش زمینداران یہ شرط موقوف کر دیجائیگی
کہ باقیدار کاشتکار کے حقوق دخیل کاری بعلت بقایا لگان نیلام کر دیے جائین
اور جو شخص سب سے زیادہ بولی بولے اُس کے نام نیلام ختم کر دیا جاے

؎ مسٹر جیکسن ضلع میرٹھ کے زمیندار ہین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سٹ یعنے اضافہ لگان و تخفیف لگان کے متعلق جو واقعات ہین اُن مین عدالتون کو اختیار دیا گیا ہے کہ اضافہ لگان کے لیے دس سال سے زیادہ میعاد مقرر کردین خواہ اضافہ لگان کے لیے ”دو سال بڑھی مقرر کردین خواہ ان کی دانست مین اضافہ کرنا نہ ہو تو قطعی انکار کردین اس کے معنے یہ ہین کہ زمیندار کا مقدمہ بہ واقعات کی بُنیاد پر کتنا ہی مضبوط کیون نہو لیکن اضافہ لگان وغیرہ کا تجویز کرنا محض عدالت کی راے پر منحصر ہوگا۔

باقی دار کی جائداد کا نیلام مسودہ مین ایک شرط یہ قائم کی گئی تھی کہ باقی دار کاشتکار کے حقوق دخیل کاری بعلت بقایا لگان کے نیلام کردیے جائین اور جو سب سے زیادہ بولی بولے اُس کے نام پر نیلام ختم کردیا جائے یہ شرط زمینداروں کے فائدہ کی غرض سے درج کی گئی تھی تاکہ اُن کو لگان کا نقصان نہ ہو لیکن چونکہ زمینداروں کو لگان کا نقصان اُٹھانا قبول تھا مگر یہ منظور نہ تھا کہ وہ اپنے اس حق کو کہ باقیدار کی اراضی جس کو چاہے منتقل کردین ترک کرین لہذا درخواست کی گئی کہ یہ شرط حذف کردیجائے ان درخواستون کے علاوہ دیگر فردعات پر بھی اس عرضداشت مین راے زنی کی گئی تھی جو اس موقع پر تفصیلاً درج نہین ہوسکتین راے صاحب نے محض اس عرضداشت کے روانہ کرنے پر اکتفا نہین کیا بلکہ ایک ڈپوٹیشن کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس یادداشت کے داخل ہونے پر حضور لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر نے
اس دوسرے مسودہ کو بھی واپس لیا اسکے بعد۔

مسودہ سوم — تیسرا مسودہ بتاریخ ۱۷- جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کو شائع کیا گیا جسمین
کسی قدر مسودہائے سابق کی ترمیم بلحاظ عذرات زمینداران کی گئی تھی
لیکن یہ مسودہ بھی ایک ہفتہ کے اندر واپس لے لیا گیا۔

مسودہ چہارم — آخرکار چوتھا مسودہ بتاریخ دوسری مارچ سنہ ۱۹۰۰ء شائع کیا گیا
جوکہ ہر سہ مسودہائے ماسبق سے مختلف تھا یہ مسودہ حکام یا غیر حکام کے
حلقہ مین گشت نہین کرایا گیا یہ محض اُس سب کمیٹی کے ممبران کمیٹی کے پاس
بھیجدیا گیا جوکہ حسب ایماء حضور لفٹننٹ گورنر ڈپوٹیشن کے موقع پر
قائم ہوئے تھے اور حکم یہ ہوا کہ یہ جملہ حضرات اپنی رائے ظاہر کرنے کے لیے
بتاریخ ۱۹- مارچ سنہ ۱۹۰۰ء حضور لفٹننٹ گورنر کی خدمت مین حاضر ہون
بعض قائم مقامان زمینداران نے گورنمنٹ سے یہ درخواست کی کہ اس مسودہ پر
غور کرنے کے لیے کافی وقت دیا جائے لیکن یہ درخواست نامنظور ہوئی
اور ایک جلسہ بتاریخ ۱۹- مارچ سے حسب تجویز گورنمنٹ مقرر ہوا
اس جلسہ مین منجملہ آٹھ حضرات کے صرف تین زمیندار شریک ہوسکے
جناب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر نے ان صاحبان پر یہ ظاہر فرمایا کہ یہ چوتھا مسودہ
بعد چند ضروری ترمیمات کے بخدمت گورنمنٹ ہند و وزیر ہند منظوری کیلیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نیز حضور موصوف نے یہ تسلیم کیا کہ جس صورت پر دفعات بنا بر
حق دخیل کاری قلمبند ہین اُن کے دیکھنے سے یہ مطلب ضرور پیدا ہوتا ہے
کہ جن لوگون نے بارہ سال تک بطور غیر دخیل کاری اراضی کو کاشت
نہین کیا ہے انکو بھی حق دخیل کاری دینا مقصود ہے لیکن گورنمنٹ کا ہرگز
یہ منشا نہین ہے کہ حق دخیل کاری بارہ سال کم میعاد کاشت مین غیر دخیل کار
کاشتکار کو حاصل ہو جائے یا اگر کوئی شخص کسی اور اراضی مین حق دخیل کاری
رکھتا ہو تو وہ اُسکی وجہ سے دیگر اراضی مین جو اس کے پاس بطور غیر دخیلکار کے ہو
حق دخیل کاری حاصل کرے نیز یہ ارشاد فرمایا کہ دوسرے مسودہ مین اُمور مذکور
واضح کر دیے جائینگے اور یہ مسودہ زیر بحث منسوخ فرمایا جائے گا آخر مین
حضور ممدوح نے یہ فرمایا کہ زمینداروں کے چند قائم مقام گورنمنٹ کو
اس مسودہ کے ترمیم دینے مین مدد دیوین تو بہت آسانی ہوگی چنانچہ حسب ارشاد
حضور ممدوح آٹھ اشخاص منجملہ شرکاء ڈپوٹیشن مذکور بالا کے بطور سب کمیٹی
اس خدمت کے انجام دینے کے لیے منتخب کیے گئے کہ وہ حضور ممدوح کے ساتھ
مسودہ زیر بحث پر غور کرین اور بتاریخ ۱۹ - دسمبر ۹۹ء یہ سب کمیٹی بمقام لکھنؤ
منعقد ہوئی اور ایک یادداشت مزید مرتبہ رائے نہال چند صاحب بہادر
بحضور جناب لفٹنٹ گورنر پیش ہوئی اس یادداشت مین بھی وہی اُمور درج تھے
جن پر بذریعہ عرضداشت ہاے سابق گورنمنٹ کی توجہ دلائی گئی تھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۳) جیساکہ بموجب ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۱ء بیدخلی کاشتکار اطلاع نامہ جاری کرنا لازمی ہے ویسا آیندہ کے لیے لازمی نہ رکھا جاے بلکہ یہ امر زمیندار کی مرضی پر چھوڑ دیا جاے جیساکہ ایکٹ ۱۸۷۳ء مین تھا۔

(۴) یہ شرط قائم کر دی جاے کہ جب ایک کاشتکار تحریری قبولیت کی روسے کاشت پر اراضی لے تو میعاد مقررہ کے گذرنے پر وہ اراضی نہ کور چھوڑ دینے کا پابند کیا جاے بشرطیکہ اس نے پہلی قبولیت کے دوران میعاد مین دوسری قبولیت نہ تحریر کر دی ہو اگر وہ اس پابندی سے انحراف کرے تو اسکے لیے کچھ سزا مقرر کی جاے۔

اس مسودہ کے متعلق گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹ مین کچھ عرصہ تک مشورہ رہا اور آخر کار کسی قدر قطع برید کے بعد ایک پانچوان مسودہ "قانون متعلق قبضہ کاشتکاران" کے عنوان سے لوکل کونسل مین پندرہ نومبر سنہ ۱۹۰۰ء کو پیش ہوا اور پیش ہونے کے بعد حسب معمول سلکٹ کمیٹی کے سپرد ہوا جسمین رائے نہال چند صاحب بہادر اور منشی مادھو لال بھی شریک تھے چونکہ یہ مسودہ بھی قابل اطمینان نہ تھا اور اسمین بھی کاشتکارون کے حق دخیل کاری کے وسعت دینے کے متعلق شرائط بحال رکھی گئی تھین مثلاً قانون سابق کے مطابق جیساکہ بیشتر عرض کیا گیا ہے حق دخیل کاری کاشتکار کو اُس وقت پیدا ہوتا تھا جبکہ وہ اراضی کو بارہ سال تک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روانہ کیا جائے گا جب یہ خبر عام ہوئی تو لالہ نہال چند صاحب بہادر نے ایک عرضداشت مورخہ ۳۰- مئی سنہ ۱۹۰۰ء بخدمت گورنمنٹ ہند (لارڈ کرزن بہادر) اس مسودہ کے متعلق روانہ کی کیونکہ یہ ظاہر تھا کہ جب مسودہ مذکور وزیر ہند اور گورنمنٹ ہند کی منظوری کے بعد لوکل کونسل مین پیش ہوتا تو اس مین کچھ تغیر و تبدل کی گنجائش نہ رہتی لوکل کونسل مین سرکاری ممبرون کی تعداد قائم مقام رعایا کے مقابلہ مین اسقدر زیادہ تھی کہ جس صورت پر چاہتے وہ مسودہ کو قانون کی شکل مین نافذ کر سکتے تھے ان خیالات کو پیش نظر رکھکر جناب وائسرائے گورنر جنرل ہند لارڈ کرزن بہادر کے حضور مین عرضداشت روانہ کی گئی جس مین خاص طور سے مندرجہ ذیل بدعنوانیون کے مٹانے کی استدعا کی گئی تھی۔

(۱) آیندہ کے لیے حق دخیل کاری کا حاصل ہونا قانوناً موقوف کردیا جائے۔

(۲) یہ لازمی قرار دیا جائے کہ کوئی پٹہ کاشت کا پانچ سال سے کم میعاد کا نہ دیا جائے۔ خواہ زیادہ میعاد کا پٹہ دینے مین زمیندار کا کوئی ایسا فائدہ ملحوظ رکھا جائے کہ وہ خود زیادہ میعاد کا پٹہ دینا پسند کرے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سخت نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے اور اس زمرہ مین جو امور سابق کی عرضداشتون مین گورنمنٹ کے گوش گذار کیے گئے تھے وہ بالتفصیل پھر درج کیے گئے اور یہ دکھلایا گیا کہ نقشہ جات سرکاری سے واضح ہوتا ہے کہ دو ثلث سے زیادہ رقبہ اراضی صوبہ ہذا مین کاشتکاران دخیل کار کے قبضہ مین ہے صرف ایک ثلث مین کاشتکاران غیر موروثی کا حصہ ہے ایسی حالت مین زمینداروں کی حیثیت اور رعب قائم رکھنے کے لیے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کسی قدر رقبہ اراضی ان کے قبضہ مین رہے لہذا یہ درخواست کی گئی کہ اگر حق دخیل کاری قطعاً بند نہ کیا جائے تو کم سے کم زمینداروں کے حال پر اس قدر رحم ضرور کیا جائے قانون سابق قائم رکھا جائے اور یہ نئے شرائط خارج فرمائے جائین " حق دخیل کاری " کے روکنے کے لیے اس مسودہ مین یہ شرط قائم کی گئی تھی کہ جو کاشتکار کسی رجسٹری شدہ قبولیت کے ذریعہ سے جسکی میعاد سات سال سے کم نہو کاشت کرتا ہو یا ٹھیکہ دار ہو یا مستاجر ہو اوس کو حق دخیل کاری حاصل ہوگا یعنی بارہ سال کی کاشت مسلسل کی میعاد مین ایسے سات سال نچھوڑے جائینگے بادی النظر مین یہ شرط بھلی معلوم ہوتی ہے لیکن اس سلسلہ مین دیگر شرائط کے دیکھنے سے یہ شرط محض نمائشی ثابت ہوتی تھی یعنے قواعد بیدخلی اسقدر پیچیدہ اور مشکل کردیے گئے تھے جسکی وجہ سے زمینداروں کے لیے کسی کاشتکار کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسلسل کاشت کرے لیکن اس مسودہ کے مطابق کسی خاص اراضی پر بارہ سال تک مسلسل قبضہ رکھنے کی ضرورت نہ تھی برعکس اس کے کاشتکار کو اس اراضی مین جو بارھوین سال (ایک ہی زمیندار کی ماتحتی مین) اسکے قبضہ مین ہو حق دخیل کاری حاصل ہو سکتا تھا اور اس سلسلہ مین یہ شرائط زائد قائم کیے گئے تھے کہ اگر کاشتکار کسی اراضی سے بیدخل ہو گیا ہو اور بیدخلی سے ایک سال کے اندر پھر اُسکو کوئی اراضی (بجز چند مستثنیٰ قطعات اراضی کے) ملجائے تو حق دخیل کاری حاصل کرنیکے لیے اسکا سلسلہ کاشت شکست نہ سمجھا جائیگا اور ان سب پر یہ آخری شرط طرہ تھی کہ اس مسودہ کا اثر زمانہ ماقبل پر بھی پڑے گا اور بار ثبوت اس امر کا کہ کاشتکار نے حق دخیل کاری حاصل نہین کیا ہے زمیندار پر رہے گا ان سب شرائط کا مجموعی اثر یہ تھا کہ اس مسودہ کے نافذ ہو جانیکے بعد بہت کم ایسے کاشتکار باقی رہجاوینگے جنکو حق دخیل کاری حاصل نہ ہو جائیگا لہذا اس مسودہ کے متعلق بھی رائے نہال چند صاحب نے ایک عرضداشت زمینداراسوسی ایشن مظفرنگر کیجانب سے بتاریخ ۱۰- فروری سنہ ۱۹۰۱ء بخدمت لوکل گورنمنٹ روانہ کی -

اس عرضداشت مین بھی نہایت مُدلل طریقہ سے یہ دکھلایا گیا تھا کہ حقوق دخیل کاری کے وسعت دینے سے زمیندارون اور کاشتکارون کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ گورنمنٹ کو چار مسودہ واپس لینے پڑے دوسری جانب رائے نہال چند صاحب بہادر رعایا اور زمیندارونکے سچے قائم مقام اور بہی خواہ مع اپنے معاونین یعنے پنڈت بشمبر ناتھ صاحب مرحوم اور منشی راجہ مادھولال صاحب کے اس امر پر تلے ہوئے تھے کہ چاہے ایک بھی ترمیم منظور ہو لیکن اپنے دل کا بخار ضرور نکالا جائے اس موقع پر کونسل کے جملہ ممبر موجود تھے جس مین سے آٹھ یوروپین ممبر عہدہ داران سرکاری تھے انکے علاوہ مسٹر کالمین بریسٹر الہ آباد یونیورسٹی کے قائم مقام کی حیثیت سے اور مسٹر میکرابرٹ کانپورکے چیمبر آف کامرس قائم مقام کی حیثیت سے موجود تھے ہندوستانی ممبروں مین حضرات ذیل شامل تھے۔

(۱) نواب ممتاز الدولہ محمد فیاض علیخانصاحب رئیس پہاسو

(۲) راجہ تصدق رسول خانصاحب تعلقدار جہانگیرآباد۔

(۳) رائے سر یرام صاحب بہادر۔

(۴) منشی مادھولعل صاحب۔

(۵) پنڈت بشمبر ناتھ صاحب۔

(۶) رائے نہالچند صاحب۔

سب کی نگاہین سر انٹینی مکڈانل کی طرف اُٹھی ہوئی تھین جن کے تیور اس موقع پر شیر کے تیور سے کم نہ تھے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیدخل کرنا آسان کام نہ تھا لہذا یہ شرط بھی زمینداروں کے لیے چندان مفید نہین ہو سکتی تھی۔

اس مسودہ کی رو سے آئندہ کے لیے زمینداروں کا حق بیرٹی تشریف لے گیا تھا لہذا یہ درخواست کی گئی کہ زمینداروں کا یہ قدیم حق برقرار رکھا جائے اس عرضداشت کے روانہ کرنے کے بعد جب سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہونے کا وقت آیا تو اس رپورٹ کے ساتھ بھی رائے نہال چند صاحب بہادر اور منشی مادھولال صاحب کا نوٹ اختلاف رائے مورخہ ۱۱۔ جون سنہ ۱۹۰۱ء منسلک تھا جسمین قریب قریب انھین تمام اُمور پر بحث کی گئی تھی جنکا ذکر عرضداشت مورخہ ۱۰۔ فروری سنہ ۱۹۰۱ء مین ہو چکا ہے آخرکار ڈھائی سال کی بحث و مباحثہ کے بعد جس سے کہ تمام صوبہ کے زمینداروں مین ایک ہل چل قائم ہو گئی تھی یہ آخری مسودہ سلکٹ کمیٹی کی رائے کے مطابق کٹ چھٹ کر بتاریخ ۱۵۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ء بمقام الہ آباد لوکل کونسل کے اجلاس مین پیش ہوا کونسل کے اجلاس اکثر ہوا کرتے ہین لیکن یہ خاص جلاس اس صوبہ کی تاریخ مین ہمیشہ یادگار رہے گا ایک طرف تو حضور سر انٹنی مکڈانل بہادر کا دریاے غیظ جوش پر تھا کہ اُن کے پیش کردہ مسودہ سے اسقدر اختلاف ظاہر کیا گیا اور ڈھائی برس تک ایسی سخت معرکہ آرائی رہی

٭ پہلا مسودہ ۱۵۔ جون سنہ ۱۸۹۹ء کو پیش ہوا تھا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مخالفت مین تقریر فرمائی اس سلسلہ مین یہ امر قابل تذکرہ ہے کہ جب پنڈت بشمبرناتھ صاحب اپنے مسودہ تقریر کو پڑھنے اُٹھے تو حضور ممتاز الملک انل نے دوستانہ طور پر مگر طنزاً یہ فرمایا کہ پنڈت صاحب آپ سے اقتدار کے کہنہ مشق وکیل کو اس بات کی ضرورت نہ ہونا چاہیے کہ "تقریر" کو پیشتر قلمبند کر لے اسکے بعد بڑے پنڈت صاحب موصوف یہ نکتہ سمجھ گئے اور اپنی تقریر کا مسودہ ہاتھ سے رکھکر زبانی تقریر فرمائی پنڈت صاحب چالیس منٹ تک اس روانی کے ساتھ بولے اور آواز مین یہ شان تھی کہ حضور ممدوح بھی دنگ ہو گئے اور حاضرین حیران تھے اس ساٹھ سال کے بڈھے مین یہ برقی قوت کہان سے آ گئی پنڈت صاحب نے رائے نہال چند صاحب کے خیالات کی تائید نہایت زور شور کے ساتھ کی پنڈت صاحب کی تقریر کے بعد مسودہ پر غور کرنے کے متعلق جو تحریک کی گئی تھی وہ باضابطہ طور پر منظور کی گئی بعد ازان مسودہ کے متعلق مختلف ترمیمون کا سلسلہ دو روز تک جاری رہا یعنی ۱۶۔ تاریخ کو دوسرا اجلاس ہوا لیکن وہی ترمیمین منظور ہوئین جو سرکاری ممبرون کی طرف سے پیش کی گئی تھین قائم مقامان رعایا کی تمام ترمیمین عموماً خارج ہوئین اور کچھ واپس لے لی گئین رائے نہالچند صاحب کی محض ایک ترمیم منظور ہوئی وہ یہ تھی کہ مسودہ کی دفعہ ۲۴-(۱) کی سطر ۲ مین "ثبوت یا اسکا جزء" اضافہ کر دیا جائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آخر کار مسٹر ایچ ایونس نے سلکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق ترمیم شدہ مسودہ "قانون قبضہ اراضی کاشتکاران صوبہ آگرہ" کا پیش کیا اور اُسکی ثنا وصفت مین تقریر فرمائی اور یہ تحریک کی کہ اس مسودہ پر غور کیا جائے۔ اس تحریک کی تائید مین پہلی تقریر منشی مادھولال صاحب نے فرمائی اور اپنے خیالات آزادی کے ساتھ اس مسودہ کی مخالفت مین ظاہر کیے اسکے بعد رائے نہال چند صاحب بہادر نے وہ معرکہ آرا تقریر کی جسکا سکہ اب تک اس صوبہ کے باشندون کے دلون پر جاری ہے اس تقریر مین جس خوش اسلوبی سے زمینداروں اور کاشتکار کے باہمی حقوق پر بحث کی گئی ہے اور جس متانت کے ساتھ مسودہ زیر بحث کی بدعنوانیون کا پردہ فاش کیا گیا ہے وہ ایک زبردست قابلیت اور اعلیٰ دماغی قوت کے ساتھ حب الوطنی کا کافی ثبوت دیتا ہے یہ تقریر داخل ضمیمہ ہے۔ دوران تقریر مین حضور سر انٹنی مکڈانل نے رائے صاحب موصوف کو اکثر خفیف بے ضابطگی کی تنبیا دیکر ٹوکا بھی لیکن رائے نہال چند صاحب نے اپنا انداز تقریر اور تسلسل بیان نہایت تہذیب و متانت کے ساتھ قائم رکھا اور اپنی تقریر مین ان تمام خرابیون کا اعادہ کیا جنکا حوالہ پیشتر کی یادداشتون اور عرضداشتون مین دیا جاچکا تھا رائے نہال چند صاحب کی تقریر کے بعد پنڈت بشمبر ناتھ صاحب اور رائے سری رام صاحب بہادر نے مسودہ کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سودہ کے قانوناً نافذ ہونے کی تائید مین اُٹھے ہی تھے کہ راجہ
تصدق رسول صاحب اور نواب فیاض علی خان صاحب رئیس پہاسونے بھی
اپنے ہاتھ علم وفاداری کی طرح بلند کر دیے اور تعجب ہے کہ باوجود اس کے
رائے سر رام صاحب بہادر نے اُسوقت تک مسودہ سے اختلاف
ظاہر کیا تھا اور ایک حد تک رائے نہال چند صاحب کا ساتھ دیا لیکن
اس آخری موقع پر آپکا ہاتھ بھی راجہ صاحب اور نواب صاحب کے
ہاتھ کے ساتھ اُٹھ گیا سچ ہے ڈوبتے کا ساتھ کون دیتا ہے اس طرح
اس ہنگامہ آرا بحث کا خاتمہ ہوا گو کہ بادی النظر مین رائے نہال چند صاحب کو
اپنے مقاصد مین پوری کامیابی نہین ہوئی لیکن یہ آپ ہی کی کوشش کا
نتیجہ تھا کہ گورنمنٹ کو چار مسودہ متواتر واپس لینے پڑے اگر وہ ابتدائی مسودہ
جو کہ ۱۵- جون سنہ ۱۹۰۰ء کو پیش ہوا تھا قانوناً نافذ ہو جاتا تو زمیندار ونکے
حقوق بالکل دریا برد ہو گئے تھے ڈھائی سال کے عرصہ تک جو عرضداشتون
اور یادداشتونکا سلسلہ جاری رہا اس سے اکثر فائدہ ظہور مین آیا اور
بہت سی ترمیمات ہو گئین۔ جنکے لیے زمیندار ونکا طبقہ ہمیشہ رائے نہال چند
صاحب کا مشکور رہیگا اس موقع پر یہ عرض کرنا نامناسب نہ ہوگا کہ گو کہ
کونسل مین سرکاری ممبرون کی کثرت تعداد اور اکثر غیر سرکاری ممبرونکی
وفاداری کی طغیانی سے یہ مسودہ قانون کی شکل مین نافذ ہو گیا اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس ترمیم اور تحریک کے سلسلہ ختم ہونے کے بعد بتاریخ ۱۶- اکتوبر سنہ ۱۹۰۱ع
مسٹر آنونس صاحب نے یہ تحریک پیش کی کہ مسودہ ترمیم شدہ بحیثیت قانون کے
نافذ کیا جائے راجہ تصدق رسول خان صاحب نے جنکو کہ صوبہ آگرہ کی
رنگ زمینداری سے مطلق واقفیت نہ تھی اور جو کہ ابھی تک خاموش
بیٹھے تھے اس تحریک کی تائید زبان غیر سے کی یعنی انگریزی زبان سے
واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے آپ کی تقریر کالمین صاحب بیرسٹر نے
پڑھدی مگر راجہ صاحب موصوف نے اپنی اتفاقی راے دینے کے وقت
ایک فقرہ ایسا اپنی تقریر مین کہدیا تھا جس سے آپ کی تمام تائید بے اثر
معلوم ہوتی تھی وہ فقرہ یہ تھا "مجھے ابتدا ہی مین یہ کہدینا لازم ہے
کہ مجکو ممالک مغربی و شمالی کی زمینداری کا مطلق ذاتی تجربہ نہین ہے
اسلیے مین اپنے تئین بخوبی اس امر کے قابل نہین سمجھتا ہون کہ اس مسودہ کے
دور تک اثر پہونچانے والے احکام کے حسن و قبح کی نسبت راے ظاہر کرون"
اس تقریر کے بعد راے نہالچند صاحب پنڈت بشمبر ناتھ صاحب
اور منشی مادھو لال صاحب نے اس تحریک کی مخالفت مین تقریرین کی ہین
اور یہ راے ظاہر کی کہ بحیثیت موجودہ یہ مسودہ قانون کی حیثیت مین
نافذ نہ کیا جائے لیکن ان مین جیبان وطن و قائم مقامان رعایا کی آواز کونسل کے
نقار خانہ مین کون سنتا تھا جب ووٹ کا وقت آیا تو دس انگریز ممبرونکے ہاتھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ابطالہ کی بنیاد پر اس نئے قانون سے اختلاف کیا وہ محض انکی جدت پر مبنی تھا بلکہ یہی رائے انگریز مدبرون نے بھی ظاہر کی ہے مثلاً مسٹر فیلڈ اپنی مشہور کتاب موسومہ بہ لینڈ ہولڈنگ ان ویرس کنٹریز مختلف ممالک مین طرز زمینداری کے صفحہ ۲۰۰ پر یہ تحریر فرماتے ہین۔

"میری رائے ہے کہ اگر کوئی ایسا طریقہ جاری کیا جائے کہ کوئی شخص کاشتکار غیر دخیل کار کی حیثیت سے زمیندار کا ماتحت نہ رہے تو اس سے یہ نقصان پیدا ہوگا کہ تمام کاشتکاران غیر دخیل کار کاشتکار دخیل ہو کر رہ جائینگے ایسے آدمیون کی ہمیشہ ایک کثیر جماعت موجود رہتی ہے جن کو اراضی مین کوئی مستقل حق حاصل نہین رہتا اور جنکی معاش اور گذر اوقات کا دارومدار ایسے زراعتی ملک مین محض زراعت پر رہتا ہے ایسے لوگون کے حق مین یہ نہایت مفید ہے کہ وہ زمیندار سے بطور کاشتکار غیر دخیل کار

Land holding in various Countries

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سر انٹنی مکڈانل صاحب بہادر کو لپنے ارادے مین ایک حد تک کامیابی حاصل ہو گئی لیکن آیندہ نسلین جب تاریخ کی کسوٹی پر اس مسئلہ کا امتحان کرین گی کہ آیا زمینداروں کے حقوق کی قطع و برید کرکے کاشتکارونکے حق دخیل کاری کو وسعت دینا کسقدر مناسب تھا تو یقین ہے کہ یہی نتیجہ نکلے گا کہ حضور سر انٹنی مکڈانل بہادر کی ضد اس خاص معاملہ مین شان مدبری کے خلاف تھی اور رائے نہال چند کا اختلاف مناسب و موزون تھا۔ حضور سر انٹنی مکڈانل بہادر نے اس صوبہ کے فرمانروا کی حیثیت سے رعایا کی بہبودی کے لیے جو جو کار نمایان کیے انکی یاد احسانمند دلون مین حشر تک تازہ رہے گی اور حضور ممدوح کی بیدار مغزی اور انصاف پسندی کی داستانین ہمیشہ یادگار زمانہ رہین گی لیکن اس خاص معاملہ مین حضور ممدوح نے محض اس غلط خیال کی پیروی مین کہ زمیندار کاشتکارون پر ناجائز دباؤ ڈالتے ہین ایسا قانون جاری کر دیا جسکا نفاذ اس صوبہ کی ضرورتونکے لحاظ سے مناسب نہ تھا۔ ظاہرا اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضور ممدوح کو بنگال کا جو تجربہ تھا اُسکے مطابق یہان بھی آپ نے کارروائی کرنا مناسب سمجھی اور یہ نہ خیال کیا کہ بنگال مین بندوبست استمراری کی وجہ سے زمیندار اور کاشتکار کی حالت یہان کے زمیندار اور کاشتکار سے بالکل جُدا گانہ ہے برخلاف اس کے رائے نہال چند بہادر نے خود زمینداروں کے حقوق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اراضی ممالک موقوعہ ہند بیان کیا جائے'' ان اقتباسات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مدبران انگریزی نے زمینداروں کو اراضی کا مالک اصلی تصور کیا ہے ایسی حالت مین انکے حق مالکانہ مین دست اندازی کرنا انصاف سے بعید ہے۔ مگر

سُنتا ہے کون نالۂ فریاد عندلیب
سرمست ہے چمن مین پیالہ چڑھائے گُل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے اراضیات حاصل کرین۔بیشک ایسی حالت مین حقوق دخیل کاری کی موجودگی انکے لیے اپنی حالت درست کرنے کے لیے باعث ترغیب ہوگی "

بیڈن پاول صاحب نے ۱۸۹۴ع مین اپنی کتاب موسومہ بہ ع لینڈ ریونیو اِن برٹش انڈیا مین یہ تحریر کیا ہے " ہمکو پہلے پہل بنگال کے بڑے زمینداروں سے سابقہ ہوا اسوقت بربناے وجوہ متعلقہ پالسی قانوناً یہ اعلان کیا گیا کہ زمینداران مذکور اس طرح کامل طور پر مالک (اراضی) ہین جس طرح کہ وہ دوسرے فرقون کے حقوق و فوائد کو ملحوظ خاطر رکھکر ہوسکتے ہین۔ مدراس مین بھی یہی اعلان کیا گیا۔ تعلقداران اودھ سے اور کل اقسام کے مالکان (اراضی) اور عطیہ داران سے یا بروے قانون یا بذریعہ عطاے سندات ملکیت یہی اعلان کیا گیا۔۔۔۔بمقابلے ایسے اعلانات کے جو استنے بڑے حصہ رقبہ مزروعہ و مقبوضہ واقع برٹش انڈیا سے متعلق ہین یہ غیر ممکن معلوم ہوتا ہے کہ برٹش گورنمنٹ کو بطور مالک جملہ

ع Land Revenue in British India

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وقار محض ساٹھ ہزار گوروںکے بل پر نہین ہے برعکس اس کے انگریزونکا قومی اخلاق جس کو انگریزی مین نیشنل کیرکٹر کہتے ہین ہمارے قومی اخلاق سے اعلیٰ تر ہے ہم لوگ اپنے ذاتی نفع کے سودے مین قومی اور ملکی فرائض کو بھولے ہین برخلاف اسکے جو قوم ہم پر حکمران ہے اس کا ہر ایک فرد اپنے ذاتی وقار کو قوم کے مجموعی وقار پر قربان کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے یہی انگریزون کی عظمت کا راز ہے۔ پس ہندوستان مین ہر قسم کی ترقی کا دار مدار محض اس اصول کے ذہن نشین ہونے پر منحصر ہو کہ قومی اخلاق کا معیار بلند کیا جاے۔ محض پولٹیکل ترقی کی کوشش بے سود ہے۔ کیونکہ جب تک افراد قوم کے دلون مین جہالت تعصب اور خود غرضی کا مادہ موجود ہے اسوقت تک ان سے یہ امید رکھنا کہ وہ اپنے پولٹیکل فرائض کے ادا کرنے مین علو ہمتی سے کام لین گے عین نادانی ہے۔ جو لوگ محض حکام کی خوشامد کو اپنا مذہب سمجھتے ہین اور راے بہادری یا خان بہادری کے جنون مین اپنے بھائیون کا گلا کاٹنے کے لیے تیار ہین وہ آزادی اور ایمانداری سے اپنے ملکی اور قومی فرائض کو انجام نہین دے سکتے ہین۔ پولٹیکل عروج حاصل کرنے کے لیے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ قوم کی سوشل اور اخلاقی حالت درست کرنے کی کوشش کی جاے۔ ہندوستان مین جو عظیم الشان بانیان اصلاح پیدا ہوے اُنھون نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب سوم

سوشل اور مذہبی خدمات

قومون کے نبض شناس جانتے ہین کہ کسی سوسائٹی کا بننا یا بگڑنا اُسکی مجموعی اخلاقی قوت پر منحصر ہے اگر کسی ملک کے اخلاق قومی مین فرق آئے تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اُسکی پولیٹکل اور سوشل عظمت کا ستارہ ڈوبنے کو ہے کیونکہ جس قوم کے افراد مین بلند نظری عالی حوصلگی اور ایثار نفس کے جذبات فنا ہو جاتے ہین اور خود غرضی اور نفس پرستی دلون مین گھر کر لیتی ہین وہ قوم نظام معاشرت کے جملہ صیغون مین اُن دوسری قومون کے مقابلہ مین نیچا دیکھنے کے لیے مجبور ہوتی ہے جنمین اخلاقی عظمت کے جوہر زیادہ ترقی پر ہین اسی کا نام پولیٹکل اور سوشل زوال ہے ہندوستان مین اسوقت انگریزی سلطنت کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مذہب پر ہے اور ہندوؤن کے موجودہ ادبار اور زوال کا اصلی سبب یہ ہے کہ احکام مذہبی کی یاد ان کے دل سے فراموش ہو گئی ہے اور اُسپر طرّہ یہ ہے کہ اکثر مخرب اخلاق رسم و رواج زمانہ کی کجروی سے پیدا ہو گئے ہین جن سے دین و دُنیا دونون خراب ہوتے ہین مگر جنکو عوام الناس ہندو مذہب کا خاص جز خیال کرتے ہین اور اگر کوئی خدا کا بندہ ان سے انحراف کرتا ہے تو اُسے ملحد قرار دیتے ہین رائے نہال چند صاحب کے خیال کے مطابق مذہبی احکام سے لاعلمی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جو قوم ہم پر حکمران ہے وہ ایک غیر مذہب کی پابند ہے اور ہمارے اُمور دینی مین کسی صورت پر دخل دینا پسند نہین کرتی۔ اس لیے اسکولون اور کالجون کے نصاب تعلیم کے دائرہ سے مذہبی تعلیم خارج ہے اور ہمارے بچون کو دماغی تربیت کے ساتھ مذہبی تربیت کا سبق اسکول یا کالج مین نہین ملتا ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ ہماری تمام مذہبی دولت کے سرمایہ پر زبان سنسکرت کا قفل لگا ہوا ہے۔ سنسکرت زبان مین ملکہ پیدا کرنیکے لیے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ انسان دس پندرہ برس تک اپنی زندگی اسی خدمت کے لیے وقف کر دے۔ آج کل فکر معاش عوام الناس کو اتنی مُہلت نہین دیتی کہ وہ اپنے دُنیاوی اشغال کو ترک کر کے سنسکرت زبان کے دریا مین مذہبی احکام کے موتی نکالنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس اصول کو کبھی نظر انداز نہیں کیا سر سید احمد خان نے مسلمانوں کی پولیٹیکل عظمت قائم کرنے کے لیے پہلی کوشش یہ کی کہ ان کی تعلیمی اور اخلاقی نشو و نما کے لیے علیگڈھ کالج کی بنیاد ڈالی اور اپنی تصانیف کے ذریعے مذہبی اور سوشل بدعنوانیوں کا خاکہ اُڑایا۔ جسٹس رینڈے مرحوم نے تمام ہندوستان کے لیے ایک سوشل کانفرنس قائم کی جسکا اصل منشا یہ تھا کہ اہل ہند کے قومی اخلاق کی تکمیل ہو اور جو تباہی کے سامان اکثر سوشل اور مذہبی رسوم کے پردہ میں نظر آرہے ہین ان کا خاتمہ کیا جاے۔ رائے نہال چند صاحب بھی اس اُصول سے بیخبر نہ تھے آپکی قومی خدمات کا دائرہ محض پولیٹکل بحث و تحریک اور زمینداری کے معاملات کی اصلاح تک محدود نہ تھا۔ سوشل اور مذہبی اصلاح مین آپکو خاص دلچسپی تھی تعلیم مذہبی تعلیم نسوان کی اشاعت کے آپ خاص طور سے حامی تھے اور ہندوستان مین جو موجودہ طریقہ خیرات جاری ہے اور جسکی وجہ سے لاکھون روپیہ تلف ہو رہا ہے اسکی مناسب اصلاح کے لیے آپ ہمیشہ سرگرم رہے اسکے علاوہ متفرق سوشل اور اخلاقی بدعنوانیوں کی اصلاح کے لیے آپ نے ویش کانفرنس قائم کی جس سے ویش حضرات کو لاانتہا فائدہ پہونچا۔

تعلیم مذہبی | رائے نہال چند صاحب کا یہ عقیدہ تھا کہ اخلاقی عظمت کی بنیاد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوسرے باب مین نیک و بد اخلاق کی تشریح ہے جس کو سنسکرت مین "آچار اناچار" کہتے ہین اور یہ دکھلایا گیا ہے کہ "ترک" "خواہشات" و "تدابیر انسانی" وغیرہ کے کیا معنے ہین اخلاق نیک کسے کہتے ہین بزرگونکا ادب کس لیے ضروری ہے۔

تیسرے باب مین چارون ذاتون کی تخصیص اور اُنکے فرائض کا بیان ہے۔

چوتھے باب مین ہٹ۔ وُن سے سولہ سنسکارون کا ذکر ہے اس نمرہ مین پیدائش سے لیکر موت تک جتنے مرحلے انسان کو طے کرنا ہوتے ہین اِن کے انجام دینے کے اصول بتلائے گئے ہین۔

پانچوین باب مین طالبعلمون اور معلمونکے فرائض وحقوق کے متعلق احکام دینی درج ہین اور عورتون اور شودرون کی تعلیم کی حد قائم کی گئی ہے۔

چھٹے باب مین گھر گرست یعنے دُنیا دار کے فرائض کے زیرعنوان میان بیوی کے فرائض بچّون کی پرورش اور بدھوا بواہ وغیرہ کا ذکر ہے۔

ساتوین باب مین تت تیم یعنے شندھیا اور پوجا وغیرہ کی راہ بتلائی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے لیے غوطہ لگایا کرین۔ عوام الناس کی یہ کیفیت ہے۔
اب رہے رہنمایان دین یعنے ہمارے پنڈت جنکو زبان سنسکرت پر عبور حاصل ہے ان کے دماغ کی ساخت جُداگانہ ہے اور وہ عموماً ویاکرن کے پڑھنے مین اپنی تمام عمر صرف کر دیتے ہین اگر اس سے فرصت ملی تو ویدانت پڑھکر تارک الدنیا ہو جاتے ہین دھرم شاستر کی تعلیم یا ایسے علوم کا مطالعہ جنکو دنیادار کے فرائض سے تعلق ہے انکے لیے خارج از بحث ہے اور اگر کسی پنڈت کو دھرم شاستر مین دخل ہے تو وہ اُسکا عام فہم بھاشا مین ترجمہ کرنا کسرشان سمجھتا ہے۔
ان جملہ اُمور پر غور کرنے بعد رائے نہالچند صاحب نے ہندوؤنکے مذہبی قوانین کا ایک مجموعہ ۱۸۹۰ع مین سلیس اور عام فہم بھاشا مین شائع کیا جس کا نام سمرتی پرکاش رکھا ہے۔ اس مجموعہ مین ہندوؤن کے نظام معاشرت کے جملہ صیغون کے متعلق ایسے احکام درج ہین جنکا علم عوام الناس کے لیے نہایت ضروری ہے ایسے ضخیم مجموعہ مین جس کا حجم ساڑھے چار سو صفحہ کا ہے سترہ باب ہین پہلے باب مین آغاز آفرینش کا حال ہے اور دھرم شاستر کی نوعیت اور ماہیت کے متعلق احکام درج ہین۔

۸۔ اگست ۱۸۹۰ع

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سترھوین باب مین ھندو مذہب کے آخری صیفہ نجات یعنی "موکش" کا ذکر ہی رائے نہال چند صاحب نے یہ جملہ احکامات دینی منو کے دھرم شاستر سے اخذ کیے ہین کیونکہ ہر ملت اور طبقہ کے ہندو منوجی کو بلا تکلف دھرم شاستر کا سر چشمہ سمجھتے ہین۔ اور جو احکام دیگر سمرتی ہاے مین اندہین وہ بھی درج کیے گئے ہین تاکہ ہر رسالہ مین پورے احکام ایک جگہ جمع ہو جاوین۔

اس کتاب مین رائے نہالچند صاحب نے ایک معنی خیز دیباچہ لکھا ہے جسمین مستند کتب تاریخ سے یہ ثابت کیا ہے کہ زمانہ قدیم مین ہندوؤن نے مختلف علوم مین کیسی نمایان ترقی کی تھی۔ علم ہئیت ریاضی اور فلسفہ وغیرہ مین اس قوم کو کیسا ید طولی حاصل تھا۔ اور دنیا کے دوسرے ممالک ہندوستان کے خوشہ چین تھے۔ مثلاً انوار سہیلی کے دیباچہ مین لکھا ہے کہ نوشیروان کی خواہش کے مطابق بزرجمہر طبیب آریہ ورت (ہندوستان) مین آیا اور اُس نے عرصہ دراز تک یہان رہ کر کتاب مذکور کا ترجمہ سنسکرت سے پہلوی زبان مین کیا اس کے بعد ابو جعفر خلیفہ ثانی کے حکم کے مطابق امام ابوالحسن نے ہندوؤن کی اس یادگار تصنیف کا ترجمہ عربی زبان مین کیا۔ اسکندر اعظم کے حالات مین لکھا ہے کہ یہ علم دوست بادشاہ جب ہندوستان سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آٹھوین باب مین شرادھ اور برہمنون کے کھلانیکا بیان ہے۔

نوین باب مین دان و دھرم خیرات کی سبیل بتلائی ہے۔

دسوین باب مین "شدھی" کا مسئلہ درج ہے یعنی یہ دکھایا گیا ہے کہ کھانے پینے مین کن کن اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے۔

گیارھوین باب مین راج نیت کے بارہ مین احکام دینی لکھے گئے ہین جن کے پڑھنے سے ان لوگون کو مدد مل سکتی ہے جو سرکاری ملازم ہین یا میونسپل کمشنر ہین یا جنکو عدالتون مین بحیثیت گواہ یا سائل کے جانا ہوتا ہے۔

بارھوین باب مین اُن غیر معمولی فرائض کا بیان ہے جنکا انجام دینا آپت کال یعنی کسی خاص مصیبت کے وقت مین ضروری ہوتا ہے۔

تیرھوین باب مین پراشچت کے اصول اور قواعد بیان کیے گئے ہین۔

چودھوین باب مین بان پرست آشرم کا بیان ہے یعنے زندگی کے اُس آخری حصہ کے فرائض بتلائے گئے ہین جبکہ انسان تارک الدنیا ہوکر کسی جنگل مین جاکر عبادت حق مین مصروف ہوجاتا ہے۔

پندرھوین باب مین تارک الدنیا فقیرونکے فرائض درج ہین۔

سولھوین باب مین مسئلہ تناسخ پر بحث کی گئی ہے اور آخری ستلہنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عظمت کی تائید مین پیش کیے ہین۔ اور موجودہ زوال پر ذیل کے پرورد اور عبرت آمیز الفاظ تحریر کیے ہین۔

"حیف کہ اس (ہندوستان) کے باشندے حالت غلامی اور محکومی کو پہونچگئے اور ان کو وحشی اور نیم وحشی کے لقب سے وہ لوگ پکارتے ہین جو کسی وقت مین خود وحشی اور نیم وحشی تھے۔ کیا تو تمام روے زمین پر ہزارون اشیا مایحتاج یہین سے جاتی تھین اور بالعوض ان کے لاکھون من سونا چاندی ہر اقلیم سے آتا تھا یا اب وہی ہندوستان ہے کہ دوسرے ملکون کا دست نگر ہوگیا وہان سے اشیاء مایحتاج آتی ہین اور یہان سے بالعوض اس کے بھرے ہوے سونے چاندی کے جہاز جاتے ہین گویا جو فرق رات اور دن مین ہے وہ ہوگیا۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ ہندوستان کا بنایا ہوا پارچہ انگلستان کو جاتا تھا۔ اہل فرنگ نے بنگال مین آکر کوٹھیان قائم کین اور ہندوستانی جولاہون کو بہت روپیہ خرچ کر بنگال مین فراہم کرکے آباد کیا تاکہ بہ کثرت کپڑا بُنا جائے برخلاف اس کے اب وہ زمانہ ہے کہ ہر قسم کا پارچہ انگلستان سے آتا ہے اور ایک پارچہ پر کیا موقوف ہے سوئی سُوت دیا سلائی تک وہین سے آتا ہے اور طرفہ یہ ہے کہ جو نعمتین پرمیشر نے ہمکو عطا کر رکھی ہین اُن کو بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رخصت ہوا تو یہان کے چار پنڈتون کو بہ ہزار منت وسماجت اپنے ساتھ لے گیا اور ارسطو نے جو سکندر کا وزیرا ور افلاطون کا شاگرد تھا ان پنڈتون سے فلسفہ مین سبق لیا۔

سید احمد خان صاحب "تہذیب اخلاق" کی چوتھی جلد کے چودھوین نمبر مین تحریر فرماتے ہین کہ "حساب مین بھی مسلمانون نے کم توجہ نہین کی اُنھون نے ہندوؤن سے مراتب اعداد کا رکھنا سیکھا اور اسی لیے اسکا نام اُنھون نے اعداد ہندسہ رکھا۔ فن جبر و مقابلہ کی نسبت اختلاف ہے بعض مسلمانونکو اسکا موجد بیان کرتے ہین مگر صحیح یہ ہے کہ مسلمانون نے یہ علم ہندوستان کے پنڈتون اور یونان کے عالمون سے اخذ کیا مگر پھر اس مین بہت سی ترقی کی اُنھون نے ہندوستان مین سفر کیا وہان سنسکرت سیکھی اور سنسکرت کی دو مشہور کتابین "چرک" اور "شلشرت" عربی زبان مین ترجمہ کین سب سے پہلے سنہ ۱۵۶ ہجری مین موسی بن موسی الفزاری نے سنسکرت کا ترجمہ شروع کیا پھر محمد بن اسمعیل خود ہندوستان مین آیا اور اسکے بعد دس عالم ہندوستان مین آئے اور ہندوؤن کے علوم کی کتابون کو عربی مین ترجمہ کیا۔ اسی صورت پر لے صاحب نے مستند کتابون سے اور اکثر "اقتباس" ہندوؤنکی قدیم تہذیب کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس اخلاق قومی کے درست کرنے کے لیے وہ مذہبی تعلیم کو ضروری سمجھتے تھے۔ کیونکہ جیسا کہ پیشتر عرض کیا گیا ہے ان کا خیال یہ تھا کہ اخلاق کی بنیاد مذہب پر ہے۔ لیکن اس موقع پر اس امر کی تشریح ضروری ہے کہ رائے نہالچند صاحب مذہب کا لفظ کن معنون مین استعمال کرتے تھے آجکل مذہب کی آڑ مین سیکڑون بدعنوانیون کی پردہ پوشی کی جاتی ہے۔ ایک طبقہ تو اُن شرعی شہدون کا ہے جو اکثر سادھون اور پنڈٓون یا پجاریون کے لباس مین ہندوؤن کے مندرون اور پرستش گاہون مین خلق خدا کے تباہ کرنے کے لیے بیٹھے ہوے ہین اور جنکو حرام کاری اور بدچلنی کی مجسم تصویر سمجھنا چاہیئے۔

ان شیطان پرست پنڈتون اور پجاریون کی وجہ سے ہندوؤن کے تیرتھ اور جاترا کے اکثر مقامات روحانیت کے مرکز ہونے کے بدلے بدکاری کے گھر ہو گئے جہان ہر سال سیکڑون معصوم بچون اور بدنصیب عورتون کے ایمان و آبرو کا نذرانہ چڑھتا ہے رائے نہال چند صاحب مذہب کے ایسے مجاورون کے سخت خلاف تھے بلکہ ان کو قانون گرفت مین لانے کے لیے وہ ہمیشہ ساعی رہے دوسرا طبقہ اُن "پیران پارسا" کا ہے جو مذہب کے معنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

استعمال مین لانے کے لیے غیرون کی استعانت کے محتاج ہین یعنے وہی رُوئی ریشم چمڑہ تیل وغیرہ جو یہان پیدا ہوتا ہے ولایت جاتا ہے اور ولایت کے کاریگر انھین سے مال تیار کرکے یہان بھیجتے ہین اور لکھوکھا کروڑہا روپیہ پیدا کرتے ہین ـــ یہ سب نتیجہ بے علمی اور جہالت کا ہے جو مُلک مین پھیلی ہوئی ہے"

لیکن اس "لاعلمی اور جہالت" کی وجہ سے ہندوؤن پر جو ادبار کی گھٹا چھائی ہوئی ہے اسکا اثر رائے نہال چند صاحب کے دردمند دل پر یہ نہین ہوا کہ وہ آیندہ ترقی سے نا اُمید ہوگئے ہون اُن کو ہندوؤن کی آبائی ذہانت اور قدرتی شرافت مین کافی عقیدہ تھا اور اُن کی عقیدت مند آنکھون کو مایوسی کی تاریکی مین صبح امید کی روشنی کا پرتو دکھائی دیتا تھا اس قومی ادبار کا ان کے دل پر صدمہ ضرور تھا مگر یہ صدمہ ایسا نہ تھا کہ ان کی کمر ہمت توڑ دے۔ اور یہی مردمیدان کا اصلی جوہر ہے۔ بقول شاعر ؎

ملے ہون تو یہ سپاہی سے کہ منزل نہین

رائے صاحب کو کامل یقین تھا کہ اگر ہندوؤن کا اخلاق قومی درست ہو جائے تو ان کی گذشتہ عظمت کے دن واپس آسکتے ہین اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ہربرٹ اسپنسر کے فلسفہ کی مدد سے مذہبًا جائز قرار دیتے ہین -
یہ تعلیم یافتہ مذہبی شعبدہ پرداز جسقدر نقصان مُلک کو پہونچا رہے ہین
وہ جاہل ہندوؤن اور سادھوؤن کی ریاکاری سے زیادہ مُہلک ہے
کیونکہ انکو دیکھکر عوام الناس کو یہ کہنے کا موقع مِلتا ہے کہ فلان
صاحب نے ایم۔ اے پاس کیا ہے لیکن وہ اب تک دو ہاتھ کی
سُنکھار رکھتے ہین اور جب کسی سنّیاسی یا سادھو کو دیکھتے ہین تو ڈنڈوت
کرتے ہین اور یہ منطق نہین چھانٹتے کہ ان سادھوؤن کے اعمال کیسے ہین
بس جب ایسے قابل لوگ ایسا کرتے ہین تو ہمکو کسی ایسے معاملہ مین
شک کرنا جس پر مذہب کا سایہ پڑ گیا ہے کفر مین داخل ہے لیکن
رائے نہال چند صاحب کا یہ مذہب نہ تھا۔ وہ مُتشی مذہب کو عزت کی
نگاہ سے نہین دیکھتے تھے اور جو رواج ہندوؤن مین دھرم شاستر کے
خلاف جاری ہین ان کی تردید بآواز بلند کرتے اور اُن بدعنوانیون کو
"آریہ ورت کے دامن پر سخت بدنُما داغ" خیال کرتے تھے۔ مثلاً
اس کتاب کے دیباچہ مین رائے صاحب موصوف نے صاف صاف
لکھا ہے کہ صغرسِنی کی شادی اور "گونہ" دینے کی رسم جو ہندوؤن مین
جاری ہے اور جسکو لوگ جُزو مذہب سمجھنے لگے ہین احکام دینی کے خلاف ہے
قطعًا ترک ہونے کے قابل ہے ان کے نزدیک مذہب کے معنے یہ تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ سمجھتے ہین کہ برہمنون کو خوب کھانا کھلائے دونون وقت گھنٹہ ہلائے اور انگریزی پڑھے لکھے لوگون کو ملحد اور کافر کہا کرے بس یہی شان مذہب ہے۔ اِن لوگون کے نزدیک کوئی شخص کیسا ہی فاسق اور بدکار کیون نہ ہو لیکن اگر وہ مذہب کے نمائشی رسوم کی پابندی کرتا ہے تو وہ قابل پرستش ہے برعکس اس کے کوئی مرد خدا کتنا ہی پاک باطن اور حق پرست کیون نہ ہو لیکن اگر وہ محض فروعات مذہب کی پابندی نہین کرتا ہو تو وہ گردن زدنی ہو بقول شاعر ؎

حق پرستی کی جو مین نے بت پرستی چھوڑکر
برہمن کہنے لگا الحاد کا بانی مجھے

افسوس یہ ہے کہ اِس فرقہ مین اکثر تعلیم یافتہ حضرات بھی شامل ہین جنکا دماغ مغربی تعلیم کی اثر سے یہ محسوس کرنے لگا ہے کہ محض فروعات مذہب کی پابندی اصل مذہب نہین ہے مگر جنکا دل محض اخلاقی بزدلی کی وجہ سے ان فروعات کے ترک کرنے کے لیے آمادہ نہین ہوتا ہے یہ لوگ مذہب کو عادۃً نباہتے ہین اور اصول راست کی پابندی کو عادت پر قربان کرکے مذہب کے ابتدائی اصولون کا خون کرتے ہین چونکہ عادات قدیم کے ترک کرنے مین اُن کو دلی تکلیف ہوتی ہے لہذا وہ اِس خود غرضی اور اخلاقی بزدلی کو جان اسٹوارٹ مل کے منطق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اول جسقدر سمرتی ہاے کے ترجمے فارسی وارُدو دیہات مین موجود تھے انکو فراہم کیا۔ بعد ازان پنڈتان ذوالفہم کی استمداد سے اِن کو صحیح کیا۔ دیگر پستکو نکا انتخاب کر کے برسُون کی جانکاہ کوشش کے بعد اس مجموعہ کو مُرتب کیا۔"

طریقہ خیرات کی اصلاح ہندوؤن کے دل سے احکام مذہبی کے فراموش ہوجانے کا ایک بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت لاکھون ساوھو اور سنیاسی جن کے اشتغال پسندیدہ نہین ہین اور جن مین اور رُوحانیت مین اسقدر بیر ہے جیسا کہ آگ پانی مین محض اس بُنیاد پر دُوسرون کی خیرات پر بسر کرتے ہین کہ ان کے گلے مین شنگرفی کفنی پڑی رہتی ہے یا مصنوعی بالونکی جٹائین سر سے لپٹی رہتی ہین۔

انکو دونون وقت اچھے سے اچھا کھانا ملتا ہے اور عوام الناس اِن کا، ہُا ورہ

ع٥ کتب مُندرجہ ذیل سے اس مجموعہ کے مُرتب کرنے مین مدد لی گئی ہے۔

۱۔ منوسمرتی (سنسکرت)

۲۔ وشِشٹھ (سنسکرت)

۳۔ پاراشری (سنسکرت)

۴۔ وشنو (سنسکرت)

۵۔ یاگیولیکھ (آلخ) دیکھو صفحہ ۲۳ دیباچہ سمرتی پرکاش)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ انسان کے پاکیزہ عقائد کا اثر حرکات و سکنات کا جزو اعظم ہو جاوے۔
چنانچہ دیباچہ مذکور مین فرماتے ہین :۔
"تہذیب اخلاق اور سچی نکوکاری بلا تعلیم مذہبی کے عام لوگونکے دلون مین پیدا نہین ہو سکتی ....
اصل نکوکاری وہ ہے کہ ہر وقت پرمیشر کو حاضر و ناظر جان کر خفیہ و اعلانیہ بدکاری سے احتراز کرے اور نکوکاری کو اختیار کرے اور یہ مدعا صرف تعلیم مذہبی سے حاصل ہو سکتا ہے" اور اسی غرض کی تکمیل کے لیے یعنے عوام الناس مین مذہبی تعلیم کی اشاعت کے لیے "دھرم پرکاش" تصنیف کی جس مین ایسے احکام مذہب منتخب کر کے لکھے گئے ہین جنکا تعلق ہندوؤن کی عملی زندگی سے ہے۔ یہ کتاب نہایت جامع و نافع ہے اور بڑی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔ جیسا کہ رائے صاحب موصوف خود دیباچہ مین لکھتے ہین "گو کہ مجھسے بے علم و کم فہم اور وائم المرض (شخص) سے ایسے مہم عظیم کا انجام پانا دشوار بلکہ محال نظر آیا لیکن بہ اعتبار

مشکلے نیست کہ آسان نشود
مرد باید کہ ہراسان نشود

اس بار عظیم کو اپنے اوپر لیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور کم مایہ ملک مین اگر یہی روپیہ تعلیم یا صنعت و حرفت کی اشاعت مین صرف کیا جاے تو کتنا فائدہ ظہور مین آسکتا ہے۔

علاوہ اسکے سادھوؤنکا عموماً دستور یہ ہی کہ یہ نابالغ لڑکونکو مان باپ سے چھڑا اپنا چیلا کر لیتے ہین اور اس طرح اپنی تعداد بڑھانے کا سلسلہ قائم رکھتے ہین۔

یہ معصوم لڑکے اگر ان سادھوؤن کے پھندے مین نہ پھنسنے پائین تو وہ تعلیم پا کر یا کوئی پیشہ سیکھ کر زیادہ خوش اسلوبی سے زندگی گذار سکتے ہین اور ملک و قوم پر ایک بار ہونے کے بدلے اپنا پیٹ آپ پال سکتے ہین لہٰذا ایسے مفت خور فقیرون کی تعداد کم کرنے کے لیے رائے نہال چند صاحب کی کوشش مسلسل جاری رہی اُنکا یہ خیال تھا کہ یہ قوم کا خون جونک کی طرح چوس لیتے ہین اور کاہلی اور بد اعمالی کی لتون کو فروغ دیتے ہین۔ چنانچہ رائے صاحب موصوف نے اس مسئلہ کے متعلق تقریباً تین سو خطوط اپنے مختلف ہندو مسلمان احباب کے نام تحریر کیے اور اُن سے مشورہ طلب کیا علاوہ اس کے اکثر اخبارون مین بھی اس مضمون کو چھیڑا اور آخر مین کافی بحث اور مشورے کے بعد پہلی نومبر سنہ ۱۹۱۰ء کو ایک یادداشت "یتیم اور نابالغ فقیرون" کے عنوان سے شائع کی جسمین موجودہ طریقہ خیرات کی اصلاح کے لیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خود غرضی کی تصویر ونکی پرستش کرتے ہین جانسن نے جوکہ انگلستان کا
ایک مشہور اور باقتدار مُصنف ہے۔ اپنے زمانہ یعنے سترھوین صدی کا
رنگ دیکھکر یہ لکھا ہے کہ جب کسی بد معاش کو کہین ٹھکانا نہین ملتا ہے
تو وہ اپنی بد اعمالیون کا پردہ رکھنے کے لیے خادم قوم بنجاتا ہے اور
حُبُ الوطنی کے دامن مین پناہ لیتا ہے انگلستان کے لیے جانسن کا
یہ مقولہ صحیح ہو یا نہ ہو لیکن اس مین کلام نہین کہ اس وقت
ہندوستان مین یہ کیفیت ضرور ہے کہ انسان کیسا ہی بدمعاش
اور بدکار کیون نہ ہو لیکن اگر اسنے مذہب کا لبادہ اوڑھ لیا ہے
تو پھر اس سے کوئی باز پُرس نہین کر سکتا کہ تیرے دامن پر کیسے کیسے
نجاستون کے داغ ہین۔ اس ضعیف الاعتقادی اور جہالت کا نمونہ
یہ ہے کہ اسوقت ہندوستان مین بروے مردم شُماری تقریباً بچاس لاکھ
ایسے ردخلائق انسان موجود ہین جنھون نے گداگری اپنا پیشہ کر لیا ہے
اور جو بلا وجہ دوسرون کی خیرات پر گذر کرتے ہین اور روز و شب اپنا
نامۂ اعمال سیاہ کیا کرتے ہین۔ اگر ایسے فقیرون کا خرچ کم سے کم
تین روپیہ ماہوار فی کس رکھ لیا جاے تب بھی ٹمک کو ان کی ذات پر
۱۸ کرور روپیہ سالانہ صرف کرنا پڑتا ہے ہندوستان کے ایسے مفلس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ فقیر عدالت کو یہ اطمینان نہ دلا سکے کہ نابالغ مذکور کو اپنے پاس رکھنے کا حق قانوناً اُسے حاصل ہے تو عدالت کو یہ اختیار دیا جاوے کہ وہ نابالغ کو کسی یتیم خانہ میں بھیجدے یا اُسے کسی ایسے معتبر شخص کے سپرد کر دے جو اُس کا ہم مذہب ہو اور تا زمانہ بلوغ نابالغ کی پرداخت کا ذمہ لے۔ اسکے بعد نابالغ کو اختیار ہے کہ جو چاہے کرے دوسری تجویز رائے صاحب موصوف کی یہ تھی کہ یتیم اور نابالغ فقیروں کی تعلیم و پرورش کے لیے مناسب طور پر یتیم خانے قائم کیے جائیں۔ رائے صاحب کی ان تجاویز کی تائید ملک کے روشن خیال حضرات نے کی۔

دان پرکاش اس یادداشت کے شائع کرنے کے سال بھر بعد رائے صاحب موصوف نے ایک کتاب "دان پرکاش" کے عنوان سے شائع کی اس کتاب میں دوسو اشلوک منو سمرتی۔ باگ ولگت اور پاراسر وغیرہ سمرتیوں سے اخذ کرکے درج کیے ہیں جنکے پڑھنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ موجودہ زمانہ میں جو ہندوؤں میں خیرات کا طریقہ جاری ہے وہ دھرم شاستر کے احکام سے کسقدر خلاف ہے رائے صاحب نے اس کتاب میں یہ تلقین کی ہے کہ موجودہ طریقہ خیرات کی اصلاح اس طرح کی جاوے کہ منفردہ خیرات کے بدلے خیراتی فنڈ قائم کیے جائیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دو وقتا اسیر پیش کیں۔ رائے صاحب کی پہلی تجویز یہ تھی کہ گورنمنٹ کوئی ایسا قانون نافذ کرے جسکی رو سے کوئی نابالغ شخص گداگری کا پیشہ نہ اختیار کر سکے اس تجویز کے متعلق رائے صاحب نے ذیل کے طریقہ بتلائے تھے۔

(الف) اوّل یہ کہ اس امر کا قانوناً اعلان کر دیا جاوے کہ کوئی ایسا شخص جسکی عمر اٹھارہ یا (اکیس ۲۱) سال سے کم ہو گداگری اپنا پیشہ نہ کر سکے۔

(ب) والدین کے لیے اپنے بچّون کا ایسے لوگون کے حوالہ کر دینا جنکا پیشہ گداگری ہے قانوناً ناجائز قرار دیا جاوے۔

(ج) نابالغ اشخاص کے لیے فقیر کی حیثیت سے کوچہ گردی کرنا قانوناً ممنوع قرار دیا جاوے۔

(د) جو شخص قوانین متذکرہ بالا کی خلاف ورزی کرے اُسپر دس روپیہ تک جرمانہ کیا جاوے۔

(ہ) کسی نابالغ فقیر کے ہم مذہب اشخاص کی تحریک پر پولیس کو یہ اختیار دیا جاوے کہ وہ ایسے فقیر کو اپنی حراست مین لے کر حاکم ضلع کی خدمت مین باضابطہ تحقیقات کے لیے روانہ کرے۔

(و) اگر کسی فقیر کے پاس کوئی نابالغ لڑکا دیکھا جاوے اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیے جاتے ہین۔

ہندوؤن مین عورتین طرح طرح کے برت کرتی ہین اور برت کرنے کے تین چار مہینے بعد ایک رسم اُدیاپن کے نام سے ادا کی جاتی ہے جسکے حیلہ سے پروہت کو بہت کچھ نقد روپیہ زیور اور کپڑا وغیرہ وصول ہوتا ہے۔ رائے صاحب کے خیال کے مطابق اس قسم کی خیرات سے عورتون کو کسی قسم کا روحانی ثواب تو حاصل نہین ہو سکتا لیکن یہ ضرور دیکھا گیا ہے کہ متحمل فاقہ کرنے سے ان کی تندرستی تباہ ہو جاتی ہے۔ اور اُن کی اولاد کی صحت پر خراب اثر پڑتا ہے۔

یا اکثر بیوہ عورتون کو پروہت یہ ہدایت کرتے ہین کہ تلسی اور سالگرام کا بیاہ کرین تاکہ آیندہ جنم مین اُن کا سہاگ قائم رہے اس لڑکون کے کھیل مین ہزارون روپیہ اکثر صرف کیا جاتا ہے جو پروہت کے گھر جاتا ہے۔ کیونکہ لڑکی (تلسی) بیوہ عورت کی ہوتی ہے اور لڑکا (سالگرام) پروہت کا ہوتا ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ ہندوؤن کا روپیہ کن کن لغویتون مین تباہ ہوتا ہے۔ درخت کے ساتھ پتھر کا ازدواج کرنا مذہب کو بازیچۂ طفلان بنانا ہے۔ بقول رائے صاحب موصوف کے اگر "تلسی" کا بیاہ پیپل کے ساتھ کیا جائے تو کچھ مناسبت بھی ہے کہ دونون درخت ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جنکی مدد سے سنسکرت کی تعلیم کے مرکز ملک مین قائم کیے جائین تاکہ ہندوؤن کو اپنی اصلی مذہب کی روشنی نظر آئے اور جہالت کی تاریکی دور ہو اور علاوہ اسکے اس مشترکہ کوشش کے سرمایہ سے یتیم خانے شفا خانے اور محتاج خانے پاٹ شالہ اسکول وغیرہ قائم کیے جائین۔ کتاب کے آخر مین رائے صاحب موصوف نے چند اور بھی مثالین ہندوؤن کی خیرات کی پیش کی ہین جن سے دھرم شاستر کے احکام کی سراسر خلاف ورزی ہوتی ہے۔ مثلاً ہندوؤن مین ایک طریقہ دان کا یہ ہے کہ اولاد ہونے۔ بیماری رفع کرنے یا روزگار وغیرہ ملنے کے لیے انوشٹان کرائے جاتے ہین۔ ہزارون روپیہ اس غرض سے برہمنون کی نذر کیا جاتا ہے کہ وہ کسی منتر کا جاپ کرین یا کسی پستک کا پاٹ کرین۔ تاکہ ستارون کی گردش کی وجہ سے جو تکلیف ہے وہ رفع ہو جائے یا کوئی خاص مقصد حاصل ہو جائے۔ رائے صاحب موصوف کی رائے کے مطابق یہ طریقہ خیرات کا قابل اعتراض ہے۔ اول یہ کہ ہندو مذہب کے مطابق خیرات کا اصلی جوہر یہ ہے کہ بلا کسی صلہ کے امید کے عمل مین لائی جائے اور دوسرے یہ کہ جس شخص کے ساتھ سلوک کیا جائے اُس سے کسی قسم کی محنت معاوضہ مین نہ لی جائے اس خاص صورت مین یہ دونون اُصول نظر انداز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محتاج ہین ورنہ شیخ سعدی کا مقولہ صادق آئیگا۔

نکوئی با بدان کردن چنان است
کہ بد کردن بجاے نیک مردان

دان دھرم پرچارنی سبھا — اس صیغہ مین راے صاحب موصوف کی مسلسل کوشش ہمیشہ جاری رہی چنانچہ ایک کرشمہ اس کا یہ بھی تھا کہ آپ نے ایک انجمن اصلاح "دان دھرم پرچارنی سبھا" کے نام سے قائم کی جسکا پہلا جلسہ بتاریخ ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۸ء بمقام ہردوار منعقد کیا گیا تھا۔ اس انجمن کے مقاصد حسب ذیل تھے۔

(الف) اول یہ کہ جو وقف خیرات کے لیے صوبجات آگرہ واودھ و پنجاب مین قائم ہین اُن کے مفصل حالات رسالون کی شکل مین شائع کیے جائین تا کہ عوام کو معلوم ہو کہ جائداد وقف شدہ کی آمدنی کیا ہے اور اغراض و مقاصد وقف کیا ہین۔

(ب) دوم یہ کہ جو لوگ وقف کرنا چاہتے ہین اُن کو جائداد وقف شدہ کے انتظام و نگرانی مین کافی مدد دی جاے اور کہین انتظام قابل اعتراض ہو تو بذریعہ عدالت یا کسی دوسرے طریقہ سے درستی و اصلاح کی کوشش کیجاے۔

(ج) تیسرے یہ کہ جو لوگ جہالت یا لاعلمی کی وجہ سے دھرم شاستر کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

علاوہ بریں تیرتھون پر سیکڑون ہزارون روپیہ پنڈون اور پجاریون کو دیا جاتا ہے۔ جنکی زندگی عموماً جہالت لاعلمی عیش پسندی اور بدکاری کی عبرت آمیز تصویر ہوتی ہے۔ یہ روپیہ واقعی دریا مین بہایا جاتا ہے رلے صاحب نے اس قسم کی خیرات کو ناجائز قرار دیا ہے۔ ہردوار مین مردون کی ہڈیان برہم کنڈ مین ڈالی جاتی ہین اور اُن کے ساتھ کچھ روپیہ بھی دریا بُرد ہوتا ہے۔ اس پر طُرّہ یہ ہے کہ ہڈیان ڈالنے کے قبل پنڈے اپنی فیس وصول کر لیتے ہین تب ہڈیان ڈالنے کی اجازت دیتے ہین۔ رلے صاحب کے خیال کے مطابق یہ دان کا طریقہ بالکل دھرم شاستر کے خلاف ہے۔

اسی صورت پر رائیصاحب نے یہ تحریر فرمایا ہو کہ سادھوؤن اور سنیاسیون کو کپڑا دینا یا روپیہ نذر کرنا یا ریل کے سفر کے لیے ٹکٹ خرید کر دینا محض فضول ہے کیونکہ یہ سنیاسی عموماً ننگے بھیارے ہوتے ہین اور حرام خوری اُن کا شرعی پیشہ ہوتا ہے۔ ان بدعنوانیون کا پردہ فاش کرنے کے بعد اپنے ہم وطنون سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ کم سے کم پانچ روپیہ فیصدی اور زیادہ سے زیادہ دس روپیہ فیصدی اپنی آمدنی کا خیرات کی مد مین صرف کرین اور ایسے طریقے خیرات کے اختیار کرین جن سے واقعی اُنھین بیکسون کی مدد ہو جو مدد کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہندوؤں کی مذہبی کتابوں مین خیرات کا پہلا اُصول یہ قرار دیا ہے کہ بلاغرض ہو لیکن زمانہ کی اُلٹ پلٹ نے اس اُصول کو نیست و نابود کردیا۔ اس وقت جو خیرات جاری ہے اُس کا اصلی منشا یہ ہے کہ عقبیٰ کے بنک مین روپیہ جمع ہوتا رہے اور مرنے کے بعد مع سود کے واپس ملے۔ تمام دان دھرم جو تیرتھون پر ہوتا ہے وہ محض پرلوک سُدھارنے کے لیے ہوتا ہے۔ پنڈون اور پروہتون کی خودغرضی کا جال اس وسیع پیمانے پر پھیلا ہوا ہے کہ تمام ہندو اُن کے شکار ہو رہے ہین جو ہندو خیرات کرتا ہے وہ پہلے یہ سوچ لیتا ہے کہ اس سے کسی قسم کا روحانی ثواب حاصل ہوگا کہ نہین یہی وجہ ہے کہ اس وقت لاکھون روپیہ کے مندر اور گھاٹ تعمیر ہوئے ہین اور سیکڑون روپیہ خرچ کرکے برہم بھوج روزانہ کیے جاتے ہین لیکن یتیم خانون شفاخانون اسکولون کے لیے روپیہ میسر نہین آتا ہے سنٹرل ہندو کالج کتنے عرصہ سے بنارس مین قائم ہے لیکن اس وقت تک ۲۲ کروڑ ہندوؤن سے اس کالج کے لیے کافی سرمایہ بہم نہین ہو سکا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ خودغرضی اور خام طبعی ہندوؤن کے رگ و پے مین سرایت کرگئی ہے وہ رفاہ عام کے لیے خرچ کرنا محض فضول اور عبث خیال کرتے ہین۔ یا فرداً فرداً فضول طریقہ سے خیرات کرتے ہین مذہبی زوال کی وجہ سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُصولون کے خلاف خیرات کر رہے ہین ان کو اس امر کی تلقین کی جاے۔ کہ وہ اپنے روپیہ کو ضائع نہ کرین اور مناسب طریقے سے خیرات کرین۔

(۴) چوتھے یہ کہ منفردہ خیرات کے بدلے مشترکہ کوشش سے خیرات کے سرمایہ قائم کیے جائین اور شفا خانے یتیم خانہ وغیرہ مُلک مین کھولے جائین۔

(۵) پانچوین یہ کہ اس انجمن کے اغراض و مقاصد کی توسیع کے لیے وقتاً فوقتاً جلسے منعقد کیے جائین رسالے شائع کیے جائین اور دیگر ضروری تدابیر عمل مین لائی جائین۔

رائے صاحب موصوف اس انجمن کے سکریٹری تھے اور اُنھون نے حسب عادت اسکے مقاصد کی اشاعت مین سخت کوشش فرمائی اور ایک رسالہ "دھرمالیہ دیپکا" کے عنوان سے پہلی جون ۱۹۰۹ء کو شائع کرنا شروع کیا جسمین وقف شدہ جائدادون کا تفصیلوار حال درج ہے۔ اسکو انجمن مذکور کی عملی کارروائی کا ایک نمونہ سمجھنا چاہیے افسوس ہے کہ مُلک کے دیگر بانیان اصلاح طریقہ خیرات کی اصلاح کی طرف اُس سرگرمی سے رجوع نہین ہین جو کہ رائے نہالچند کی کوششون سے مترشح ہے اسوقت ہندوؤن کا کروڑون روپیہ خیرات کے لیے وقف ہے لیکن اس کثیر مقدار کا نہایت قلیل حصہ کار خیر مین صرف ہوتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُمرا اور جاگیردارا اور تعلقہ دار وغیرہ مغربی تہذیب اور مغربی تعلیم کی روشنی سے بے بہرہ نہ رہین اور باقاعدہ تربیت سے انکے اخلاق کی تکمیل ہو تاکہ جس وقت اُن کو اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے کا موقع ملے تو وہ خوش اسلوبی سے اپنی خدمات کو انجام دے سکین۔ چنانچہ سنہ ۱۹۰۲ء مین لارڈ کرزن صاحب بہادر نے کلکتہ مین ایک کانفرنس اس مسئلہ پر غور کرنے کے لیے منعقد کی تھی اور یہ خیالات ظاہر فرمائے تھے کہ رؤسا اور اُمرا کو نئے اُصولون پر تعلیم دینے کی اصلی غرض یہ ہے کہ اُن کی معلومات کا دائرہ وسیع ہو تنگ نظری اور تنگ خیالی کے اثر سے وہ محفوظ رہین اور اُن کے اخلاق کی نشو و نما ہو۔ لیکن اصلی واقعات کو دیکھتے ہوئے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ تعلیمی اغراض رؤسا و اُمرا کے کالجون مین پورے نہین ہوتے ہین سررشتہ تعلیم کی پانزدہ سالہ رپورٹ کے پیراگراف نمبر ۵۶۹ مین اُن کالجون کے متعلق ذیل کے الفاظ پائے جاتے ہین "نصاب تعلیم مین ہر جگہ انگریزی زبان ایک ضروری جزو ہے۔ لیکن موجودہ طرز تعلیم کا اثر یہ ہو کہ طالبعلمونکو بامحاورہ انگریزی مین گفتگو کرنا ضرور آجاتا ہے لیکن صحیح عبارت لکھنا یا معمولی باتون کو چھوڑ کر دیگر مسائل پر انگریزی مین بحث کرنا ان کے

؎ رپورٹ مین ابتداے سنہ ۱۸۹۷ء لغایت سنہ ۱۹۰۲ء پیراگراف نمبر ۵۶۹۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اخلاقی زوال درپیش ہے۔ بلند نظری اور عالی حوصلگی کے جذبات فنا ہو گئے ہین۔ مذہب ہے تو اسقدر رہے کہ اپنی نجات ہو جاسے اور اخلاق کے معنے یہ ہین کہ رشوت لے کر برہم بھوج کیا جاے پس ایسی صورت مین رفاہ عام کے لیے خیرات کرنا کس طرح کار خیر خیال کیا جاے اس وقت ایسے ایسے مالدار ہندو محض اس صوبہ مین موجود ہین جنکے قلم کی ایک گردش سے لاکھون روپیہ کے چک ہندو یونیورسٹی کے سکریٹری کے پاس پہونچ سکتے ہین۔ لیکن وہ کافی مدد نہین دیتے اور خود پرستی اور عیش پرستی کے مقابلہ مین قومی رفاہ اور مذہبی رفاہ کا خیال نہین آتا رائے نہال چند صاحب کی اصلی کوشش یہ تھی کہ خیرات کے ساتھ جو خود غرضی کے جذبات ہندوؤن مین وابستہ ہین وہ نیست و نابود ہو جائین اور رفاہ عام کے لیے مشترکہ خیرات کی مدد سے یتیم خانہ شفاخانہ اور تعلیمی مرکز قائم کیے جائین۔

والیان ملک اور تعلقہ داران وغیرہ کے لڑکون کی تعلیم

ہندوستان مین والیان ملک کے لڑکون کی تعلیم کے لیے چار کالج[*] عرصہ دراز سے قائم ہین اور اودھ کے تعلقہ داران کے لڑکون کی تعلیم کے لیے لکھنؤ مین کالون اسکول قائم ہے ان تعلیمی مرکزون کا منشا یہ ہے کہ ہمارے ملک کے روساء اور

[*] میو کالج ایچی سن چیفس کالج۔ ڈالی کالج اور راج کوٹ کالج۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معقول نتائج کی اُمید رکھنا فضول ہے۔

(ب) ثانیاً موجودہ طریقہ تعلیم مین یہ ایک عام نقص ہے کہ ہندوستانی لڑکون کو تعلیم انگریزی زبان کے ذریعہ سے دی جاتی ہے جو اُن کے لیے ایک غیر زبان ہے اور جسکا حاصل کرنا اُن کے لیے دشوار ہوتا ہے۔ عام طور سے ہندوستانی طالبعلمون کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ اسکول چھوڑنے کے بعد کسی قدر ٹوٹی پھوٹی انگریزی ضرور بولنے لگتے ہین مگر زباندانی مین کسی یورپین یا انگریز کے دس برس کے لڑکے سے بھی مقابلہ نہین کر سکتے۔ اس عالمگیر نقص کا اثر رؤسا اور اُمرا کی تعلیم پر بھی پڑتا ہے اُن کو بھی غیر زبان کے حاصل کرنے مین لازمی دقت پیش آتی ہے۔ رئیس صاحب کا خیال یہ ضرور تھا کہ ہندوستانیون کی اعلیٰ دماغی تربیت کے لیے انگریزی تعلیم کا ہونا ضروری ہے اور وہ راجہ رام موہن رائے۔ مسٹر رینڈے۔ مسٹر سُرِندرناتھ بنرجی مسٹر دادا بھائی نوروزجی اور مسٹر گوکھلے وغیرہ کو انگریزی تہذیب اور انگریزی تعلیم کا بہترین نمونہ خیال کرکے ملک کے لیے باعث فخر سمجھتے تھے۔ مگر اسی کے ساتھ ان کا یہ خیال تھا کہ رؤسا اور اُمرا کے لڑکون کو ابتدائی تعلیم منطق پولیٹکل اکانمی۔ فن زراعت۔ تاریخ جغرافیہ اور ریاضی وغیرہ اپنی مادری زبان مین دی جاے اس وقت یہ ممکن ہوگا کہ وہ تھوڑے سے عرصہ مین ان مضامین مین معقول دستگاہ حاصل کرلین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حیطہ اقتدار سے باہر ہے"۔

ان الفاظ کے دیکھنے سے دل مین یہ خیال لازمی طور پر گذرتا ہے کہ جسقدر روپیہ اور وقت رؤسا اور اُمرا کی تعلیم کی مد مین صرف ہوتا ہے اسکا کافی ثمرہ نہین ملتا۔ رائے نہالچند صاحب کے دل مین بھی یہ کانٹا مدت سے کھٹکتا تھا اور آخرکار ۱۹۰۵ء مین رائے صاحب موصوف نے ایک مختصر سا رسالہ اس مسئلہ کے متعلق شائع کیا اور روسا و امرا وغیرہ کے موجودہ طرز تعلیم مین جو جو خرابیان ہین اُن کے انسداد کے لیے ذیل کی تدابیر بتلائی ہین۔

(الف) اول یہ کہ ان کالجون مین جو مدت تعلیم کے لیے مقرر کی گئی ہے وہ کافی نہین ہے معمولی اسکول اور کالجون مین جو طالبعلم تعلیم پا رہے ہین اُن مین جو بہت ذہین اور ہونہار ہوتے ہین وہ تخمیناً چودہ سال مین بی۔ اے۔ کی سند حاصل کرتے ہین۔ دس برس لازمی طور سے اُن کو اسکول مین پڑھنا پڑتا ہے اور چار سال کالج مین۔ اور یہ ظاہر ہے کہ انگریزی زبان مین ایک حد تک معقول مہارت حاصل کرنے کے لیے بی۔ اے۔ پاس کرنا ضروری ہے۔

برعکس اسکے رؤسا اور اُمرا کے کالجون مین عموماً زمانہ تعلیم آٹھ یا نو سال سے زیادہ نہین ہوتا اور اکثر صورتون مین اس سے بھی کم پایا جاتا ہے ایسی حالت مین جب تک طالبعلمی کی مدت کو توسیع نہ دی جائے تعلیم کے عمدہ اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

علاقہ مین ایک نج کا اسکول ہو جسمین اِن کے بچے دس یا بارہ سال تک ابتدائی تعلیم حاصل کرین ان اسکولون مین دیگر اراکین ریاست کے بھی بچے تعلیم پاسکین جو مدرس ان اسکولون مین پڑھائین وہ نہایت قابل اور ہوشیار ہون اور گورنمنٹ اور والی مُلک کے مشترکہ مشورہ سے مقرر کیے جائین دس بارہ سال کی عمر کے بعد یہی طالبعلم اُن کالجون مین بھیجے جائین جوکہ والیان مُلک کے لیے خاص طور سے قائم ہین لیکن وہان بھی محض والیان مُلک کے لڑکے نہ پڑھین بلکہ ہر ریاست سے معزز خاندانون کے پانچ چار لڑکے اور بھیجے جائین جو کہ خلقی طور پر کم آرام پسند اور زیادہ محنت کے عادی ہون گے۔

تعلیم طالبعلمونکی مادری زبان مین ہو اور انگریزی بحیثیت سکنڈ لنگویج کے پڑھائی جاے ایک دو درجہ کالج مین ایسے بھی ہون جن مین انگریزی زبان کے ذریعہ سے تعلیم دی جاے اور اُن مین وہی خاص خاص طالب علم داخل کیے جائین جو غیر معمولی طور سے ذہین اور ہوشیار ہین جب طالبعلمونکا سلسلہ تعلیم ان کالجون مین ختم ہوجاے تو اُن کو اس امر کا شوق دلایا جاے کہ وہ آگرہ یا الہ آباد وغیرہ مین جاکر کسی کالج مین داخل ہون۔ اور اعلےٰ ترین تربیت حاصل کرین۔نیز رلے صاحب کی یہ تجویز تھی کہ گورنمنٹ کو چاہیے کہ وہ والیان مُلک یا جاگیرداروں مین اعلےٰ ترین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسکے متعلق یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ اُردو یا ہندی مین ان مضامین پر کتابین موجود نہین ہین مگر یہ دِقّت آسانی سے رفع ہو سکتی ہے اگر گورنمنٹ چاہے تو وہ انگریزی کتابون کا ترجمہ ہندی یا اُردو مین کر سکتی ہے یہ کوئی ضروری امر نہین ہے کہ محض انگریزی زبان ابتدائی تعلیم کے لیے ضروری سمجھی جاوے۔ تعلیم خیالات سے ہوتی ہے نہ کہ زبان سے جو کہ محض خیالات کا لباس ہے اگر ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد کسی طالبعلم کو انگریزی زبان کی تعلیم حاصل کرنے کا شوق ہوگا تو وہ بعد سلسلہ تعلیم کسی یونیورسٹی مین قائم رکھ سکتا ہے۔

(ج) تیسرا عیب رائے صاحب موصوف کے خیالات کے مُطابق رؤسا اور اُمرا کے طرز تعلیم مین یہ ہے کہ اُن کو عام طالبعلمون سے ذہانت اور طباعی کا مقابلہ کرنے کا موقع نہین ملتا ہے۔ اُنکے ساتھ کے پڑھنے والے جو طالبعلم ہوتے ہین وہ اُن ہی کے طبقہ کے ہوتے ہین اور سب قریب قریب ایک ہی سانچے مین ڈھلے ہوتے ہین۔ دولت کی وجہ سے جو آرام پسندی انسان مین آجاتی ہے وہ ان سب مین یکسان موجود ہوتی ہے۔ لہذا ایک طالبعلم دوسرے کی مثال سے سبق نہین حاصل کر سکتا ہے ان عیوب کے مٹانے کے لیے رائے صاحب موصوف نے اپنے رسالہ مین چند عملی تجاویز پیش کی ہین جن کا ماحصل یہ ہے کہ ہر والی ملک یا جاگیردار کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تباہی کا باعث ہو رہی ہے تعلیم نسوان کے نہونے سے گھر کے امن و امان مین فرق آتا ہے اور بچے اُس اخلاقی تعلیم سے محروم رہتے ہین جو اُن کو ان کے زانو کے نیچے ملنا چاہیے خیرات کا طریقہ سب سے زیادہ اصلاح کا محتاج ہے لاکھون روپیہ ہندوؤن کا خیرات کی مد مین صرف ہوتا ہے لیکن جسکا نام واقعی کار خیر ہے اُس طرف توجہ نہین ہوتی ہی عیش پسند اور نفس پرور سنیاسیون کو کھانا کھلایا جاتا ہے تیرتھون پر بلا وجہ دولت لٹائی جاتی ہے۔ لیکن تعلیمی مرکز اور یتیم خانے افلاس کی حالت سے اُبھرنے نہین پاتے۔ ملازمت سرکاری زندگی کا مآل کار سمجھی جاتی ہے۔

لوگ تجارت کی طرف رُخ نہین کرتے اور جن فرقون کا آبائی پیشہ تجارت ہے وہ بھی لکیر کے فقیر ہو رہے ہین اور نئی تہذیب کے اصولون سے فائدہ نہین اٹھاتے دیسی صنعت و حرفت کو ترقی دینا زیادہ ضروری نہین سمجھا جاتا شراب خواری کو ترقی ہوتی جاتی ہے غریب بیواؤنکو جبراً دنیا کی تمام نعمتون سے محروم رکھا جاتا ہے۔ سفر ولایت کے نام سے کان کھڑے ہوتے ہین۔ ان اخلاقی اور سوشل بدعنوانیون کی صورت ہندوؤن کے مختلف فرقون مین مختلف پیرایہ مین نمودار ہے اور بیس برس پیشتر اس اخلاقی اور سوشل تنزل کا بازار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تعلیم کے فروغ دینے کے لیے کوشش کرے مثلاً یہ قاعدہ کر دے کہ اگر کسی والی ملک نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا ہے تو اُس کے لیے جو سلامی مُقرر ہے اُس مین ایک توپ کا اضافہ کر دیا جاے۔ یا جس نے بی۔ اے۔ پاس کیا ہے اُسکے لیے تین توپ کا اضافہ کر دیا جاے۔

رائیصاحب کی اِن تجاویز سے واضح ہوتا ہے کہ انکی نظر کسی قدر وسیع تھی اور والیان ملک بھی اِن کی ہمدردی کے دائرہ سے باہر نہ تھے۔ گو کہ گورنمنٹ نے راے صاحب کی اِن تجاویز پر کافی توجہ نہ کی لیکن ایک زمانہ آئے گا کہ یہ صلاح نیک تفسیر فراست سمجھی جائیگی۔

ویشں کانفرنس

رائے نہال چند صاحب کی ایسی خدمات کا تذکرہ کرنے کے بعد جنکا تعلق تمام ملک سے ہے آخر مین اُن خدمات کی تشریح بھی ضروری ہے جنکا دائرہ محض اُس فرقہ تک محدود ہے جسمین رائیصاحب موصوف پیدا ہوے تھے یعنے ویش صاحبان کا فرقہ۔

ہندؤن کے نظام معاشرت مین اکثر ایسی خرابیان موجود ہین جنکی وجہ سے قوم کی اخلاقی اور سوشل عظمت مین فرق آگیا ہے۔ مثلاً صغر سنی کی شادی کی وبا قریب قریب سب فرقون مین عام ہے شادی بیاہ کے موقعون پر فضول خرچی امیرون کی مفلسی اور مفلسون کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سمجھنا چاہیے[۱] اس کانفرنس کا اصلی منشا یہ تھا کہ ویشون کے فرقہ مین علی طور پر سوشل رفاہ اور اصلاح کی کوشش کی جاے۔ چنانچہ تعلیم نسوان کے بارے مین ارا کین کانفرنس کی یہ کوشش رہی کہ جابجا کنیا پاٹ شالہ قائم کیے جائین اور دیگر زبانون سے تعلیم نسوان کی کتابون کا ترجمہ اپنی مادری زبان مین کیا جاے۔ تخفیف مصارف شادی کے سلسلہ مین یہ کوشش کارگر ہوئی کہ متعدد حضرات نے آتش بازی۔ ناچ۔ اور آرایش وغیرہ مین روپیہ برباد کرنا بند کر دیا لڑکون اور لڑکیون کی تعلیم کے بارے مین اس کانفرنس کی یہ تلقین رہی کہ ابتدائی تعلیم ہندی بھاشا مین دی جاے اس کے بعد اور زبانین پڑھائی جائین اور جو طالب علم اسکون اور کالجون مین پڑھتے ہین اُن کو بھی سنسکرت پڑھنا چاہیے۔ اور اس تلقین کا کافی اثر ہوا طریقہ خیرات کی اصلاح کی نسبت اس انجمن اصلاح نے اس امر پر زور دیا کہ دھرم شاستر کے احکام کے مخالف جو خیرات ہوا کرتی ہے وہ یک قلم بند کر دی جاے۔ کیونکہ ایسی خیرات کا سلسلہ ترک کرنے سے محض ویشون ہی کا نفع مقصود نہین ہے۔ بلکہ برہمنون کو بھی اخلاقی نفع ہوپہنچیگا جو بلا محنت مشقت کیے دوسرن کے دست نگر بنکر عمر عزیز کو

[۱] دیکھو رپورٹ اجلاس ششم ویش کانفرنس صفحہ ۳۰

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور بھی گرم تھا۔ چنانچہ ہر فرقہ مین اکثر دردمند حضرات ایسے پیدا ہوگئے
جو ہندو قوم کے سوشل ادبار سے متاثر ہوے مگر ذات کی تفریق
اور پابندی کی وجہ سے جو بیڑیان ان کے پیرون مین پڑی ہوئی تھین
اس لیے وہ تمام ہندوؤن کی سوشل ترقی کے میدان مین قدم نہ مار سکے
برعکس اس کے اُنھون نے اپنی کوشش کا سلسلہ اپنے ہی خاص فرقہ تک
محدود رکھا مثلاً کایستون مین منشی کالی پرشاد صاحب نے کایستھ کانفرنس
قائم کی اور کایستھ پاٹ شالہ قائم کرکے اپنی مدت العمر کی کمائی اپنے فرقہ پر
نثار کر گئے۔ کشمیری پنڈتون مین۔ پنڈت شیونرائن بہار نے مراسلہ
کشمیر جاری کرکے سوشل رفاہ کی داغ بیل ڈالی اور اکثر حضرات کی
کوشش سے کچھ روز تک کشمیری سوشل کانفرنس کا پودھا سرسبز رہا۔
کھتریون مین کھتری کانفرنس انھین اغراض کے لیے قائم کی گئی چنانچہ
ویشون کے فرقہ مین سوشل اور اخلاقی ادبار کے فنا کرنے کے لیے
ویش کانفرنس کی بنا ۱۸۹۱ء مین ڈالی گئی۔ رائے نہالچند صاحب نے
تو اپنے تئین ایسی خدمات کے لیے وقف کر دیا تھا چنانچہ شروع سے
آپ اس کانفرنس کے معین و مددگار تھے۔ اور بقول رائے بہادر
لالہ بینا تھ صاحب جو کہ ویش فرقہ کے ایک ممتاز بزرگ ہین
رائے صاحب موصوف کو ویش کانفرنس کا نفس ناطقہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

٧- فن زراعت سے واقف ہونا۔
٨- لین دین کرنا۔
٩- جائداد اور دولت کو بڑھانا۔

ان جملہ مضامین پر فرداً فرداً بحث کی گئی ہے اور شاستروں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اسی طرح دیگر مسائل اصلاح کے بارے مین اس کانفرنس کی کوشش برابر جاری رہی اور رائے نہال چند صاحب سب کی دامے۔ درمے۔ قدمے۔ سُخنے۔ مدد کرتے رہے۔

اس زمرہ مین یہ امر خاص طور سے قابل توجہ ہے۔ گو کہ رائے نہالچند صاحب ویش کانفرنس کے ہمیشہ حامی رہے مگر اُنھون نے عام ہندوؤنکی فلاح اور اصلاح کو کبھی نظر انداز نہین کیا۔ اور اُن کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ اس کانفرنس کا اثر یہ نہ ہو کہ ویشون کے فرقہ کو عام ہندوؤن سے ہمدردی باقی نہ رہے اور اپنے تئین سب سے الگ سمجھنے لگین چنانچہ کانفرنس کے گیارھوین اجلاس مین جو تقریر رائے نہالچند صاحب نے بحیثیت صدر نشین جلسہ فرمائی اُس مین اس امر کا اشارہ کیا تھا کہ جو اور کانفرنسین ہندوؤن کی مُلک مین موجود ہین اُن سے اُنکو پوری ہمدردی [illegible] اور نیز یہ تجویز پیش کی تھی کہ ویش کانفرنس کا اجلاس بجائے دسمبر کے کسی اور زمانہ مین ہوا کرے تاکہ ویش حضرات کو انڈین سوشل کانفرنس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہزار خرابیون سے بسر کرتے ہین بلکہ ضائع کرتے ہین خیرات کی تدبیر یہ بتلائی گئی ہے کہ ویش یتیم خانہ میرٹھ۔ ویش بورڈنگ ہوس اور جنرل فنڈ ویش مہاسبھا کی مدد کی جائے تعلیم سنسکرت کو اشاعت دیجائے اور رفاہ عام کے کامون مین روپیہ صرف کیا جائے۔ اس تحریک کی تقویت کے لیے رائے نہال چند صاحب نے محض کانفرنس کی تجاویز پر اکتفا نہ کیا بلکہ ایک کتاب ویش دھرم پرکاش کے عنوان سے سنہ ۱۹۰۶ء مین تصنیف کی جسکو ویشون کے اخلاقی اور مذہبی فرائض کی تفسیر سمجھنا چاہیے۔ اس کتاب مین یہ دکھلایا گیا ہے کہ ویش اس دنیا مین خاص طور سے مندرجہ ذیل فرائض کے ادا کرنے کے لیے بھیجے گئے ہین۔

۱۔ وید پڑھنا۔

۲۔ یگ کرنا۔

۳۔ دان دینا۔

۴۔ مویشیونکی پرورش کرنا۔

۵۔ تجارت کرنا اور جواہرات وغیرہ کی قیمت جانچنا۔

۶۔ مختلف ممالک کی زبانون سے تجارت کے لیے واقفیت حاصل کرنا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور منظور کرنا کافی نہین سمجھا جاتا تھا بلکہ اس امر کے دریافت کرنیکے لیے
کہ کانفرنس کی تجاویز پر کس حد تک عمل کیا گیا ہے مختلف لوکل سبھاؤن کے
سکریٹریون سے بذریعہ سوالات کے معلوم کیا جاتا تھا کہ اُنکی عملی کوششین
کہانتک بارآور ہوئی ہین اور یہ سلسلہ جُنبانی کارکنانِ انجمن کو خواب غفلت سے
بیدار رکھتی تھی۔ علاوہ برین کانفرنس کے چندہ سے اکثر طالب علم
صنعت وحرفت سیکھنے کی غرض سے ممالک غیر کو بھیجے جاتے تھے۔

علاوہ برین اکثر حصص مُلک مین یتیم خانے کھولے گئے جن سے
ہندو مذہب کے ہر طبقہ کے بیکس و معصوم بچونکی پرورش ہوتی ہے۔
کانفرنس کے آٹھوین اجلاس مین رائے صاحب موصوف نے
خود یہ اعلان کیا تھا کہ جو طالبعلم ورزش جسمانی مین کمال حاصل کریگا اس کو
وہ کانفرنس کیجانب سے تمغہ عطا کرینگے۔

ان قومی کوششون کے علاوہ رائے صاحب موصوف نے اپنی ذاتی مثال سے
یہ ثابت کردیا تھا کہ جس بات کو وہ اچھا سمجھتے تھے اُسی پر عملاً کاربند ہوتے تھے
مثلاً رائے صاحب کو سودیشی تحریک مین عقیدہ تھا لہذا اُنھون نے
۱۹۰۶ء سے ولایتی کپڑا اپنا ترک کردیا تھا۔ یا انکے خاندان مین
جو علمی اصلاحین اُن کی کوشش سے ظہور مین آئین اُن کا حال
مختصراً اُنھون نے ویش کانفرنس کے تیرھوین اجلاس مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور کانگرس وغیرہ مین بھی شریک ہونیکا موقع ملے۔ رائیصاحب کی اس بلند نظری مین شان مدبری نظر آتی تھی کیونکہ ہندوؤن کے قومی زوال کا اصلی راز یہ ہے کہ اُن کی مجموعی قوت کا شیرازہ کھل گیا ہے۔ ہر فرقہ یہ سمجھتا ہے کہ اُسکو دوسرے فرقے سے کوئی اُنس کی وجہ نہین ہے اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ کا مضمون در پیش ہے۔ اسوقت ہندو اپنی تعداد تعلیم اور دولت کے اعتبار سے ہندوستان کی کسی قوم سے کم نہین لیکن قومیت کا خیال نہ ہونے سے ان کا مجموعی وقار ہمیشہ معرض خطرہ مین رہتا ہے۔ رائے صاحب نے ویش کانفرنس کا دامن اس خودغرضی کے داغ سے پاک رکھنے کی ہمیشہ کوشش کی اور ایک حد تک اُن کو کامیابی بھی ہوئی۔

عملی اصلاح کی کوشش

رائے نہال چند کا شمار اُن بانیان اصلاح مین نہین ہے جنکا جوش زبان تک محدود رہتا ہے اور جنکے علم کو عمل سے کم تعلق ہوتا ہے۔ رائیصاحب موصوف کی شوشل اور مذہبی اصلاح کی کوشش کا دائرہ ہمیشہ نہایت وسیع رہا مگر ہر صیغہ اصلاح مین انکی طبیعت ہمیشہ عملی رفاہ اور عملی بہبودی کی طرف مائل رہی چنانچہ ویش کانفرنس کے دستور العمل کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قومی خدمت اس انجمن نے اپنے ذمہ لی تھی اُسکی تکمیل کے لیے سالانہ جلسہ مین محض تجاویز کا پیش کرنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اصلاح ہو گئی۔ اور وہ اصلاح ہوئی صرف اس طریقہ سے کہ مین نے اپنے گھر مین اصلاح کی اُسکو دیکھکر تمام شہر مین اصلاح ہو گئی پس مین التماس کرتا ہون کہ اس طرف زیادہ توجہ کی جاوے۔"

رائے صاحب موصُوف اوائل عُمر مین بدھوا بواہ کے خلاف تھے مگر آخر مین اُن کا یہ خیال ہو گیا تھا کہ بال بدھوؤن کی شادی کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ایسی بدھوؤن کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور اُن پر سخت جبر ہے جسکی وجہ سے سوسائٹی کو بھی نُقصان پہونچتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بمقام مظفر نگر بیان کیا تھا وہ بجنسہ درج ذیل ہے:۔
جس وقت میری عمر پچیس سال کی تھی اس ضلع مین استریان نہین پڑھا کرتی تھین اُن کی طبیعت مین یہ خیال جما ہوا تھا کہ استری کا پڑھنا غیر ممکن ہے۔ دوسرا خیال یہ تھا کہ پڑھنا کام بدھوا استری کا ہے مگر مین نے سمجھا کر اپنی استری کو وشنو سہسر نام کے چند اشلوک بہ ہزار دقت سکھلائے اور بعد کو ناگری پڑھنا اور لکھنا سکھلایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس پینتیس برس کے عرصہ مین میرے خاندان کی تمام استریان لکھ پڑھ گئین اور نہ صرف میرے خاندان کی بلکہ تمام شہر اور ضلع مین رواج ہو گیا اور اب ہزارون استری بخوبی لکھ پڑھ سکتی ہین اور رامائن تک پڑھ لیتی ہین۔ اس ضلع مین رواج تھا کہ مستورات سب اونچا دامن رکھتی تھین۔ کرتہ اور جوتہ پہننے کا رواج بالکل نہین تھا مگر میری کوشش سے ان تینون باتون مین کامیابی ہوئی۔ اسی طرح چند قسم کے زیور نقرہ اور طلائی مثل چھن کے رائج تھے جن سے جسم کو تکلیف پہونچتی تھی اُس مین

٭٥ سالانہ رپورٹ اجلاس سیزدہم ویش کانفرنس بابتہ سنہ ۱۹۰۶ء
صفحہ ۱۲۱

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انگریزی تعلیم نے ہمکو یہ سبق دیا ہے کہ انتظام سلطنت ان اصولوں پر ہونا چاہیے جن سے مجموعی طور پر رعایا کا اطمینان و راحت متصور ہو لہذا رعایا کو حکام وقت کے انداز حکمرانی پر جائز نکتہ چینی کا حق دیا گیا ہے۔ جن لوگوں کا یہ اصول ہے کہ ۵

اگر شہ روز را گوید شب است این
بباید گفت اینک ماہ و پروین

انکا نام اب دائرہ تہذیب سے خارج سمجھنا چاہیے۔ اب حب الوطنی کا جوہر یہ ہے کہ جن لوگوں کو خداوند عالم نے اعلیٰ درجہ کی دماغی قابلیت دی ہے اور جنکو اس دماغی قابلیت کے ساتھ زمانے نے مکروہات دنیاوی سے کسیقدر آزادی دی ہو انکا فرض یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ اپنے ہمزبان عزیزان وطن کے دکھ درد کی داستان حکام عدل پرور کے کانوں تک پہونچائیں اور دوسری طرف رعایا کے دل سے اُن غلط فہمیوں کو مٹانے کی کوشش کریں جو اکثر انتظام ملکی کے بارہ مین رعایا کے دل مین لاعلمی کی وجہ سے بلاسبب پیدا ہو جاتی ہین۔ اسکا نام پولیٹیکل بحث و تحریک ہے ہندوستان مین مغربی تہذیب کے اس نئے کرشمے نے ایک طرفہ کیفیت پیدا کر دی ہے عام طور سے لوگ پولیٹکل بحث و تحریک کا صحیح مفہوم نہین سمجھتے ہین بعض کا خیال یہ ہے کہ محض عمدہ تقریر کرنا اور عمدہ مضامین لکھنا پولیٹکل عظمت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باب چہارم

پولیٹکل خدمات

ہندوستان مین انگریزی سلطنت کی وجہ سے جہان بہت سے مغربی اصولون کو نشو ونما ہو رہی ہے اُسی کے ساتھ جمہوریت کا خیال بھی روز بروز ترقی پکڑ رہا ہے اس خیال کا اثر محض سوشل یا مذہبی اُمور تک محدود نہین ہے بلکہ انتظام سلطنت کے دائرہ تک پہونچا ہوا ہے بادشاہ وقت کے حقوق۔ اور اختیارات کے متعلق جو خیالات ہزارون برس سے دلون مین جاگزین تھے وہ اب رفتہ رفتہ کافور ہوتے جاتے ہین اب حافظ کے اس شعر پر عمل نہین ہوتا ؎

رموز مملکتِ خویش خسروان دانند — گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

راے صاحب موصوف کو گورنمنٹ کی نیک نیتی مین کافی بھروسہ تھا
انکا قول یہ تھا کہ اگر باضابطہ طور سے اور استقلال کے ساتھ پولیٹیکل
رعنوانیون کی اصلاح کی کوشش کی جاے تو کامیابی ہونا ممکن ہے
چنانچہ زمیندارون کے حقوق کی حفاظت کے لیے جو جو معرکہ آرا کارروائیان
راے صاحب موصوف نے کی ہین اُن کا ذکر پیشتر ہو چکا ہے ان خدمات کے علاوہ
راے صاحب موصوف کی چند پولٹیکل خدمات ایسے بھی ہین جن کا تعلق
زمینداری سے خاص کر نہین ہے بلکہ نظام معاشرت کے دوسرے
صیغون سے ہے اس موقع پر اُن خدمات کا ذکر مدّ نظر ہے۔

کمیشن مسکرات | ہندوستان مین گانجہ چرس بھنگ کا استعمال عرصہ سے
جاری ہے اور فقیرون نے اکثر اسکے استعمال پر مذہب کی بھی وارنش کردی ہے،
مسکرات کا استعمال چونکہ اکثر دل و دماغ کی نشو و نما مین حارج ہوتا ہے اس لیے
سنہ ۹۳ ع مین وزیر ہند کی تحریک پر گورنمنٹ ہند نے مسکرات کے متعلق
تحقیقات کرنے کے لیے ایک کمیشن مقرر کیا جسکے سپرد یہ خدمت کی گئی کہ وہ
یہ دریافت کرے کہ گانجہ چرس اور بھنگ کی کاشت کا دائرہ کسقدر وسیع ہے
اور یہ کس کس صورت پر استعمال کیے جاتے ہین۔ ان کی تجارت کا رنگ کیا ہے
اور نیز رعایا کی سوشل اور اخلاقی حالت پر مسکرات کے استعمال کا کیا اثر پڑتا ہے
کمیشن سے یہ بھی درخواست کی گئی تھی کہ وہ اس امر پر غور کرے کہ آیا یہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاصل کرنے کے لیے کافی ہے۔ بعض اس خیال کے دیوانے ہین کہ سرکار کی جا و بیجا نکتہ چینی کرنا سلطنت انگریزی کی بیخ کنی کی کوشش کرنا شان مہری مین داخل ہے۔ اور حب الوطنی کا جوہر ہے۔ بعض بزرگ محض حکّام کی خوشامد کو ایک اعلیٰ درجہ کی پولیٹیکل چال سمجھتے ہین۔ رلے نہال چند صاحب کا شمار اس خیال کے حضرات مین نہ تھا۔ اے صاحب موصوف کو انگریزی ادب اور انگریزی فلسفہ تمدن پر زیادہ وثوق نہین حاصل تھا برعکس اُسکے جس تہذیب کی روشنی مین اُنھون نے آنکھین کھولی تھین سکے اصول اور ہی کچھ تھے مگر اُنکی زمانہ شناس طبیعت نے مغربی تہذیب کے اس اُصول کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا تھا کہ سچی حب الوطنی کی شان یہ ہے کہ پولیٹیکل بحث و تحریک کے بارہ مین انسان اپنے حقوق کے ساتھ اپنے فرائض کا بھی خیال رکھے۔ وہ یہ خوب جانتے تھے کہ پولیٹیکل وقار حاصل کرنے کے لیے محض زبان درازی اور نکتہ چینی و حرف گیری کی ضرورت نہین ہے بلکہ اس بات کی ضرورت ہے کہ پہلے مسائل مُلکی کا اچھی طرح سے مطالعہ کیا جاے اور اسکے بعد سرکار کے سامنے رعایا کی قائم مقامی کی سند لیجاے آپکا یہ اُصول تھا کہ انگریزی سلطنت سے جو فائدے اہل ہند کو پہونچے ہین وہ نظر انداز نہ کیے جائین لیکن اسی کے ساتھ نہایت آزادی اور تہذیب کے ساتھ اپنے حقوق گورنمنٹ کے گوش گذار کیے جائین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہین اعلی اور ادنی سب شامل تھے تیسرا طبقہ انجمنون وغیرہ کا تھا جنھون نے اپنی ... کا انکا
کمیشن کی اجازت سے کیا علاوہ اسکے جو بدنصیب مسکرات کے بیجا استعمال کی وجہ سے
دیوانے ہوگئے تھے انکا امتحان خاص طور سے پاگل خانوٗن مین طبی اصولونکے مطابق کیا گیا
اس کمیشن نے سال بھر تحقیقات کرنیکے بعد ایک ضخیم رپورٹ تیار کی جسکا حجم چار سو صفحہ کے قریب تھا
لیکن جو کمیشن نے بحیثیت مجموعی اِن تحقیقات سے نتائج اخذ کیے وہ حسب ذیل قلمبند کیے جاتے ہین

(الف) پہلی تجویز کمیشن کی یہ تھی کہ مسکرات کی کاشت اور تجارت کا بالکل قانونًا روکنا
اسلیے مناسب اور ضروری نہین ہو کہ کثرت سے لوگ انکے عادی ہو رہے ہین اور انکا اثر بھی
اسقدر ضرر رسان نہین ثابت ہوا ہو کہ انکا استعمال فی الفور بند کر دیا جائے۔

علاوہ اسکے اکثر سوشل مذہبی رسوم کے ادا کرنیکے موقعون پر بھی اِن مسکرات کا
استعمال ضروری سمجھا جاتا ہو۔

نیز یہ خیال بھی ہو کہ اگر گانجے چرس بھنگ کا استعمال قطعًا ترک ہو گیا تو یہ اندیشہ ہو
کہ جو لوگ اس قسم کے نشے کے عادی ہین وہ اسکے بدلے کسی دوسری قسم کے نشے کا استعمال
شروع کرنے پر مجبور ہونگے جو کہ ممکن ہو کہ اِنسے زیادہ مہلک ہو مثلًا دھتورا سنکھیا وغیرہ اور
یہ اندیشہ بھی ہو کہ اس نئے قانون سے رعایا کے دل مین بے اطمینانی اور بدگمانی پیدا ہو
جسکا اثر حاکم و محکوم کے پولیٹیکل تعلقات پر اچھا نہ پڑے۔

(ب) دوسری تجویز یہ تھی کہ محض کسیقدر سرکاری تنبیہ اس غرض سے
قائم رکھی جائے کہ لوگ مسکرات کا استعمال اعتدال سے کرین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مناسب ہے یا نہین کہ مُسکرات کی کاشت اور تجارت کا سلسلہ یک قلم قانوناً
بند کر دیا جائے اس کمیشن کے صدر نشین آنریبل ڈبلو منکورٹھ ینگ صاحب
ایم۔ اے۔ سی۔ ایس۔ آئی فنانشل کمشنر پنجاب تھے اور سکریٹری
مسٹر ایچ جے کمناش انڈر سکریٹری گورنمنٹ بنگال فنانشل اور مینونیسپل
ڈپارٹمنٹ ان کے علاوہ چھ ممبر اور تھے جن مین تین انگریز حُکام تھے اور
تین غیر سرکاری ممبر ہندوستانی حضرات تھے۔ گورنمنٹ نے رائے سہنا لچند
صاحب کو بھی اس کمیشن کے ممبر ہونیکا امتیاز بخشا اس کمیشن نے تمام ہندوستان مین
دورہ کیا اور ہر مقام کے باشندون سے مسکرات کے استعمال اور فائدہ اور نقصان کے
متعلق شہادت لی جن حضرات کی شہادت لی وہ تین طبقون مین تقسیم کیے
جا سکتے ہین۔ ایک طبقہ حُکّام کا تھا جنھون نے اپنی مقامی اور منصبی تجربہ سے
اس مسئلہ کے متعلق رائے دی ۔ دوسرا طبقہ غیر سرکاری لوگون کا تھا

۵؎ حُکام انگریزی { مسٹر ایچ ٹی اسنی کلکٹر پنچ محل بمبئی۔
مسٹر آئی۔ ایچ۔ ایل۔ فریزر ناظم۔ اے کمشنر ممالک متوسط۔
سر جیمز میبر سی۔ جی۔ ایچ۔ وارڈن پروفیسر کیمسٹری۔

غیر سرکاری ہندوستانی ممبر { راجہ سوشی شکھر ئیسور طاہر پور بنگال۔
کنور ہرنام سنگھ اہلو والیہ سی۔ آئی۔ ای پنجاب۔
لالہ سہنا لچند رئیس مظفر نگر۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تاکہ جو لوگ اس نشہ کے عادی ہین وہ اپنی عادت رفتہ رفتہ کم کردین بھنگ کی نسبت رائے صاحب موصوف کی یہ رائے تھی کہ اس کا نشہ گانجے اور چرس کے مقابلہ مین بہت کم مُضر ہے اور اس کا تعلق واقعی اکثر مذہبی رسوم سے ہے لہذا اس کا استعمال نہ قانوناً بند کیا جائے نہ اس پر کوئی محصول قائم کیا جائے یہ اختلاف محض ذاتی رائے پر مبنی نہ تھا بلکہ رائے صاحب نے اپنے نوٹ مین یہ صاف طور سے دکھلایا تھا کہ جو شہادت کمیشن نے قلمبند کی تھی اُسکا لازمی اور صحیح نتیجہ یہ تھا کہ گانجے اور چرس کا استعمال قطعاً بند کر دیا جائے اور بھنگ اس قانون سے مستثنیٰ سمجھی جائے۔

رائے صاحب نے اس امر پر بہت زور دیا تھا کہ سرکار کے لیے یہ زیبا نہین ہے کہ مُسکرات پر محصول قائم کرکے ایک ذریعہ آمدنی پیدا کرے اور آپکے اس دعوی کی تائید ہندوستان کے قدیم فرمان روائوں کے دستور العمل سے ہوتی ہے اگر ہم ہندوؤن کی قدیم تہذیب سے اس معاملہ مین سبق لینا چاہین تو ہم کو یہ صاف نظر آتا ہے کہ منو سمرتی مین جس کو کہ ہندو دھرم شاستر کا سرچشمہ سمجھنا چاہیے مُسکرات پر محصول کا کہین ذکر نہین ہے بلکہ جہانتک شراب کا تعلق ہے اس کی نسبت صاف الفاظ مین تحریر ہے کہ شراب کے کھینچنے والے اور فروخت کرنے والونکو جلا وطن کر دینا چاہیئے۔ شاہان اسلام کے زمانہ مین بھی

ے منو سمرتی باب نہم اشلوک ۲۵۵ اور ۲۶۶

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(ج) اس تنبیہ کا عملاً نفاذ ذیل کے طریقہ پر ہو۔

(۱) مسکرات پر کافی محصول قائم کیا جائے۔

(۲) بلا اجازت سرکاری مسکرات کی کاشت قانوناً ممنوع کردیجائے اور انکی کاشت کے خاص خاص مرکز قائم کردیے جائین۔

(۳) مسکرات کی دوکانون کی خاص تعداد مقرر کردیجائے۔

انکے علاوہ اور اکثر تجاویز بھی ہین جن کا تعلق زیادہ تر ہر صوبہ کی خاص ضروریات اور انتظامی امور سے تھا۔ کمیشن کی اس رپورٹ پر رائیصاحب موصوف کے بھی دستخط تھے لیکن چونکہ رائے نہالچند صاحب نے اس تحقیقات کے بعد اپنی ذاتی رائے جو قائم کی تھی وہ کمیشن کی مجموعی رائے سے جداگانہ تھی اسلیے آپنے ایک اختلاف رائے کا نوٹ جو کہ نہایت بسیط پیمانہ پر لکھا گیا تھا کمیشن کی رپورٹ کے ساتھ منسلک کردیا تھا اور یہ نوٹ رپورٹ کے ساتھ شائع ہوا ہی۔ رائے نہال چند صاحب کی رائے یہ تھی کہ گانجے اور چرس کی زراعت اور تجارت یک قلم قانوناً ممنوع کردی جائے کیونکہ ان دونون قسم کے مسکرات کے استعمال کو شرفا نہایت ذلت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور انکا تعلق مذہبی یا سوشل رسوم سے مطلقاً نہین ہی اگر یہ خیال ہو کہ قطعاً انکا استعمال ترک کردینے سے ان لوگونکو نقصان پہونچیگا جو کہ برسون سے اس قسم کے نشے کے عادی ہین تو اسکا علاج رائیصاحب موصوف نے یہ تجویز کیا تھا کہ گورنمنٹ ایک مدت مقرر کردے کہ اس کے گذر جانے پر مسکرات مذکور کا استعمال بند کردیا جائے گا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کمیشن نے یہ خوف ظاہر کیا تھا کہ اگر مسکرات کا استعمال یکقلم قانوناً روک دیا جائے گا تو یہ اندیشہ ہے کہ رعایا کی بے اطمینانی کی وجہ سے کسی قسم کا پولیٹیکل خطرہ پیدا ہو جائے۔ رائے نہال چند صاحب نے اس خیال کی تردید اس صورت پر کی کہ گانجے اور چرس کا استعمال محض فقیرون اور بازاری لوگون تک محدود ہے جن کو کوئی وقعت کی نگاہ سے نہین دیکھتا اور جن کی تعداد آبادی کے لحاظ سے ہزار مین دو سے زیادہ نہین ہے علاوہ اسکے جن حکام اور غیر سرکاری حضرات نے شہادت اس کمیشن کے روبرو دی تھی۔ اور جنھون نے اس خاص مسئلہ کے متعلق بھی اپنی رائے ظاہر کی تھی ان کے بیانات کے دیکھنے سے کثرت رائے اسی تجویز کی جانب معلوم ہوتی ہے کہ مسکرات کا استعمال قانوناً روک دینے سے کسی قسم کا پولیٹیکل خطرہ پیدا ہونیکا اندیشہ نہین ہے صرف ۸۶ آدمیون کی رائے یہ تھی کہ اگر مسکرات کے استعمال مین گورنمنٹ نے دست اندازی کی تو پولیٹیکل خطرہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور ۱۰۳ آدمیونکی رائے یہ تھی کہ اگر گورنمنٹ نے ایسی دست اندازی کی تو پولیٹیکل خطرہ پیدا ہونیکا احتمال نہین ہے کمیشن نے یہ خوف ظاہر کیا تھا کہ اگر گانجا اور چرس دستیاب نہو سکا تو ان نشون کے عادی دھتورا وغیرہ استعمال کرنے لگین گے جس کا اثر ان کے لیے زیادہ مہلک ثابت ہوگا۔ لیکن اس کمیشن کے سامنے نہایت معزز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسکرات اور منشی اشیاء پر محصول قائم نہین کیا گیا تھا آئین اکبری مین جس مقام پر ان اشیا کی فہرست دی ہے جن پر محصول نہین قائم کیا گیا تھا ان مین نمک اور شراب بھی شامل ہین حتی کہ اورنگ زیب ایسے فرمانروا نے اس معاملہ مین اکبر کی پیروی کی ایک مرتبہ اورنگ زیب کے پوتے نے تاڑی پر محصول قائم کرنے کی اجازت مانگی تھی اس کے جواب مین جو خط اورنگ زیب نے اپنے پوتے کو تحریر کیا ہے وہ قابل دید ہے اس خط کی عبارت کا ترجمہ حسب ذیل ہے "گو کہ تاڑی کا بازار قائم کرنے سے اور محصول عائد کرنے سے سرکاری آمدنی کا ذریعہ بڑھ جائے لیکن ایسے ذریعہ آمدنی قائم کرنے کی اجازت دینا میرے لیے ناممکن ہے۔ میری سمجھ مین نہین آتا کہ کس مفت خور مفتی نے تم کو اس محصول کے جواز کا فتویٰ دیا۔ تم کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایسے صلاح کار تمھارے دنیا اور عقبیٰ دونون کے دشمن ہین" علاوہ اسکے اب ایسے ممالک کی مثالین موجود ہین جن مین مسکرات پر محصول قائم کرنے کے بدلے انکا استعمال یک قلم قانوناً ناجائز قرار دیا گیا ہے مثلاً برما۔ ٹرمنڈاد (نوآبادی برطانیہ) یونان۔ روم۔ مصر۔ ریاست نابھا پنجاب

ے ترجمہ انگریزی آئین اکبری۔

(۱) حسب الحکم گورنمنٹ آف انڈیا مورخہ ۱۷۔ دسمبر سنہ ۱۸۲۵ء۔

(۲) دیکھو ٹرمنڈاد کمیشن کی رپورٹ پیرا ۹۔

(۳) حسب سرکلر نمبر ۲۳ مورخہ ۲۷۔ مارچ سنہ ۱۸۹۰ء (انیس)

(۴) حسب الحکم وزیر اعظم بنام وزیر تجارت مورخہ یکم مارچ سنہ ۱۸۹۲ء۔

(۵) حسب الحکم خدیو مورخہ ۲۹۔ مارچ سنہ ۱۸۷۹ء۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رائے صاحب موصوف کی زندگی کا ایک زبردست اُصول یہ تھا کہ وہ جس ذاتی یا قومی کام مین شریک ہوتے تھے اس مین وہ ہمہ تن محو ہو جاتے تھے اور اُس کے نشیب و فراز پر ہر پہلو سے غور کرتے تھے چنانچہ اس اختلاف رائے کے نوٹ مین بھی یہ اُصول صاف نظر آتا ہے۔ ان کے اختلاف رائے کے نوٹ کے پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ انھون نے اس مُسکرات کے مسئلہ کی چھان بنان کس دانشمندی اور دوراندیشی سے کی ہے۔ افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے رائے صاحب موصوف کی رائے پر عمل نہ کیا اور مُسکرات کی کاشت اور فروخت کا سلسلہ قائم رکھکر محصول کے ذریعہ سے آمدنی کا ایک نیا صیغہ پیدا کیا۔

لوکل گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ کا معاہدہ مالی

قبل ۱۹۰۴ء کے ان صوبجات کی لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ کے درمیان جو معاہدہ مالی تھا اس مین دو امر قابل اعتراض تھے اولاً یہ کہ ان صوبجات مین جس قدر آمدنی مالگذاری کی مد مین ہوتی تھی تین حصے اس آمدنی کے گورنمنٹ ہند کے حصے مین آتے تھے اور چوتھائی حصہ صوبہ کی ضروریات پر خرچ ہونے کے لیے لوکل گورنمنٹ کے قبضہ مین چھوڑ دیا جاتا تھا اور اس پر طرہ یہ تھا کہ جملہ اخراجات متعلقہ بندوبست و وصول مالگذاری لوکل گورنمنٹ کے ذمہ تھے جسکا نتیجہ یہ تھا کہ لوکل گورنمنٹ کے یہان صرف ۱۶ فیصدی رقم مالگذاری بعد منہائی اخراجات مذکورہ بالا پس انداز ہوتی تھی اس طرز عمل پر اعتراض یہ تھا کہ گورنمنٹ ہند آمدنی کی تقسیم مین شریک رہتی ہے لیکن خرچ کا بار اپنے سر مطلق نہین لیتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور قابل وقعت حضرات نے یہ رائے دی تھی کہ ایسا ہونا قرین قیاس نہین ہے یعنے آنریبل مسٹر مکنزی کمشنر صیغہ آبکاری بمبئی - رائے بہادر رادھا بلب چودھری (بنگال) آنریبل پرتول چندر چٹرجی (پنجاب) مسٹر کیمبل کلکٹر (مدراس) نے یہ فرمایا تھا کہ اگر گانجا چرس کا استعمال ترک ہوجائیگا تو ان کے بدلے لوگ شراب پینا شروع کر دینگے نہ کہ دھتورہ وغیرہ اور شراب گانجے اور چرس سے قیاساً کم مہلک ہے رائے صاحب نے معزز ہندوستانی حضرات کے اُن بیانات کی مدد سے جو کہ کمیشن کے روبرو ہوے تھے یہ بھی ثابت کردیا تھا کہ سوشل اور مذہبی رسوم کو گانجے اور چرس سے تعلق نہین ہے بھنگ کو اس قانونی مارسے مستثنیٰ کرنے کے لیے رائے صاحب کا عذر یہ تھا کہ اسکا نشہ کم مہلک ہوتا ہے اور اکثر اشیاء اس کے ساتھ ایسے شریک کر لیے جاتے ہین جو اس کے خراب اثر کو ایک حد تک فنا کر دیتے ہین اور نیز ہندوستان مین اکثر ایسے مذہبی فرقہ ہین جو بھنگ کے نشہ مین ایک مذہبی کیفیت بھی پیدا کیے ہوے ہین علاوہ اسکے دیہات مین بھنگ انسانون اور موشیون کے لیے دوا بھی استعمال کی جاتی ہے اس خیال کی تائید مین بھی رائے صاحب موصوف نے مختلف معزز حکام کی آئین اقتباساً پیش کی ہین -

؎ دیکھو رپورٹ کمیشن مُسکرات مطبوعہ سنہ ۱۹۰۴ع صفحہ ۴۳۷

؎ دیکھو رپورٹ کمیشن مسکرات صفحہ ۳۸۵

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس سلسلہ مین یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ نقشہ مندرجہ بالا مین تعلیم کے اخراجات کی مدمین وہ رقم بھی شامل تھی جو پراونشل فنڈ اور لوکل فنڈ سے دیگئی تھی۔ اسی طرح نقشہ مشمولہ رپورٹ سررشتہ تعلیم ممالک متحدہ بابت سال مختتمہ ۳۱۔ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ منجملہ کل مصارف تعلیمی کے جنکی تعداد ۴۵۵۹۴۳۳ روپیہ تھی گورنمنٹ صوبہ نے صرف ۹۹۸۶۸۸ روپیہ عطا کیا اور زمینداران اور دیگر اشخاص نے ۳۵۶۰۷۴۵ روپیہ ادا کیا جس کے معنی یہ ہوے کہ اول الذکر نے ۲۱۲۹ فیصدی اور آخر الذکر نے ۷۸٫۰۹ فیصدی ادا کیا۔[٥]

[٥] جیساکہ تفصیل ذیل سے ظاہر ہے

(۱) پراونشل آمدنی ۹۹۴۹۲۶ روپیہ	کل روپیہ جو دیگر جایا سے ادا کیا
(۲) امپریل عطیہ ۳۷۶۲ روپیہ	۳۵۶۰۷۴۵ روپیہ
کل روپیہ گورنمنٹ نے ادا کیا ۹۹۸۶۸۸ روپیہ	
(۳) لوکل فنڈ ۱۴۵۹۵۵۷ روپیہ	میزان تتمہ ۴۵۵۹۴۳۳ روپیہ
(۴) میونسپل فنڈ ۱۲۴۳۶۷ روپیہ	
(۵) فیس ۱۰۸۲۱۰۹ روپیہ	
(۶) پنج کے عطیہ ۸۴۸۷۱۸ روپیہ	دیکھو رپورٹ سررشتہ تعلیم ممالک متحدہ
(۷) عطیہ ریاست ہاے ہندوستانی ۴۶۴۹۴ روپیہ	بابت سال مختتمہ ۳۱۔ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس صوبہ کی تعلیمی اور دیگر ضروریات کے لیے کافی سرمایہ بہم نہین ہو سکتا دوسرا امر قابل اعتراض یہ تھا کہ یہ معاہدہ مالی ہر پانچ سال کے بعد از سر نو قائم ہوتا تھا جس کی وجہ سے اگر ان صوبجات کی آمدنی مین کچھ اضافہ بوجہ ترمیم بندوبست وغیرہ ہوتا تھا تو اسکا نفع لوکل گورنمنٹ کو بمقابلہ گورنمنٹ ہند کے بہت کم ہوتا تھا اور صوبہ کی حالت مین کوئی مستقل ترقی نہین ہو سکتی تھی اس نے ماگی کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ صوبہ کی مقامی ضروریات کو سخت نقصان پہونچتا رہتا تھا مثلاً آگرہ و اودھ کے دائرہ ملازمت مین منصفون اور سب ججونکی تعداد کافی نہ تھی۔ لیکن بوجہ قلت سرمایہ کے یہ تعداد پوری نہین ہو سکتی تھی محکمہ پولیس کی اصلاح کی تکمیل کے لیے روپیہ درکار تھا لیکن روپیہ آئے تو کہان سے آئے بڑے بڑے شہرونکی مینوسپلیٹو نکا دوالہ نکلا ہوا تھا اس لیے وہ حفظان صحت کا کافی انتظام کرنے سے مجبور تھے تعلیمی مصارف کی یہ کیفیت تھی کہ بمقابلہ دیگر صوبجات کے یہان اس مین بہت کم صرف ہوتا تھا جیسا کہ نقشہ ذیل سے جو کہ سنہ ۹۹-۱۸۹۸ء کی بابت ہے ظاہر ہوگا

نام صوبہ	کل مصارف صوبہ	مصارف تعلیمی	اوسط فیصدی علاوہ مد ۳ بمقابلہ مد ۲ کے
۱	۲	۳	۴
بنگال	۴۵۲۴۶۳۵۵ روپیہ	۴۰۴۳۶۸۴ روپیہ	۸/۸ فیصدی
مدراس	۳۹۰۱۰۶۴ روپیہ	۲۸۲۰۸۷ روپیہ	۷ فیصدی
بمبئی	۳۸۸۵۰۳۴۲ روپیہ	۳۴۴۶۰۷ روپیہ	۷ فیصدی
ممالک متحدہ آگرہ و اودھ	۳۵۹۵۰۳۲۲ روپیہ	۲۳۵۱۵۳۱ روپیہ	۶/۴ فیصدی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Sheering of the Provincial sheep.

ہے جسکا ترجمہ اُردو مین "پراونشل بھیڑ کی موتراشی" ہے جسکے معنی یہ ہین کہ جس قدر اضافہ آمدنی مین لوکل گورنمنٹ نے کیا ہے وہ ہر دفعہ گورنمنٹ آف انڈیا مثل بھیڑ کے ان کے لیے لیتی ہے رکھا اس رسالہ مین رائے صاحب موصوف نے اس معاہدہ مالی کا پردہ اچھی طرح فاش کیا تھا۔ اور لوکل اور امپریل کونسل کے تمام سرکاری اور غیر سرکاری ممبرون کی تقریرون سے اقتباس اس خلص مسئلہ کے متعلق درج کر دیے تھے جن سے اس امر کی تائید ہوتی تھی کہ ان صوبجات کی گورنمنٹ سے گورنمنٹ ہند کا معاہدہ مالی انصاف پسندی اور مصلحت وقت کے اصولون پر مبنی نہین ہے

(حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۸۸) متعلق ایک تقریر کی تھی جسمین ذیل کے الفاظ بھی موجود تھے:۔

The Government of India did not seem to realize that it has as great responsibility for local administration as the local Government itself and that Provincial sheep is thrown on its back close clipped and shorn of its wool and turned out to shirier till its fleece grows ogain, etc.

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ان نقشہ جات سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ اس زمانہ مین ممالک متحدہ کی گورنمنٹ تعلیم کے بارہ مین اور صوبون سے کم خرچ کرتی تھی اور جو کچھ گورنمنٹ صرف کرتی تھی وہ اِن مصارف تعلیمی کا پانچوان حصہ ہوتی تھی کہ جو دیگر ذرائع سے بہم ہوتے تھے پس گورنمنٹ ہند کی تنگ نظری اور لوکل گورنمنٹ کی تنگ دستی کی وجہ سے ابتدائی تعلیم مدرسون کی تعداد مین اضافہ نہین ہوسکتا تھا مزید نارمل اسکول نہین قائم ہوسکتے تھے انگریزی اور ہندوستانی معلمون کی تنخواہون مین ترقی نہین ہوسکتی تھی اسکولون کے لیے عمدہ عمارتین نہین تعمیر ہوسکتی تھین تعلیم نسوان کے لیے عملی تدابیر اختیار نہین کی جاسکتی تھین اس سلسلہ مین یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس زمانہ مین جب کہ صوبہ ہذا کی گردن پر اس قدر بار ڈال دیا گیا دیگر صوبجات کی حالت مقابلۃً اچھی تھی بنگال جو کہ سب صوبجات مین متمول ہے صرف اپنی آمدنی سے ۲۷ فیصدی خزانہ شاہی مین دیتا تھا۔ مدراس ۳۶ فیصدی ادا کرتا تھا اور ۵۵ فیصدی سے دست بردار ہوتا تھا اور صوبہ ہذا کو ۷۵ فیصدی سے ہاتھ دھونا پڑتا تھا یہ حالت اس صوبہ کے تمام روشن خیال حضرات کی نگاہ مین کھٹکتی تھی لیکن رائے نہال چند صاحب کے دل پر اس ناانصافانہ برتاؤ کا خاص صدمہ تھا چنانچہ آپ نے ۲۱- جولائی سنہ ۱۹۰۳ء کو ایک رسالہ انگریزی مین شائع کیا جس کا نام ؏

؏ اس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ سر الکزنڈر مکنزی نے سپریم کونسل کے جلسہ مین ٹالی معاہد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چاہیے کیونکہ اس قسم کی آمدنی کا منشا یہ ہے کہ اس سے عدالتون کے مصارف پورے کیے جائین جو کہ فی الحال لوکل گورنمنٹ کو دینا پڑتے ہین۔

محصول مسکرات (ج) محصول مسکرات سے جو آمدنی ہوتی ہے وہ بھی لوکل گورنمنٹ کے تصرف مین آنا چاہیے۔

فیس رجسٹری (د) قانون رجسٹری کا اصل منشا یہ ہے کہ غیر ضروری عدالتی جھگڑون سے نجات ملے اور ان معاہدون کو جو کہ نیک نیتی سے عمل مین لائے گئے ہون مستند قرار دیا جاوے اس اصول پر اس مد سے اس قدر آمدنی حاصل کرنا چاہیے جو کہ رجسٹری کی کارروائی کے مصارف کے لیے کافی ہو پس اس رقم کا خرچ بھی لوکل گورنمنٹ کے ہاتھ مین چھوڑ دینا چاہیے گورنمنٹ ہند کو اس مد مین شریک نہین ہونا چاہیے۔

اسٹیشنری اور چھپائی (ہ) اسٹیشنری یعنی کاغذ و قلم وغیرہ اور چھپائی کی مد سے جو آمدنی ہوتی ہے اس رقم کا تقریباً چہارم حصہ گورنمنٹ لیتی تھی مگر اس مد مین جو خرچ ہوتا تھا اسکی شریک نہ تھی یہ امر انصاف کے خلاف تھا لہذا زیادہ منصفانہ برتاؤ ہونا لازمی ہے۔

(و) محصول آبپاشی کی تقسیم ذیل کی صورت پر ہو۔

محصول آبپاشی (۱) تمام آمدنی جو بڑی اور چھوٹی کارہاے آبپاشی اور کشتی رانی سے ہو وہ پراونشل فنڈ مین جمع ہو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اس خرابی کے مٹانے کے لیے ذیل کی تجاویز پیش کی تھین۔

(الف) جہانتک مالگذاری کی آمدنی کا تعلق ہے گورنمنٹ ہند کو۔

تقسیم مالگذاری

(۱) مصارف متعلقہ وصول مالگذاری کا ایک حصہ اُسی شرح سے ادا کرنا چاہیے جس شرح سے کہ وہ آمدنی کی مد سے حصہ لیتی ہے۔

(۲) قبل اسکے کہ مالگذاری کی آمدنی امپریل اور لوکل گورنمنٹ کے مابین تقسیم کی جاے گورنمنٹ کو لوکل ابواب کی امداد کے لیے اسقدر روپیہ بخشنا چاہیے جس کی تعداد اُس رقم سے کم نہ ہو جو لوکل ابواب کی مدمین مالکان اراضی سے وصول کی جاتی ہے۔

(۳) سات برس یا بارہ برس کی اوسط تحصیل مالگذاری پر لحاظ کرکے اُس رقم کی تعداد جو کہ سالانہ اس صوبہ سے خزانہ شاہی مین داخل ہوتی ہے یا تو ہمیشہ کے لیے یا کم سے کم تیس سال کے لیے مقرر ہو جانا چاہیے یعنی معاہدہ مالی کی میعاد کم سے کم معمولی میعاد بندوبست سے کم نہ ہونا چاہیے۔

تقسیم آمدنی اسٹامپ

(ب) اسٹامپ اور محصول دستاویزات منقش سے جو آمدنی ہوتی ہے وہ لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ ہند کے درمیان بحصہ مساوی تقسیم ہو جایا کرے اور گورنمنٹ ہند کو کورٹ فیس اسٹامپ و کاغذ سادہ فارم کی فروخت سے جو آمدنی ہوتی ہے اور نیز جو رقم جرمانہ اور تاوان وغیرہ کی مدمین وصول ہوتی ہے تمام وکمال لوکل گورنمنٹ کے خزانہ مین چھوڑ دینا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اخراجات کے واسطے دینا قبول فرمایا اور اس اُصول کو تسلیم کیا کہ اگر گورنمنٹ ہند مالگذاری کی مد سے جو آمدنی ہوتی ہے اس مین شریک ہے تو مالگذاری کے وصول کرنے مین جو مصارف ہوتے ہین ان کا بار اُٹھانے مین بھی مدد دے علاوہ اسکے دوسری درخواست بھی رائے صاحب کی منظور کی گئی یعنی معاہدہ مالی بجائے پانچ سال کے ہمیشہ کے لیے قرار دیا گیا اور اب اس شکایت کا موقع نہ رہا کہ جو ضائعہ آمدنی مین ترمیم بندوبست کی وجہ سے ہوتا تھا وہ پنج سالہ تجدید معاہدہ کی وجہ سے غت ربود ہو جاتا تھا لیکن باوجود اس ضروری اصلاح کے جو خامیان معاہدہ مالی مین رہگئی تھین ان کا اعادہ رائے صاحب موصوف ہمیشہ وقتاً فوقتاً کیا کیے۔ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۶ع کو رائے صاحب نے ایک مختصر سا مضمون اسی مسئلہ کے متعلق صوبجات آگرہ و اودھ کی ایک اشد ضرورت کے عنوان سے شائع کیا جسکی تائید پائنیر نے بھی کی۔ اور رائے صاحب موصوف نے جو تقریرین لوکل کونسل مین فرمائین اُنمین ہمیشہ اس معاہدہ مالی کی اصلاح کے لیے آواز بلند کی اور اس امر پر زور دیا کہ اس صوبہ کی آمدنی کا کافی حصہ اسی صوبہ کی مقامی ضروریات کے لیے وقف رہنا چاہیے۔

عہ ۵ دیکھو پائنیر مورخہ ۲۷ - جولائی سنہ ۱۹۰۶ع

عہ ۵ دیکھو تقریر باجلاس لوکل کونسل منعقدہ ۱۱ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ع - و تقریر باجلاس لوکل کونسل منعقدہ ۲۰ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ع و تقریر باجلاس لوکل کونسل منعقدہ ۷ - اپریل سنہ ۱۹۰۸ع

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(۲) پراونشل گورنمنٹ تعمیرات آبپاشی کی لاگت ادا کرنیکی ذمہ دار قرار دیجائے اور رقم مذکور کا واقعی سود ادا کرے اور اس کو یہ اختیار حاصل رہے کہ رقم آبپاشی کی توفیر سے قرضہ صاف کرے۔

(۳) اُس رقم اضافہ مالگذاری اراضی مین جو آبپاشی کی وجہ سے ہاتھ آئی ہو پراونشل اور امپریل گورنمنٹ کا حِصّہ باہمی اس قدر ہونا چاہیے جسقدر کہ خاص مالگذاری مین ہوتا ہو۔

(۴) پانی کا محصول صرف اسی قدر عائد کیا جاوے جو مصارف آبپاشی وغیرہ کے لیے درکار ہو۔ مگر اس کی توفیر مثل ٹیکس کے نہ سمجھی جاوے اور سوا آبپاشی کے کسی دوسری مد مین نہ خرچ کیا جاوے۔

(۵) چونکہ ڈاکخانہ کے صیغہ سے جو آمدنی ہوتی ہے وہ لوکل فنڈ مین نہین آمدنی ڈاکخانہ جمع کی جاتی ہے لہذا مناسب ہے کہ اسکے مصارف سے بھی لوکل گورنمنٹ کو سُبکدوش کیا جاوے۔

رائے نہال چند کے اس رسالہ کے شائع ہونے سے گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹ کی آنکھین کھُل گئین۔

اور سنہ ۱۹۰۴ء مین جو مُعاہدہ مالی قرار دیا گیا اس مین اُصولاً رائے صاحب کی تجاویز پر عمل کیا گیا گو کہ فروعات پر زیادہ توجہ نہین کی گئی یعنی مبلغ ساڑھے تیس ۳۰ لاکھ روپیہ سالانہ گورنمنٹ ہند نے وصول مالگذاری اور بندوبست کے متعلق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو نشین وقف شدہ جائداد کے متعلق ہون انکی سماعت کا اختیار عدالت دیوانی کو عطا کیا جاے۔

لیکن اس نئے قانون کا اثر محض اُن اوقاف مذہبی تک محدود تھا جو کہ اس کے نفاذ کے وقت گورنمنٹ کے زیر انتظام تھے جو وقف شدہ جائداد ین محض مہنتون اور متولیون کے زیر انتظام تھین اُن پر اس قانون کا اثر نہین پڑتا تھا عموماً اِن مہنتون اور متولیون کی حالت یہ تھی کہ وہ جائداد وقف شدہ کی آمدنی اپنے ذاتی عیش وآرام کے لیے وقف سمجھتے تھے اور وہ روپیہ جو روحانی یا تعلیمی اغراض کی توسیع کے لیے صرف ہونا چاہیے اکثر عیش پرستی اور حرام کاری کے صیغون مین صرف ہوتا تھا عموماً شرائط وقف کے مطابق یہ منتظمین کسی کو حساب دینے کے لیے مجبور نہ تھے انکی بدنظمی کا خاتمہ کرنے کے لیے ضابطہ دیوانی مین صرف ایک دفعہ منضبط تھی جس کا منشا یہ تھا کہ اگر کسی جائداد وقف کے انتظام مین کوئی خاص خلل واقع ہو یا منتظمین نے امانت مین خیانت کی ہو تو ایسی صورت مین بنگال۔ مدراس اور بمبئی مین ایڈوکیٹ جنرل اور دیگر صوبجات مین حاکم ضلع کو یہ اختیار ہے کہ وہ عدالت دیوانی مین پرانے منتظمین کی برطرفی اور نئے منتظمین کی بحالی کے لیے یا دوسری صورتون پر جائداد وقف شدہ کا انتظام درست کرنیکے لیے دعویٰ دائر کرے اور علاوہ ایڈوکیٹ جنرل اور حاکم ضلع کے دو ایسے شخص جنکو جائداد وقف شدہ کے انتظام مین واجبی دلچسپی ہو ان کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انتظام جائداد وقف شدہ

ہندوستان مین اکثر جائدادین مسجدون مندرون اور تعلیمی مرکزونکی امداد کے لیے وقف ہین جن کی آمدنی اکثر صورتون مین لاکھون روپیے تجاوز کر گئی ہے۔

جب انگریزی سلطنت کی بدولت ہندوستان مین امن کا پھیلاؤ ہوا تو لازمی طور سے گورنمنٹ کی توجہ ان اوقاف مذہبی کے انتظام کی اصلاح کی جانب بھی ہوئی چنانچہ بموجب ریگولیشن نمبر ۱۹ سنہ ۱۸۱۰ء آئین بنگال و ریگولیشن نمبر ۷ سنہ ۱۸۱۷ء آئین مدراس اوقاف مذہبی کا انتظام گورنمنٹ عالیہ نے اپنے ذمہ لے لیا اور یہ انتظام نہایت خوش اسلوبی اور دیانت داری سے ہوتا رہا اور اسکا اثر رعایا کے دل پر بھی بہت ہی اچھا ہوا کیونکہ عیسائی گورنمنٹ کے لیے ہندو اور مسلمانونکے مذہبی سرشتون کا انتظام کرنا ایک اعلیٰ درجہ کی بے تعصبی کا نمونہ تھا لیکن قیاس ہے کہ پادری صاحبان کو اچھا نہ معلوم ہوا کہ عیسائی گورنمنٹ سے ہندوؤن اور مسلمانون کے مذہبی اوقاف کو کسی قسم کی امداد حاصل ہو اور غالباً انہین حضرات کا اثر تھا جس کی وجہ سے گورنمنٹ کو اس انتظام سے دست بردار ہونا پڑا اور سنہ ۱۸۶۳ء مین ایک خاص قانون اوقاف مذہبی کے انتظام کے لیے نافذ کیا گیا عہ جسکا منشا یہ تھا کہ قوانین بنگال و مدراس مسترد کر دیے جائین اور اوقاف مذہبی کے انتظام کے لیے ٹرسٹی (امانت دار) رعایا کے طبقہ مین سے مقرر کیے جائین اور

عہ یعنی ایکٹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور نئے مسودہ کے تیار کرنے کے لیے ایک خاص کمیٹی مقرر ہوئی۔ گورنمنٹ ہند نے ڈاکٹر راس بہاری گھوش کو بھی کونسل کا ممبر قرار دیکر اس خاص کمیٹی مین شامل کیا رعایا کے اس شیردل اور شیر مرد قائم مقام نے کئی ترمیمین پیش کین لیکن سب سے زیادہ زبردست ترمیم وہ ہے جس کا تعلق اوقاف مذہبی کے انتظام سے تھا یعنی مسٹر گھوش کی رائے یہ تھی کہ مجوزہ ضابطہ دیوانی مین یہ ایک نئی شرط قائم کیجائے کہ ہر ایسے دو اشخاص کو جنھون نے ایڈوکیٹ جنرل یا حاکم ضلع کی اجازت لے لی ہو یہ اختیار دیا جاے کہ وہ عدالت دیوانی کے ذریعہ سے منتظمین وقف کو اس امر پر مجبور کر سکین کہ وہ عدالت مذکورہ مین کُل حساب جمع خرچ ایک میعاد مقررہ کے اندر داخل کر دین اور عوام الناس کو یہ حق حاصل ہو کہ وہ ایسے حساب کو جانچ کر سکین اور جو منتظم ایسے حساب کے داخل کرنے سے گُریز کرے وہ اپنے منصب سے برطرف کر دیا جاے اس تجویز کا ماحصل یہ تھا کہ اگر گورنمنٹ کو خیانت یا بد دیانتی کے دعوے دائر کرنے کی اجازت دینے مین تکلف ہوتا ہے تو شخص وقف کے حساب کی جانچ کرنے کی اجازت دینے مین کسی قسم کا پس وپیش نہ ہونا چاہیے کمیٹی کے دیگر شرکا نے مسٹر گھوش کی اس رائے سے اُصولاً اتفاق کیا لیکن ان حضرات نے اپنی رپورٹ مین یہ اندیشہ ظاہر کیا کہ جب تک ہندو اور مسلمانون کے فرقہ کے سربرآوردہ شرکا کی رائے اس تجویز کے موافق نہ ظاہر ہو جاے اُس وقت تک اس کا قانوناً نفاذ مناسب نہین ہے ڈاکٹر گھوش کی اس تجویز کا اخبارون مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ ایڈوکیٹ جنرل یا حاکم ضلع کی خاص اجازت سے کر ایسا دعویٰ دائر کریں اس قانون کا عملی نتیجہ یہ تھا کہ اوقاف کی بدنظمی کی خبر ایڈوکیٹ جنرل یا حاکم ضلع کے کان تک کم پہونچتی تھی نہ اُن کو اپنے کار منصبی سے اس قدر فرصت نصیب ہوتی تھی کہ وہ ان جھگڑون مین دخل دیتے اور اگر کوئی دو ایسے متنفس پیدا بھی ہوجاتے تھے جو بدنظمی اوقاف کا پردہ فاش کرنے کے لیے آمادہ ہوتے تھے تو ان کو اجازت مطلوبہ مشکل سے ملتی تھی پس یہ قانون محض تقویم پارینہ ہورہا تھا۔

اس بدنظمی کے مٹانے کے لیے سنہ ۱۸۹۷ء مین چند بارسوخ اور معزز محبان وطن نے جن مین سر سید احمد بہادر مہاراج سر پرتاب نرائن سنگھ بہادر مسٹر آنند اچارلو صاحب رائے بہادر اور سیّد حسین صاحب بلگرامی بھی شامل تھے گورنمنٹ کی توجہ اس امر کیطرف مبذول کی کہ ایسے وقف بھی ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۶۳ء کے حیطہ اثر مین شامل کردیے جائین جو محض متولیون اور مہنتون کے زیر انتظام تھے اور جو کبھی گورنمنٹ کے زیر اہتمام نہین رہے۔ چنانچہ اسی غرض کے پورا کرنے کے لیے رائے بہادر مسٹر آنند چارلو نے بتاریخ ۲۶- مارچ سنہ ۱۸۹۷ء گورنمنٹ ہند کی کونسل مین ایک مسودہ قانون بھی پیش کیا اور یہ مسودہ گورنمنٹ گزٹ مین شائع بھی کردیا لیکن یہ مسودہ منظور نہوا اور مسٹر آنند چارلو نے یکم مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کو واپس لے لیا آخرکار جب سنہ ۱۹۰۳ء مین ضابطہ دیوانی ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء کی ترمیم کا مسئلہ پیش ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پختہ تھے مگر وہ محض توہمات اور خود بینی اور خود پرستی کے نمونون کو مذہب کا جز نہین خیال کرتے تھے۔

چنانچہ اس موقع پر رائے صاحب موصوف نے ڈاکٹر گھوش کی رائے کی تائید نہایت زور شور کے ساتھ کی اور محض تائید ہی نہ کی بلکہ مسٹر گھوش کی تجویز مین ایک اور اضافہ کرنا چاہا کہ منتظمین وقف محض حساب پیش کرنے کے لیے مجبور نکیے جاوین بلکہ اگر مناسب ہو تو وہ ان اسناد کے پیش کرنے پر بھی مجبور کیے جائین جنکا تعلق جائداد وقف شدہ سے ہے کیونکہ عموماً مہنت وغیرہ ان اسناد کو عوام کی نگاہ سے اس مطلب سے مخفی رکھتے ہین کہ کسی وقف کے اصلی اغراض کا پتہ نہ چلے اور اسی عنوان سے رائے صاحب موصوف نے ایک عرضداشت زمیندار اسوسی ایشن کے سکریٹری کی حیثیت سے گورنمنٹ ہند کی خدمت مین روانہ کی جس مین ڈاکٹر گھوش کی رائے کی تائید اور اپنی مجوزہ ترمیم درج تھی اور ایسا کرنا نہایت مناسب تھا کیونکہ جس قدر روپیہ آج کل وقف شدہ جائدادون سے حاصل ہوتا ہے اسکی تعداد کرورون تک ہے اگر یہ روپیہ واقعی کسی کار خیر مین صرف کیا جاوے تو ہندوؤنکی مذہبی اور سوشل حالت بہت کچھ سنبھل سکتی ہے لیکن بالفعل تو بے اصول اور خود غرض مہنتونکی وجہ سے یہ کیفیت ہے کہ۔ ؎

حریفان بادہا خوردند و رفتند
تہی خمخانہا کردند و رفتند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شائع ہوتا تھا کہ مفت خورا اور عیش پرست مہنتون نے واویلا مچانا شروع کر دیا۔ ابھی تک تو ان کے لیئے "حساب دوستان در شکم" کا مضمون پیش نظر رہتا تھا اب یہ فکر ہوئی کہ اگر ڈاکٹر گھوش کی تجویز پر عمل ہوا اور عدالت مین حساب کتاب پیش کرنے کے لیے مجبوری درپیش آئی تو تمام بداعمالیون کا پردہ فاش ہو جائیگا پھر کیا پوچھنا تھا۔ ہندو دہرم کا سوتا جادو جگا یا گیا۔ مذہب کی حفاظت کا غلغلہ بلند ہوا سناتن دھرم کی آڑ مین آہ وزاری ہونے لگی اور یہ ظاہر کیا گیا کہ اگر اس بہاری گوش کا فتویٰ جاری رہا تو ہندو مذہب کا سفینہ غرق ہو جائے گا سبحان اللہ ہندو مذہب بیچارے کی بھی کس کس طرح مٹی تباہ کی جاتی ہے جب سر ولیم بنٹنک کے زمانہ مین ستی کے وحشیانہ رواج کے بند کرنے کا مسئلہ پیش ہوا اسوقت بھی یہ شور بلند کیا گیا تھا کہ ہندو مذہب کی کشتی بھنور مین آگئی جب تعلیم نسوان کا پہلا مدرسہ قائم ہوا اس وقت بھی ہندو مذہب کا جھنڈا بلند کر کے یہ نعرہ لگایا گیا کہ ایسا کرنا ہندو دھرم کے اصل اصولون کا خون کرنا ہے۔ چنانچہ اس موقع پر بھی خودغرضی اور خودپرستی اس امر کی متقاضی ہوئی کہ ڈاکٹر گھوش کو ملحد اور کافر قرار دیا جائے اور ہندو مذہب کا نام بدنام کیا جائے۔

لیکن رائے نہال چند صاحب مہنتون اور ان کے ہان مین ہان ملانے والونکے شور وغل سے متاثر نہ ہوئے رائے صاحب موصوف کے مذہبی عقائد نہایت

۵ اس تجویز کا زیادہ تر تعلق ہندوؤن سے تھا کیونکہ مسلمانونکے ایسے وقف کم ہین۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کار خیر انجام دے جسکا تذکرہ مختصراً خالی از دلچسپی نہین۔

ناگری حروف عدالتون مین

ناگری پرچارنی سبھا کی عرصے سے لوکل گورنمنٹ سے یہ استدعا تھی کہ عدالت کے کاغذات مین اُردو کے ساتھ ساتھ ناگری حروف کا استعمال بھی جائز کر دیا جائے یہ کوشش عرصہ سے جاری تھی لیکن سر انٹنی مکڈانل صاحب بہادر کے زمانہ مین اس تحریک نے تقویت پکڑی بادی النظر مین یہ تحریک قابل اعتراض معلوم نہین ہوتی تھی ۔ اس کا منشا صرف اس قدر تھا کہ جو لوگ بجائے اُردو کے ناگری مین عرضی دعویٰ دائر کرنا چاہتے ہین یا درخواست دینا چاہتے ہین وہ اس امر کے پابند نہ کیے جائین کہ مجبوراً اُردو ہی کو اظہار خیالات کا ذریعہ بنائین یا سمن وغیرہ جو عدالت سے جاری ہوتے ہین وہ ناگری مین بھی جاری ہوا کرین کیونکہ دیہات مین عموماً لوگ ہندی سے واقف ہوتے ہین اور یہ امر بھی مسلمہ تھا کہ ابتدائی تعلیم کے فروغ دینے مین ناگری کے حروف کا استعمال بہ نسبت فارسی حروف کے زیادہ مناسب و موزون تھا یہ خیال محض ناگری پرچارنی سبھا تک محدود نہ تھا بلکہ مسلمانون کے مشہور و مستند عالم اور ہندوستان کے سرمایہ ناز بزرگ شمس العلما سید علی صاحب بلگرامی نے بھی ایک موقع پر یہ خیالات ظاہر فرمائے تھے کہ مسلمانون کا تعلیم کے میدان مین پسپا ہونے کا بڑا سبب یہ ہے کہ ان کو اُردو کے ذریعہ سے ابتدائی تعلیم ملتی ہے جسکی وجہ سے اپنی مادری زبان کی تحریر آسانی سے پڑھنے کے لیے دو سال درکار ہوتے ہین حضرت موصوف کی رائے کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رائے صاحب نے محض اس عرضداشت کے روانہ کرنے تک اپنی کوشش محدود نہین رکھی بلکہ ایک دوسری عرضداشت بھی لوکل گورنمنٹ کی خدمت مین انھین خیالات کی تائید مین روانہ کی کیونکہ گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹ سے بھی اس مسئلہ کے متعلق رائے طلب کی تھی مگر افسوس تو یہ ہے کہ ہندوون مین رائے نہال چند اور ڈاکٹر گھوش کے خیالات کے حضرات کم ہین اور مفت خور مہنتون کے پشت وپناہ بہت سے ہین اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ڈاکٹر گھوش کی تجویز نظر انداز کی گئی اور وقف کا روپیہ نفس پرستی اور بد اعمالی کے لیے وقف رہا۔ جب رائے صاحب نے یہ دیکھا کہ گورنمنٹ کسی طرح اس معاملہ مین کوشش کرنے کے لیے تیار نہین ہے تو انھون نے ۱۹۰۸ع مین ایک کمیٹی مقرر کی جسکا نام دان دھرم پرچارنی سبھا ہے ان کی غرض اس کمیٹی کے مقرر کرنے سے یہ تھی کہ ہر ایک جائداد وقف کی نسبت حالات دریافت کرکے ایک کتاب کی شکل مین چھاپے جاوین اور جو جو خرابیان وقف مین ہو رہی ہین ان کی طرف وقف کرنے والون کی توجہ دلائی جائے تاکہ کچھ عرصہ بعد پبلک اور گورنمنٹ کی توجہ اس طرف ہوسکے اس کمیٹی کی رجسٹری باضابطہ کرائی گئی اور اب تک ۲ رسالہ جاری ہو چکے ہین اور کمیٹی کا کام جاری ہے۔

متذکرہ بالا پولیٹیکل خدمات کے علاوہ رائے نہال چند صاحب نے خاص اپنے صوبہ کے ہم زبان ہم وطنون کی بہبودی اور فلاح کے لیے اکثر ایسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تائید مین روانہ کی اور شکر کا مقام ہی کہ گورنمنٹ نے ناگری پرچارنی سبھا کی اس درخواست کو منظور کرکے اس صوبہ کی رعایا کے اک کثیر حصہ کو فائدہ بلیغ پہونچایا۔ مگر اس مسئلہ کے متعلق تنگ خیال ہندو مسلمانونکے درمیان ابتک اختلاف کا دریا موجزن ہے ایسے ہی حضرات کے لیے کسی نے کہا ہے

تقریر اختلاف مین کیونکر بڑھے نہین
ہندو پڑھے نہین کہ مسلمان پڑھے نہین

سائلان عدالت کی بیکسی کا علاج

عدالت ہائی کورٹ (الہ آباد) مین اپیلون کی کثرت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سماعت کے لیے تاریخین یکے بعد دیگرے برابر ملتوی ہوا کرتی ہین بیچارے سائل جو دور دور انکے مقامات سے تاریخ مقررہ پر عدالت مین حاضر ہونے کے لیے الہ آباد آتے ہین اُن کو بار بار واپس جانا پڑتا ہے اور اس فضول آمد و رفت مین ان کا روپیہ بیکار صرف ہوتا ہے اگر وہ تاریخ مقررہ پر نہ آئین تو ان کو یہ اطمینان نہین کہ اُن کے وکلا مقدمہ کی پیروی مین کافی کوشش کرینگے علاوہ اسکے دوسری مصیبت ان سائلون پر یہ نازل رہتی ہے کہ اکثر وکلا ایک ہی تاریخ مین متعدد مقدمات کی پیروی کا ذمہ لیلیتے ہین اور موکلون سے فیس وصول کر لیتے ہین لیکن تاریخ مقررہ پر جب چارون طرف سے پکار ہوتی ہی تو ناچار مجبور ہوکر چند مقدمون کی پیروی خود کرتے ہین چند دوسرونکے سپرد کر دیتے ہین اور اکثر مقدمے عدم پیروی مین خارج ہو جاتے ہین۔ ان ہی خرابیون کے تدارک کے لیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مطابق ۔ سندھ ۔ بمبئی اور مشرقی بنگال کے مسلمانون مین تعلیم کا زیادہ رواج ہونے کا راز یہ ہے کہ وہ لوگ بجائے اُردو کے سندھی و گجراتی اور بنگالی زبان مین تعلیم پاتے ہین اور اُن زبانون کی تعلیم عربی حروف و ناگری حروف کے ذریعہ سے ہوتی ہے مگر باوجود اس کے ہندو مسلمانون مین "اس نزاع حرفی" نے اس قدر طول کھینچا کہ معاذ اللہ دونون طرف کے جہلا کو اس جھگڑے کے پردہ مین اپنے قومی اور مذہبی تعصبات کو فروغ دینے کا خوب موقع ملا۔ ایک طرف تو اُن ناعاقبت اندیش ہندوؤن کا گروہ تھا جو ناگری کا فروغ اس لیے چاہتے تھے کہ اُردو کا خاتمہ ہو جائے اور دوسری جانب اُن مسلمانونکا ہجوم تھا جنکے پیمانہ دل تعصب سے لبریز تھے اور جو یہ دیکھ نہین سکتے تھے کہ اُردو حروف کے ہمراہ ناگری حروف کا رواج بھی ترقی پکڑے رائے مہاچند صاحب کو ان دونون طبقون کے لوگون سے مطلق ہمدردی نہ تھی آپ ناگری حروف کی اشاعت کے حامی محض اس بنیاد پر تھے کہ اس سے عدالت کے کاروبار مین زیادہ سہولیت ہوگی اور رعایا کے اُس حصہ کو نفع پہونچے گا جو اُردو سے واقف نہین ہے لیکن ہندی مین دستگاہ رکھتا ہے اور ابتدائی تعلیم کو ناگری کی اشاعت سے ہندو مسلمانون دونون مین فروغ ہوگا چنانچہ جسوقت یہ جھگڑا درپیش تھا رائے صاحب موصوف نے ایک عرضداشت مظفرنگر کی ناگری پرچارنی سبھا کے صدرنشین کی حیثیت سے لوکل گورنمنٹ کی خدمت مین بتاریخ ۱۵۔ مارچ ۱۸۹۹ء ناگری حروف کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عمر گذری ہے اسی دشت کی سیاحی مین

انھین منصفون اور سب ججون کے فیصلون کی اپیل کی سماعت ڈسٹرکٹ ججون کے سپرد ہوتی ہے۔ یہ دقتین ایک طرف سب سے بڑی کاہش یہ رہتی ہے کہ ڈسٹرکٹ جج کو عموماً فوجداری کے کام سے فرصت نہین ملتی کہ وہ دیوانی کے معاملات کی طرف کافی توجہ کرے ان سب باتون کا خمیازہ بیچارے اُن سائلونکو اُٹھانا پڑتا ہے جنکی تقدیر کا فیصلہ اِن حکام کے ہاتھ مین ہوتا ہے اور اکثر انصاف کی گردن پر چھری چل جاتی ہے اس دقت کے رفع کرنے کے لیے رائے نہالچند صاحب نے اپنی لوکل کونسل کی تقریر مین حضور لفٹنٹ گورنر بہادر سے یہ استدعا کی تھی کہ ہر دو باتین اصلاح کے لیے دو ججون کی ایک بنچ مقرر کی جائے جسمین ایک ہندوستانی جج ہو اور ایک انگریز جج ہو اُس بنچ کے سپرد یہ خدمت ہو کہ یہ منصفون اور سب ججون کے فیصلہ کی اپیل کی سماعت کرے یہ تجویز کسی قدر نئی ضرور تھی لیکن اگر گورنمنٹ اس پر عمل کرتی تو اس کا بدیہی نتیجہ یہ ہوتا کہ اس بنچ کے فیصلون سے عوام کو اطمینان زیادہ ہوتا اور ہائیکورٹ مین اپیلونکی تعداد کم ہو جاتی۔

سرکاری یتیم خانہ | ان صوبجات مین اکثر رعایا کی جانب سے تیم خانہ قائم ہین لیکن کوئی سرکاری یتیم خانہ قائم نہین ہے قحط کے متواتر حملون سے یتیمون کی تعداد ترقی کرتی جاتی ہے زیادہ تر تعداد یتیمون کی پادریونکے حوالے ہوتی ہے۔

۵ شعقدہ ۲۰ اپریل ۱۹۰۰ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رائے نہال چند صاحب نے ایک عرضداشت مورخہ ۱۵ - اکتوبر ۱۹ء رجسٹرار ہائیکورٹ الہ آباد کی خدمت مین روانہ کی جسمین ذیل کی استدعا کی گئی۔

(الف) اول یہ کہ اپیلون کی تاریخ اس حساب سے مقرر کی جائے کہ سائلونکو بار بار بلا وجہ دوڑنا نہ پڑے۔

(ب) دوسرے یہ کہ عدالت مین ایک رجسٹر موجود رہے جسمین اُن وکلا کے نام لکھ لیے جائین جو مقدمہ کی پیروی کا ذمہ لے کر پیشی کے وقت کافور ہو جاتے ہین اور یہ قانون نافذ کیا جائے کہ عدم پیروی کی صورت مین وکلا فیس واپس دینے کے لیے مجبور ہون تعجب ہے کہ ہائیکورٹ نے ان درخواستون پر غور نہ کیا ورنہ سائلون کو بیجا دوڑ دھوپ اور نقصان مایہ سے نجات ملتی اور ایسے وکلا کا اخلاق جن کو کہ بدنام کنندۂ نکو نامی چند کہنا چاہیے زیادہ پاکیزہ ہو جاتا۔

اپیل عدالت ڈسٹرکٹ جج دیوانی کے مقدمات مین ڈسٹرکٹ جج کی عدالت مین جو اپیل ہوتے ہین اُن کے فیصلون سے اکثر عوام الناس کو تشفی نہین ہوتی اسکی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ڈسٹرکٹ جج عموماً ان سویلین مقرر کیے جاتے ہین جو عاملانہ صیغہ کی خدمات بوجہ احسن انجام دے سکے کہ اُن کو ملک کے رسم و رواج سے پوری واقفیت نہین ہوتی - خوش اسلوبی سے ادا نہین کر سکتے ہین علاوہ اس کے ان کو دیوانی کے قانون سے کافی واقفیت نہین ہوتی کم سے کم وہ اُن منصفون اور سب ججون سے قانونی لیاقت مین مقابلہ نہین کر سکتے جنکی ع

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور یہ ارادہ تھا کہ بذریعہ قانون لتیسے بچون کا فقیر بنانا بند کر دیا جائے لیکن بعض احباب نے ان کو یہ مشورہ دیا کہ چونکہ یتیم خانون کی تعداد کم ہے اسلیے اگر ایسے نابالغ بچے فقیرون سے قانوناً واپس لیے جائین گے تو ممکن ہے کہ وہ بھی مثل یتیم بچونکے پادریون کے ہاتھ مین چلے جاوین اس وجہ سے یہ تحریک آگے نہ بڑھائی گئی۔

پراونشل سروس

انڈین سول سروس کے ملازم اپنے صیغہ مین اعلیٰ درجہ ملازمت پر قائم مقام کی حیثیت سے کام کر سکتے ہین لیکن پراونشل سروس کے ملازم اس صورت پر قائم مقام مقرر نہین کیے جاتے اس کے معنی یہ ہین کہ ملازمین سول سروس کو عہدہ ہاے قائم مقامی باضافہ تنخواہ دیے جاتے ہین لیکن پراونشل سروس کے بندوبست سے یہ سلوک نہین کیا جاتا۔

رائے نہالچند صاحب نے اس ناانصافی کا حوالہ اپنی کونسل کی تقریر[ع۵] مین دیا اور لوکل گورنمنٹ سے یہ تحریک کی کہ وہ گورنمنٹ ہند سے اس شکایت کے رفع کرنیکے لیے سلسلہ جنبانی کرے تاکہ پراونشل سروس کے ملازمون اور نیز تحصیلدارونکو چند روزہ ترقی ملسکے کیونکہ یہ دونون قسم کے ملازم بھی سرکار کے نہایت ضروری خدمت گزار ہین اور تمام انتظامی اور قانونی معاملات انکے ذریعہ سے طے پاتے ہین۔

بجی مظفر نگر

خاص ضلع مظفر نگر پر رائے نہالچند صاحب کے جہان متعدد احسانات ہین وہان یہ بھی قابل ذکر ہے کہ رائے صاحب نے اس امر کی سخت کوشش کی کہ

[ع۵] دیکھو تقریر متعلق بجٹ باجلاس کونسل منعقدہ ۱۱۔اپریل ۱۹۰۵ء بمقام لکھنو۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سنہ ۱۹۰۰ء کے قحط کے خاتمہ پر منجملہ ایک ہزار پینتالیس یتیموں کے ۳۶ یتیم مسلمانون کے حوالے کیے گئے ۱۷۷ آریہ سماج کے ہتھے چڑھے اور باقیماندہ ۸۰۲ پادریون کے یتیمخانون مین بھیجے گئے! اور اس مین کلام نہین کہ ان معصوم بچونکو ایک لاعلمی اور سراسیمگی کے عالم مین محض دو روٹیون پر اپنا آبائی مذہب قربان کرنا پڑا۔ اس مین شک نہین کہ اس حالت کے لیے گورنمنٹ ذمہ دار نہین ہے۔ اگر ہندو اور مسلمان اپنے قوم کے بچّون کے لیے محبت کا ہاتھ پھیلاتے تو ان کو عیسائی نہ ہونا پڑتا لیکن باوجود اسکے رائے نہال چند صاحب کی رائے یہ تھی کہ یہ مسئلہ گورنمنٹ کے غور کرنے کے قابل ہے کہ آیا بحیثیت ایک مادر مہربان کے سرکار کا یہ فرض ہے کہ نہین کہ جملہ اقوام کے یتیمون کے لیے ایک یتیم خانہ کھولے جسمین ہر بچّے کی پرورش اُس کے مذہبی اُصولون کے مطابق ہو اور بالغ ہونے تک ان بچون کو کچھ صنعت اور حرفت کی تعلیم دی جائے تاکہ یتیم خانہ سے علٰحدہ ہونے پر وہ بلامدد غیر اپنا رزق پیدا کر سکین رائے صاحب موصوف نے یہ تجویز اپنی کونسل[۵] کی تقریر مین پیش کی تھی مگر منظور نہ ہوئی۔

نابالغ بچونکا فقیر بنانا رائے صاحب کا یہ خیال تھا کہ فقیرون کی تعداد ہندوستان مین بہت زیادہ ہے اور رُوز برُوز بڑھتی جاتی ہے اور اسکا ایک خاص سبب یہ ہے کہ نابالغ بچّے زبردستی فقیر بنائے جاتے ہین اسی مُعاملہ مین انھون نے چند پمفلٹ لکھے

۵ منعقدہ ۷ اپریل سنہ ۱۹ء۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی گئی تھی کہ حفظان صحت کے طریقوں مین ترقی دینے کی ہر دوار مین تدابیر بتلائے حضور ممدوح نے اس کمیٹی کا ممبر رائے نہال چند صاحب کو بھی مقرر کیا تھا اور رائے صاحب موصوف تا دم مرگ اس کمیٹی کی خدمت نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے متذکرۂ بالا خاص خاص پولیٹکل خدمات کا مختصراً ذکر کرنیکے بعد آخر مین یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختلف مسائل ملکی کے متعلق رائے نہال چند صاحب کے پولیٹکل عقائد کا خاکہ کھینچکر ہدیہ ناظرین کیا جائے۔

تحریک سودیشی | ہندوستان مین اس وقت سودیشی تحریک کا بازار گرم ہے اور اسمین کلام نہین کہ یہ تحریک قاعدہ کے ساتھ اگر نشو ونما پاتی گئی تو اُس سے ملک کے تنِ بیجان مین جان آجائے گی بقول اکبر ؎

داخل مرے نزدیک تو یہ کام ہنر مین ہین | ڈالے گا یہ پانی شجرِ ملک کی بُن مین
تحریک سودیشی پہ مجھے وجد ہے اکبر | کیا خوب یہ نغمہ ہے چھڑا دیس کی دھن مین

رائے نہال چند صاحب بھی اس تحریک کے زبردست حامی تھے اور قبل اس کے کہ اس تحریک کے متعلق اسقدر ہنگامہ برپا ہو رائے صاحب موصوف ایک عرصہ دراز سے نہ خود بدیشی اشیا استعمال کرتے نہ اپنے خاندان مین اشیاء مذکور کا استعمال روا رکھتے تھے اگر سودیشی تحریک کی طرف وہ اس طرح خطاب کرتے تو بیجا نہ تھا ؎

ہمتو اُس وقت سے ہین تیرے خریدار رونین
جب ترے زلف کا سودا سرِ بازار نہ تھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضلع مظفرنگر کے لیے ایک علیحدہ ججی قائم کی جاوے سب سے پیشتر بتاریخ ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء لوکل کونسل مین اس امر کی تحریک کی اس کے بعد جب مارچ سنہ ۱۹۰۴ء مین یہ احکام صادر ہوے کہ ضلع مظفرنگر کا دیوانی اور فوجداری کا کام سہارنپور سے میرٹھ کو منتقل کر دیا تو رائے صاحب نے ایک عرضداشت مورخہ ۲۳- مارچ سنہ ۱۹۰۵ء باشندگان مظفرنگر کی طرف سے لوکل گورنمنٹ کی خدمت مین اس قدیم استدعا کی یاددہانی کے لیے روانہ کی اور اس عرضداشت مین منجملہ دیگر وجوہ کے اس امر کا اظہار کیا کہ مظفرنگر اور کرانہ کی منصفی کی آمدنی اور کام اور نیز ضلع مظفرنگر کے اُن مقدمات کی آمدنی جنکی سماعت سہارنپور کی ججی مین ہوتی ہے اسقدر کافی ہے کہ ضلع مظفرنگر کے لیے علیحدہ ججی قائم کر دی جائے لیکن گورنمنٹ نے اپنے حکم مورخہ ۲۱- جون سنہ ۱۹۰۵ء کے ذریعہ سے رائے صاحب کو یہ اطلاع دی۔ کہ گورنمنٹ تو ایک حد تک اس درخواست کے سننے کے لیے تیار ہے لیکن ہائیکورٹ تجاویز مندرجہ عرضداشت کا ساعی نہین ہے لیکن رائے صاحب نے اس بابت مین کوشش جاری رکھی اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بالآخر ایک سب ججی گورنمنٹ نے منظور کر دی ہے اور یہ اُمید ہے کہ آئندہ کسی وقت مین ججی بھی منظور ہو جائیگی۔

ہردوار کے حفظان صحت کی کمیٹی

سنہ ۱۸۹۲ء مین سر چارلیس کراسٹویٹ صاحب نے جو کہ اس زمانہ مین صوبجات ہند کے لفٹنٹ گورنر تھے ہردوار کی آب و ہوا کے اثرات کی تحقیقات کے لیے ایک کمیٹی مقرر کی تھی اور اُس کمیٹی سے یہ درخواست

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُن محبان وطن کے لیے عبرت کا باعث ہوگی جن کا یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان کی ترقی کا راز یہ ہے کہ ہندو مسلمانون کا رشتۂ اتحاد مضبوط ہو۔

رائے نہال چند صاحب گاؤکشی کے خلاف تھے مگر مذہبی اُصولون پر نہین انکے اختلاف کی وجہ یہ تھی کہ وہ سمجھتے تھے کہ ہندوستان ایک زراعتی مُلک ہے زراعت کے لیے گاؤکشی کی تحریک سم قاتل سے کم نہین لیکن گئو رکشا کی تحریک کے پردہ مین مذہبی تعصب کی آگ مشتعل کرنے کے وہ سخت خلاف تھے۔

کانگرس — رائے نہالچند صاحب نے انڈین نیشنل کانگرس کی تحریک مین کبھی زیادہ سرگرمی نہین دکھائی اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ وہ کانگرس کے اصل اُصول کے مخالف تھے یا وہ محض گورنمنٹ کی خوشامد کی وجہ سے کانگرس سے دُور رہنا پسند کرتے تھے برعکس اس کے وہ تحریر و تقریر کے ذریعہ سے کانگرس کے مقاصد کی اکثر اشاعت کیا کرتے تھے۔

مثلاً کانگرس کے مدبرون کا یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان کے افلاس کی بہت بڑی وجہ یہ ہو کہ یہان مالگذاری کا بار رعایا کی گردن پر ضرورت سے زیادہ سخت ہے چنانچہ مسٹر دت نے اس سلسلہ مین بہت سے مراسلے لارڈ کرزن کے نام اخبارون مین شائع کیے تھے۔ رائے صاحب کو اس اُصول سے کلیتاً اتفاق تھا اور اپنے رسالہ تشخیص مالگذاری مین رائے صاحب موصوف نے مسٹر دت کی تائید جس زور شور کے ساتھ کی ہے اور جس قابلیت کے ساتھ گورنمنٹ کے اعتراضونکا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیکن رائے صاحب کا خیال یہ تھا کہ اس تحریک کو محض صنعت و حرفت کی ترقی کے ساتھ وابستہ رکھنا چاہیے اور پولیٹیکل بحث و تحریک کی معرکہ آرائیون سے اسکا دامن آلودہ نکرنا چاہیے بنگال کے آتش مزاج مدبران ملک کی بائیکاٹ کی تحریک کو رائے صاحب پسند نہین کرتے تھے اور جو لوگ زمانہ کے نبض شناس ہین وہ رائے صاحب کے اس خیال کی تائید کرین گے۔ کیونکہ سدیشی تحریک ایسی تحریک ہے کہ جس کی تائید مین اگر سہولیت کے ساتھ کوشش کی جاے تو اسکے فروغ دینے مین رعایا کے ہر طبقہ کے لوگ شریک ہو سکتے ہین اور گورنمنٹ نے بھی حتی الامکان اس تحریک کا استقبال کشادہ پیشانی سے کیا ہے لیکن اگر اس تحریک پر بھی پولیٹیکل شورش کا روغن قاز ملا گیا تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ سرکاری ملازم اس سے اجتناب کرنے پر مجبور ہون گے اور رعایا کا وہ کثیر حصہ جو گورنمنٹ کی جا و بیجا خوشامد کو اپنا ایمان سمجھتا ہے عمداً بدیشی اشیا کا استعمال شروع کرکے اپنی وفاداری کا ثبوت دیگا۔ پس ایسی صورت مین یہی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ رائے صاحب کے اصول کی پیروی کی جائے اور ہندوستان کی نجات کے لیے جو سدیشی تحریک کا فرشتہ غیب سے نمودار ہوا ہے اسکے پرونکی قطع و برید کلکتہ کی مقراض سے نکی جائے۔

گاؤکشی | گاؤکشی کا مسئلہ ہندوستان مین عرصہ سے درپیش ہے اور اکثر اس معاملہ مین ناعاقبت اندیش ہندو و مسلمانون مین کشت و خون بھی ہو چکا ہے جس کی یاد ہمیشہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسے مدبران ملک ہین جو اس اصول کے حامی ہین کہ طالب علمون کو عملی طور پر پولیٹیکل معرکہ آرائیون مین شریک ہونا چاہیے یعنے پولیٹیکل جلسون مین وعظ دینا چاہیے۔ اور اگر موقع ہو تو خدائی فوجدار بنکر ان لوگون کو پریشان کرنا چاہیے جو بدیشی اشیا کا استعمال جائز رکھتے ہین اس اصول کا رنگ بنگال مین زیادہ نظر آتا تھا۔ جہان طالبعلمو نکے دستے اس غرض سے آراستہ کیے گئے تھے کہ پولیٹیکل جدوجہد کو اپنی قوت بازو سے فروغ دین۔ دوسرا طبقہ اُن عزلت گزین حضرات کا ہے جو گورنمنٹ کو محض مادر مہربان ہی نہین سمجھتے ہین بلکہ اپنے تئین شیر خوار اور برخوردار سمجھتے ہین اور جن کا شعار یہ ہے کہ سوائے حکام کی کفش برداری کے دنیا مین اور کوئی خدمت قابل انجام دینے کے نہین ہے یہ حضرات تمام پولیٹیکل بحث و تحریک ہی کو فضول اور نے محل سمجھتے ہین پس طالب علم بھی اس کلیہ سے مستثنیٰ نہین ہوسکتے اور ان کے مذہب کے مطابق طالب علمون کے لیے اخبار پڑھنا بھی یا کسی پولیٹیکل لکچر کا سننا بھی کفر مین داخل ہے ان حضرات کی رائے کے مطابق طالبعلم پر فرض صرف اس قدر ہے کہ اسکول اور کالج کی تعلیم کو اپنی دماغی تربیت کا نقطہ انتہائی سمجھے اور وہ بھی محض اس نیت سے کہ علم کی تحصیل سے فارغ ہونیکے بعد صیغہ ملازمت مین کوئی اچھا عہدہ مل جائے

رائے نہال چند صاحب کو ان دونون قسم کے اصولون سے مطلق اتفاق نہ تھا آپکی اعتدال پسند طبیعت کو یہ تلقین پسند تھی کہ نوجوانون کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جواب دیا ہی اسکا ذکر "زمینداری" کی خدمات کے سلسلہ مین ہو چکا ہے —
علاوہ اسکے جب ۱۹۰۸ء مین اس صوبہ کی پہلی پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس الہ آباد مین ہوا تو رائے نہال چند صاحب نے نہایت آزادی کے ساتھ کانفرنس مذکور کی اس تجویز کی تحریک کی جسکا منشا یہ تھا کہ ان صوبجات مین بھی بندوبست استمراری کی توسیع کیجائے! اور وہ ہمیشہ بندوبست استمراری کے لیے گورنمنٹ سے التجا کرتے رہے یار ئیصاحب موصوف کو کانگرس کی اس ہند علے سے کامل ہمدردی تھی کہ ہندوستانی رعایا کو اپنے انصرام ملکی مین کافی حصہ دیا جائے اور لجس لیٹو کونسل کا دائرہ وسیع کیا جائے — اور گورنمنٹ کا فرض یہ ہے کہ تعلیم کی اشاعت کے لیے کافی مقدار آمدنی کی صرف کرے لوکل کونسل کے ممبر کی حیثیت سے جو خدمات رئیصاحب نے انجام دی ہین انکے دیکھنے سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ رئیصاحب رعایا کے سچے قائم مقام کی حیثیت سے کام کرتے تھے اور گورنمنٹ کی بیجا خوشامد کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے کانگرس کے اصولونکے مطابق وہ ہندو مسلمانونکا اتحاد نہایت ضروری سمجھتے تھے اور ان کے قلم یا زبان سے کبھی ایک فقرہ بھی ایسا نہین نکلا جس سے کسی غیر مذہب والے کی دلشکنی ہوتی ہو یہی وجہ ہے کہ صوبہ آگرہ کے ہندو اور مسلمان زمیندار اُن کو یکسان وقعت کی نگاہ سے دیکھتے تھے —

طالب علم اور پولیٹکل تحریک

تقسیم بنگال کے معرکہ آرا پولیٹیکل شورش کے سلسلہ مین مدبران ملک کے درمیان مین زبردست بحث اس مسئلہ کے متعلق چھڑ گئی تھی کہ طالبعلمون کو ملک کی پولیٹکل جدوجہد مین کس حد تک شریک ہونا چاہیے ایک حصہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرقہ سے مطلق ہمدردی نہ تھی جو انگریزی حکومت کے تہ و بالا کرنیکا کچھ عرصہ سے خواب دیکھ رہا ہے۔ اس اُصول کے مطابق رائے صاحب موصوف مُناسب موقعوں پر گورنمنٹ سے رعایا کی وفاداری اور شکرگذاری کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ اس بیان کی تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ جب حضور لفٹننٹ گورنر مظفر نگر تشریف لائے تھے تو رائے نہال چند صاحب نہایت کشادہ پیشانی سے اُس اظہار شکرگذاری مین شریک ہوے تھے جو کہ ایڈرس کی شکل مین حضور ممدوح کی خدمت مین پیش کیا جاتا تھا[۵]۔ علاوہ اس کے ملکہ معظمہ مرحومہ (نور اللہ مرقدہ) کی شصت سالہ جوبلی کے موقع پر رائے نہال چند صاحب نے مع دیگر زمینداران مظفر نگر کے ایک ایڈرس بہ نظر اظہار مسرت و وفاداری اس فرشتہ سیرت خاتون فرمانروا کی خدمت مین روانہ کیا تھا اور جسمین نہایت شکرگذاری کے ساتھ اُس اعلان شاہی کا ذکر کیا تھا جو خود ملکہ معظمہ نے اپنے قلم سے تحریر کیا تھا اور جس کو بقول رائے صاحب موصوف کے ہندوستانی اپنا میگنا چارٹا

۵ (الف) مثلاً دیکھو ایڈرس بحضور سر انٹنی میکڈانل بہادر مورخہ ۲۶ اپریل ۱۸۹۷ء مطبوعہ رسالہ زمیندار اسوسی ایشن بابت جون ۱۸۹۷ء۔

(ب) ایڈرس بخدمت حضور سر جان پرسکاٹ ہیوٹ صاحب بہادر مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۰۹ء مطبوعہ رسالہ زمیندار اسوسی ایشن بابت مارچ ۱۹۰۹ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرض یہ ہے کہ طالبعلمی کے زمانہ مین وہ جملہ پولٹیکل مسائل کا مطالعہ اس غرض سے کیا کرین کہ اُمور ملکی کی باریکیان اُن کے ذہن نشین ہوتی رہین۔ اخبارونکا پڑھنا یا مدبران مُلک کی تصانیف پر غور کرنا اس قسم کی پولٹیکل تربیت کے لیے ضروری ہے لیکن طالبعلمی کے زمانہ مین نوجوانون کو پولٹیکل معرکہ آرائیون مین عملی دلچسپی کا اظہار نہین کرنا چاہیے کیونکہ ایسا کرنے سے محض اُنھین کی تعلیم کو نقصان نہین پہونچیگا بلکہ اپنی ناتجربہ کاری اور عدم واقفیت کی وجہ سے وہ مُلک اور قوم کو بھی نقصان پہونچائین گے۔ رائیصاحب کے خیال کے مُطابق نوجوانون کو اُسی وقت عملی طور پر پولٹیکل خدمات کے انجام دینے کا ارادہ کرنا چاہیے جبکہ اُن کا سلسلہ تعلیم ختم ہو جائے اور جبکہ پولٹیکل مسائل کے باقاعدہ مطالعہ سے انکو اس قدر تربیت حاصل ہو گئی ہو کہ وہ پولٹیکل معاملات کا نشیب و فراز سمجھ سکین اس تلقین کی اشاعت کے لیے رائے صاحب نے ایک مختصر مراسلہ انگریزی مین طالبعلمون کے نام شائع کیا تھا اور اس مراسلہ مین طالبعلمون کے فرائض کے متعلق منوسمرتی سے متعدد اشلوک اقتباساً پیش کیے تھے۔

رائیصاحب کا پولٹیکل مذہب

رائے نہال چند صاحب کے پولٹیکل مذہب کا ابتدائی اصول یہ تھا کہ ایک مدت دراز تک ہندوستان کی فلاح و بہبودی کے لیے انگریزی سلطنت کا استحکام نہایت ضروری ہے رائے نہالچند صاحب کو اُس شورش پسند

عـــه مورخہ ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

"مین ساٹھ برس کا بڈھا ہون اور عنفوان شباب سے شریف انگریزون سے میری صحبت رہی ہے۔ مین نے ان لوگون مین بہتون کو نہایت شریف طینت آزاد مزاج اور ایمان دار پایا اور ان کا یہ اصول دیکھا کہ اگر کسی بدعنوانی کا واقعی ثبوت اُن کو مل جائے تو اُس کی اصلاح کے لیے وہ تیار رہتے ہین پس میرا عقیدہ یہ ہے کہ رعایا اگر اپنے دُکھ درد کے اظہار مین عقل سلیم اور استقلال سے کام لے تو ممکن نہین کہ گورنمنٹ اور اسکے قائم مقام حکام عدل و انصاف سے نہ پیش آئین لیکن ایسے اہم معاملات مین ذبردست انکشاف حالات اور صابرانہ استقلال نہایت ضروری ہین"

رائے بہال چند صاحب کے یہ الفاظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہین اور نوجوانون کو اپنے لوح دل پر نقش کر لینے چاہییں۔ ہندوستان مین جو ایک شورش پسند فرقہ پیدا ہو گیا ہے اور جس کا دستور العمل یہ ہے کہ حکومت برطانیہ کا ہندوستان مین خاتمہ کر دیا جائے وہ کانگرس کے اعتدال پسند فرقہ سے محض اس بنیاد پر الگ ہو گیا ہے کہ کانگرس کی باضابطہ بحث و تحریک کا بیس سال بعد بھی کچھ نتیجہ نہین نظر آتا۔ لیکن اس خیال کے دیوانون کو یاد رکھنا چاہیے کہ پولیٹیکل جد و جہد کے بارہ مین بیس برس کی کوشش کچھ بھی نہین ہے قومی اور پولیٹکل اغراض کی تکمیل مین اکثر سو سو برس کی سعی بلیغ کے بعد کامیابی نے مُنھ دکھایا ہے۔ لیکن استقلال شرط ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

(وبنا بر حقوق) خیال کرتے ہین[عـــ]۔ یا ملکہ معظمہ کی وفات پر جو یادگار قائم ہوئی انکی تکمیل مین رائے نہال چند صاحب نے دامے درمے سخنے قدمے مدد کرنا اپنا فخر سمجھا گو کہ اس موقع پر بھی رائیصاحب کے دل سے رعایا کی بہبودی کا خیال فراموش نہوا یعنی رائیصاحب کی تجویز یہ تھی کہ بجائے سنگی بت و نکے ملکہ معظمہ کی یادگار مین تعلیم نسوان کی اشاعت کی غرض سے وظائف قائم کیے جائین اور اگر یہی طے پائے کہ سنگی بت نصب کیے جائین تو یہ بت ہندوستان کے سنگ تراشون سے بنوائے جائین تاکہ ہندوستان کا روپیہ ممالک غیر کے کاریگرونکے نذر[عـــ] نہو۔ مگر یہ تجویز حضور سر انٹنی مکڈانل صاحب نے منظور نہ فرمائی۔

رائیصاحب کے تعلقات حکام انگریزی سے ہمیشہ دوستانہ رہے۔ اسکی وجہ یہی کہ انکو انگریزی قوم کی اخلاقی عظمت اور نیک نیتی مین کافی عقیدہ تھا۔ انکا یہ مقولہ تھا کہ اگر استقلال کے ساتھ رعایا کا دکھ درد گورنمنٹ کے کان تک پہونچایا جائے تو دادرسی کی امید ضرور رکھنا چاہیے چنانچہ رسالہ تشخیص مالگذاری کے چوتھے حصہ کے آخر مین خود تحریر فرماتے ہین۔

عـــ دیکھو ایڈریس بنام ملکہ وکٹوریہ مورخہ ۲۰۔ جون ۱۸۹۷ء مطبوعہ رسالہ زمیندار اسوسی ایشن بابت فروری ۱۸۹۸ء

عـــ دیکھو مراسلہ آنریبل رائے نہال چند صاحب مورخہ ۲۲۔ مارچ ۱۹۰۶ء از مقام مظفر نگر بنام آنریبل سر جارج مالس صاحب پریسیڈنٹ وکٹوریہ میموریل فنڈ مطبوعہ رسالہ زمیندار اسوسی ایشن بابت جون ۱۹۰۶ء

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لاله سکهبیر سنگه

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہی سبق آیندہ نسلون کو رائے بہنال چند صاحب کی زندگی سے ملتا ہے کہ بڑھاپے مین بھی سیکڑون ناکامیابیون کا خمیازہ اُٹھانے کے بعد اُن کی پیشانی پر مایوسی کی شکن نہ تھی اور اُن کی صبح پیری اُمید کے ستارہ کی روشنی سے نورانی ہو رہی تھی۔ اسی صبر و استقلال مین شان مدبری کا جلوہ نظر آتا ہے۔

تمام شد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قواعد زمینداران ایسوسی ایشن مظفر نگر

نمبر ۱- اس ایسوسی ایشن کا نام زمیندار ایسوسی ایشن مظفر نگر ہوگا۔

نمبر ۲- مدعا اس ایسوسی ایشن کا یہ ہے کہ زمینداران و کاشتکاران ممالک مغربی و شمالی کی بہبودی مین کوشش کرے اور گورنمنٹ انگریزی اور اُنکی باہم اتحاد و محبت بڑھاوے۔

نمبر ۳- اس ایسوسی ایشن کی خدمات ذیل ہونگی۔

الف- جو تکلیف زمینداران و کاشتکاران کو ہین اور جن قوانین و احکام موجودہ کی اصلاح ضروری ہے اُنکے نقص بحضور گورنمنٹ پیش کر کے طریقہ اصلاح کا ظاہر کرے۔

ب- جو مسودات قانون کہ وقتاً فوقتاً پیشگاہ گورنمنٹ زیر بحث ہوتے ہین اُنکی نسبت رائے ظاہر کی جائے۔

ج- ترقی زراعت کے لیے تدابیر مناسب اختیار کی جائین۔

نمبر ۴- اس ایسوسی ایشن مین دو قسم کے ممبران شریک ہونگے اول معمولی دویم آنریری ممبران۔

نمبر ۵- بزمرۂ ممبران معمولی کے جملہ اشخاص شریک ہونیکے مجاز ہین جو اغراض مقاصد ایسوسی ایشن مین کوشش کرنا قبول کرین اور جو حسب قاعدہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوتے ہین اور اُنکی خدمات اور حقوق بھی وہ ہی ہونگے جو ممبران معمولی کے ہین صرف اسقدر فرق ہوگا کہ اُنکو چندہ دینا نہ پڑیگا آنریری ممبران کی تعداد معمولی ممبران کے ایک چہارم سے زیادہ نہ ہوگی۔

نمبر ۱۱۔ ممبران کے حقوق حسب ذیل ہونگے۔

الف ۔ تمام جلسہ ہاے مین شریک ہوکر راے دینا۔

ب ۔ امیدواران ممبری کو نامزد کرنا۔

ج ۔ دفتر ایسوسی ایشن کا ملاحظہ کرنا۔

د ۔ کتب خانہ ایسوسی ایشن سے کتب عاریتاً لینا۔

۵ ۔ جو کاغذات متعلق ایسوسی ایشن چھاپے جائینگے وہ بلاقیمت انکو ملین گے۔

نمبر ۱۲ ۔ اگر کوئی ممبر خود علیحدہ ہونا چاہے تو بذریعہ تحریر کے سکرٹری صاحب کو اطلاع دیکر ایسا کرسکتا ہے لیکن جو روپیہ اُسکے ذمہ واجب ہے وہ بہرحال اُس سے وصول کیا جائے گا۔

نمبر ۱۳ ۔ اگر کسی ممبر کو علیحدہ کرنا ضروری سمجھا جاوے تو معمولی کمیٹی مین بہ رضامندی تین چوتھائی ممبران حاضر کے ایسا ہوسکتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انتخاب کیے جائیں اور چندہ سالانہ دینا قبول کریں گے چندہ کے تین درجہ ہونگے للعہ ، عہ ، سے ، سالانہ ممبر صاحبان کی رضامندی پر منحصر ہے کہ جس درجہ کا چندہ چاہیں ادا کریں۔

نمبر ۶ - آنریری ممبران وہ ہونگے جنکی شرکت کو بلحاظ انکی لیاقت وقعت وغیرہ کے ایسوسی ایشن ضروری اور مفید تصور کرے گی۔

نمبر ۷ - امیدوار ممبری کی سفارش ایک ممبر اور تائید دوسرا ممبر کریگا اسوقت بلحاظ کثرت رائے کے تقرر عمل مین آئے گا۔

نمبر ۸ - بعد انتخاب کے ممبر موصوف کو سکرٹری صاحب بذریعہ تحریر کے فوراً اطلاع دینگے اور ایک نقل قواعد کی بھیجین گے اور رسید اسکی شامل مسل کرینگے قواعد کی رسید سے یہ سمجھا جائے گا کہ ممبران نے ان قواعد کی پابندی اپنے ذمہ قبول کرلی ہے۔

نمبر ۹ - زرچندہ سالانہ خواہ ششماہی پیشگی ادا کیا جائے گا اگر ایک سال کا چندہ خواہ اور رقم یا فتنی ایسوسی ایشن بذمہ کسی ممبر کے باقی ہو تو بذریعہ تحریر کے اطلاع دی جائے گی کہ دو ہفتہ کے اندر زر مذکور ادا کر دیا جائے اور پھر ایک دفعہ یاددہانی کی جائے گی بحالت نہ ادا ہونے کے منیجنگ کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ نام ممبر کا فہرست سے خارج کردے۔

نمبر ۱۰ - آنریری ممبر اسی طرح نامزد کیے جائینگے جیسے کہ معمولی ممبر نامزد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو مجاز ہون گے کہ اپنی راے بتحریری بذریعہ ڈاک کے بھیج دیوین یا اپنی طرف سے اپنے مختار عام یا دوسرے کارندہ کو بطور قائم مقام بھیج دین۔

نمبر ۱۹ - تمام معاملات کا تصفیہ کثرت راے سے ہوگا اور میر مجلس کی راے دو راے کے برابر سمجھی جاویگی۔

نمبر ۲۰ - میر مجلس بلحاظ کثرت راے ممبران موجودہ کے سالانہ جلسہ مین منتخب کیے جاینگے۔

نمبر ۲۱ - سکرتری کا انتخاب جلسۂ سالانہ مین ہوا کریگا اور وہ انتخاب اسوقت تک نامزد رہیگا جب تک کہ دوسرا شخص نامزد نہ کیا جاوے۔

نمبر ۲۲ - ایک رسالہ کمپنی سے بزبان اردو انگریزی حسب ضرورت شائع ہوا کرے گا جس مین مسودات قانون جو گزٹ مین مشتہر ہون و کاروائی ہاے ایسوسی ایشن اور دیگر مفید مضامین درج ہوا کرینگے اور یہ رسالہ ممبران کو مفت دیا جایا کرے گا اور واسطے عام خریداران کے سکرٹری صاحب قیمت مناسب تجویز کرینگے اور وہ رسالہ پر درج ہوگی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبر ۱۴ - اگر کوئی ممبر استعفا دے کر دوبارہ شریک ہونا چاہے تو ہو سکتا ہے بشرطیکہ اُسکے ذمہ کچھ روپیہ باقی نہ ہو اور ایسی حالت مین دوبارہ کارروائی نامزدگی کی ضرورت نہ ہوگی۔

نمبر ۱۵ - انتظام ایسوسی ایشن کا ایک کمیٹی انتظامیہ کے اختیار مین ہوگا جسمین اشخاص ذیل شامل ہونگے۔

نمبر ۱ - سکرٹری

۲ - جائنٹ سکرٹری

۳ - ممبران جو سالانہ جلسہ مین نامزد کیے جائین۔

نمبر ۱۶ - جلسہ ہاے ایسوسی ایشن کے حسب ضرورت ہوا کرینگے اطلاع تاریخ جلسہ کی اقل درجہ ایک ہفتہ پیشتر دی جایا کرے گی اور فہرست امور پیشی جلسہ کے ممبر صاحبان کے پاس بوقت اطلاع دہی کے روانہ ہوا کرے گی۔ عام طور سے ایک جلسہ ماہوار اُس تاریخ ہوا کرے گا جس تاریخ کہ کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈ کی ہوتی ہے۔

نمبر ۱۷ - ہر کمیٹی مین کورم کیلیے ایک چہارم تعداد ممبران کی حاضری ضرور ہوگی۔

نمبر ۱۸ - اگر کوئی ممبر بذات خود شریک جلسہ نہو سکے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۱	۱۶	جو کہ داخل ضمیمہ ہے۔	جو کہ رسالہ زمیندار ایسوسیئشن مین چھپا ہے۔
۱۲۴	۱۱	جو کہ داخل ضمیمہ ہے۔	جو الگ چھپی ہے۔

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبر ۲۳ - آمدنی اور خرچ کی نگرانی اور جملہ کارروائی ہائے زیر اہتمام مینجنگ کمیٹی کے ہوگی۔
نمبر ۲۴ - دفتر اس کا اردو مین رہے گا۔

(ضمیمہ ب)

فہرست تصانیف رائے بہال چند بہادر

انگریزی	اردو
1. Notes on the and Revenue policy.	۱- سمرتی پرکاش
2. Sheering the Provincia sheep.	۲- دان پرکاش
3. The moderation of assessment.	۳- ویش پرکاش
4. Notes on the assessment collection.	۴- دھرم آسے دیپکا
5. Education of Princes and Nobles.	۵- ترجمہ گیتا
6. The State Irrigation works in India.	
7. Orphans and minor beggars.	

गुरुकुल कांगड़ी

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Entered in Database

Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar